

# مکتوبات سیفیہ

# مکتوبات شریفہ

از

حضرت خواجہ سلیمان الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ  
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ

جمع کردہ

مولانا محمد اعظم علیا رحمۃ

# مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد قلوبی سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۲۲ھ) کے  
پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیون الدین  
رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۲۹-۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ مجدد اکرم علیہ الرحمہ -  
(مکتوبات ۱۷۶-۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔  
ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگزیب کے سوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے  
سوال حضرت شیخ مجدد باقراہوری کے نام مکتوبات ۱۲۲-۱۲۸ میں بھی ہیں اور خواجہ اورنگزیب کے  
نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۲-۶۳-۶۴-۶۶-۶۷-۶۸)

۸۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۵) میں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی چھٹی بڑی بہن (جو  
دارالخلافہ سے چھوٹی تھی) روشن راے بیگم کے مقال پر تعزیرت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات  
میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی) و درہ عام تاریخوں میں روشن آرا نام آئی) اس کے

نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۶-۱۷-۱۸) ہیں۔ اور آخری  
مکتوب میں بیگم کے بیویوں میں متقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگزیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظّم (م ۱۱۲۳ھ)

کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م بیچ الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام  
ایک مکتوب ہے سلطان عبدالرحمن ابن نندھرخاں (پنج) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰)

پھر ۲۸-۳ اور ۴ سے ۲۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ قبلی عرب خاتم کے نام ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱  
مکتوبات ہیں جن میں مکتوب ۲۹ میں ان کو والد مہربان خطاب کیا ہے۔

عقلمند خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۶ میں یہ خطابت ابراہیم  
(پیر شیخ میر خوانی) کا تھا جو اسے سال میں ہم (عالمگیر) میں حج کے بعد ملا تھا اور نہرا دیا احمد کا مندرجہ بھی ملا تھا  
بعد وہ سارنگپور میوات اکر آباد اور الہ آباد میں مختلف منصبوں پر ترقی پایا پھر مذہب سے علاوہ کئی اور کاموں میں  
بیالیسویں سال جلوس میں پھر ہزاری منصب ملا سال وفات میں بیسویں میر محمد خاں کو بی عیشم خاں خطاب ملا تھا (ماثر الاما)  
مکرم خاں کے نام ۱۷-۱۹-۲۱ مکتوبات ہیں اس کا نام اردو کام تھا جو میرزا مراد التقات خاں (پیر میرزا

رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التقات خاں ہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خاں خانانی بنو صاحبزادے سے ہوا تھا بشا عجمانی  
عہد میں وہ ہزاری منصب ملا اور لکنؤ پھر بیسوارہ کی فوجدار کی کلی مدت بیسویں سال جلوس میں مکرم خاں کا خطاب ملا  
اور عالمگیر کے بیسویں سال میرزا مکرم خاں کا خطاب دیا گیا ۲۸ میں تو ہوا شریک تھا (ماثر الاما) بجا اور

کے نام مکتوب ۲۶ یہ بھی کوئی عہد داران امر کے علاوہ ممتاز علماء میں شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العبال  
کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ اور ۱۸۸ ہیں۔ یہ کمال الجواہر کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲

میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے پھر مکتوب ۱۸ میں  
حافظ صاحب مرحوم انتقال کا ذکر ہے! انہی مکتوبات سے نمبر ۱۲۲ میں شرح احوال بادشاہین بنا ہوا مشاہیر اہل  
محمد عظیم اور ۱۱۸ میں شرح احوال بادشاہین پناہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۲۷) جو شیخ عبد  
محمد دہلوی کے اخلاقیات میں تھے اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں وہ بھی حضرت خواجہ محمد مصوم کے خلیفہ تھے ان

کے نام مکتوبات ۱۷-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پائیدہ محمد بھی حضرت خواجہ محمد مصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مرصع تصنیف  
جمع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۱۵ ہے۔

تحریر خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں خواجہ عبداللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۲۷ حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات سے ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۷۷ تک پھر لایب سے ۱۱۶ تک اور ۱۶۸ سے ۱۹۰ تک بھی ہیں انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی طبیعت کے انتقال پر تعزیت ہے جو اسعد اللہ کابلی کے نام ہے

۸۳-۸۴ ہیں اور ۸۳ میں ذکر دخول بادشاہ دین پناہ دریں طریقہ ہے میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبر آبادی جو حج کی دہائی پر صد درمین میں ۱۰۷۰ء میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴۱-۱۶۵۔

۲۸-۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد بن سلیمان المکی (۱۸۷) (مخدوم زاد) محمد حسین (۱۸۸)

۱۷۴-۱۷۵) میر عبداللہ (۱۸۱)۔ شیخ غفار اللہ سہرتی (۱۳۳)۔ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی (۱۵۵)۔ ملا محمد جان

(۱۵۴)۔ ملا محمد امین جٹ آبادی (۸۱-۱۸۸)۔ ملا محمد حسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ یارنیا

سہارنپوری (۹ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰)۔ ملا ابوالعالم کابلی (۱۵۹-۱۶۰)۔ انوند ملا شاہ مراد

کے نام ۱۶۶ (در بیان آنکہ ملاقات سلاطین بنیت حسنہ محمود بہت) اور ۱۶۳ میں بسند کے مخدوم محمد آدم

تھتی (م ۶۶) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہے۔ گویا مذکورہ بالا ملکی اولاد

بیرنی سلاطین امرا، رؤسا اور علما سمجھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان

مکتوبات کا لکھنے والا دین و تقویٰ، علم و فضل، خلوص کمال میں کس قدر بلند مرتبت ہو گا!

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حسنت علی خاں صاحب مدظلہ (محلہ تھانہ پاکر۔ رام پور) کابلی

ممنون ہو گا کہ انھوں نے ضعیف بصارت کے باوجود مکتوبات شریفیہ کے اس نادار و نسیخ کی نقل خود اپنے

دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا

ابوالفتح صغیر الدین صاحب کابلی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پرورش

کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزا ہما اللہ فی الدارين احسن الجزاء۔

احقر۔ غلام مصطفیٰ خان۔

ملا حافظ عبدالرفیق تھتی کے نام سے

Marfat.com

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سائنس بے انتہا شمار بارگاہ کبریا نقشبند نقوش موجودات دنیا لیبے احصا نیانہ  
 درگاہ غر و علا نفل پیوند بارغ کائنات کہ دین مبین را بہ سیف احمدی از اذیت اغیار محصوم سخته  
 بنور باقی عزیت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع دلا مہ گردانید  
 و ادرا علیہ السلام بخطاب مستطاب و عَادَ عَلَیْکَ الْاَدْحَمَةُ لِلْعَالَمِیْنَ مِمَّا زِدْنَا مِمَّا تَشْرَاہُ لِمِ  
 وَ اَجِبْ لِاَدْعَاۃِ یَاۡتِیْہَا الَّذِیْنَ اٰتَوْا صَلٰوٰتِہُمْ عَلَیْہِہِ وَسَلِّمُوا سَلٰمًا مَّرْفُوعًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰخِرَیْہِ اِنَّکَ جَمِیْدٌ مَّجْمُودٌ وَاَحقر خدام ملت اقوم  
 فقیر فقیر محمد اعظم را بہ انوار مکاتیب قدسی انالیب کہ از ہر چشمہ بیان الہام ترجمان جناب  
 اقطاب متاب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب  
 ارشاد فراد فیض مہاد فضل بنیاد ماہ ادرج حصول امنیت و مراذ لقطہ دائرہ ہدایت و سدا ذکر  
 مہبط دلایت در شاد ہادی مصالح مبداء و معاد متکاد اصحاب اعملا دار باب استاد  
 غفران پناہ رضوان دستگاہ فروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہہ اماع  
 یاقہ بود مستعد فرمود فحمد اللہ ثم حمد اللہ .

کہد آغاز اد پیدامت انجلم  
 کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

نہے این نامہلے رشد فرجام  
 معارف انچنان در دیکم است

در دو تابنده الزار الہ امت	کہ اذیے مقلبتیں نور شید ماہ امت
طریق احمدی اذیے منور	مشامہ طالبان اذیے معطر
لباس رہنمائی در بر او	بجور پارسانی بر در او
بھی گویم کہ سدیح اذیوںم	ز مدحش اعتبار خود فرودم
اما سے کو بود مضموم از عیب	کتاب مستطاب فیہ لاریب
حقایق از رضا میں شگفتہ	زموزش از مخالف ادبغتہ
زیسیفش دین احمد راست لہرت	درا انا فتمنا ہست برحت
حقایق اندر و گردیدہ مستور	برنگ اسم اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازار ہر ایت	بدوران تار سد فین عنایت

الہی باد ہادی طالبان را

حیات تازہ مر روح درواں بنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

**مکتوب اول** - در دید قصور اعمال و حصول بهره از نسبت ملاحظت و یافتن اتحاد جدی  
 بدان و ماملی خود را تعیین حتی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستدنا و یافتن  
 فیوض و برکات انان مرتبه مقدره بے حیل و ملت و بیشتر شدن به از غلبه و اسطه و بر سرخ اند  
 احوال یاران خویش به پیر بزرگوار خود نوشته اند.

عرض داشت کمرین در دیشان محمد سعید الدین به عرض احوال پراکنده حرارت  
 نموده گستاخی می نماید و بسامید عفو از حد خود تجاوز کرده دراز نفسی می کند. قبله گاه چندانکه  
 خواست دمی خواهد که از و اثره مبالغات قدم بیرون نه تمهید صورت پذیر نمی شود آن قدر  
 ارتکاب مشبه و مکروه و محرم نقد وقت است که چه بیان نماید عمل به غمیت خود در حق او  
 عقاب مغرب است از ایشان ادنی و احوط بغایت بعید افتاده. اما **اللّٰهُ سُبْحٰنَ الْحَمْدِ**  
 که با وجود این همه خرابی و تباه کاری در محبت اسگان آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقاد  
 قدسیت به آن عتبه علیه ممتاز است. متاع ازین بهتر در بساط خود نه دارد و نظر به همین  
 اندوخته بعضی سوارخ سابقه و لاحقہ معدنی می دارد سه

تو مراد دل ده د لیری بین      رد بهی خویش خوان و شیرین بین



حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت دره پردری به الحاق حقیقت الحقایق  
و به حصول بهره از نسبت طلعت این دور از کار را مستعد ساخته بودند و این ضعیف نیز آنچه  
ازین دولت عظمی درک می کرد به عرض آن مصدر می گشت بعضی اعیان آن قدر این نسبت  
علیه زیبار می کرد که اتحاد جسدی معامله کمون بروز متخیل می گردید و شکل در بدن خود حسا  
می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبه منش غواصی می نماید و چند آنکه در دوری رو  
گوئی هیچ نه رفته است به انواع مختلفه ظهور می فرماید و هر بار قناد بقا جدید متوهم می شود  
نه جنبش غایتی دارد نه سعادی را سخن پایان ببرد نشد مستقی و دریا، محیط ان باقی  
لطو و مسکن خود را تعیین جنی معلوم می کنند و خود را محاط این تعیین که فوق اد تعیین نیست می یابد  
و عجایب غرائب خیرها از راه همین تعیین در خودی فهمد و مثل ما بر نیسان الوار و برکات می یازند  
و اسرار لازم الاستتار بلوس در میان می آوند در بعضی اوقات چنان متخیل گشته است که  
مردارید و زیورهارا بروی نثار می کنند و آن قدر مشغول این نسبت است که نسبتها  
دیگر گوئی مستور شده اند و ایضا این درویش را آن عالی حضرت بارها به ارتفاع واسطه و  
افزای فیض و برکات از مرتبه مقدمه بی حیولت بشر ساخته اند و چه علامت کمال اتحاد  
با حقیقت اوصلی الله علیه و سلم همین رفیع واسطه است. و این قسم اتحاد نصیب اقل قلیل است.  
چنانچه از مکتوبات قدسی آیات ظاهری گردد. اما بهره از اصالت در حق این قسم شخصی لازم  
است یا نیست امیدوار است که بخواه سرافراز گردد و قبله عارفان سلامت صلاح آثار  
شیخ ظهور الله که از ارباب کشف و شهود است عازا بتدای مشغول تا این زمان عجایب غرائب  
خیر باقل می کند از عروج افلاک سیه و ظهور انوار عرش و صحبت خیر البشر علیه و علی آله من  
الصلوة افضلها و من التسلیات اکملها بارها ظاهری ساخت و الحال عروج عناصر اربعه را

درک می کند. و صوفی عبد الغفور که حق خدمت بجای آورد محبتی خاص داشت که از راه آن در اکثر مقامات امید داشت که معیت داشته باشد آثار وجود محبوب در دوسه متوهم می گردد و صلاح آثار حافظ موسی یکی از یاران فقیر است و به شرف صحبت آن حضرت مشرف گشت و در غلبات وحدت وجود بود. چنانچه می گفت که هر ذره از ذرات وجود من نثار آنالهی می زند. فقیر خواست که در از این حال بر آورد و در خلوت با او سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام درق من گردانیدند بیدار سبانه الحمد که اذان مصلح مخلصی یافته پشاه راه افتاد. و انباران جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیات عالی نموده از حقوق صفات بهاصل بے تکلف می گوید و خود را در تمام عالمها گم ساخته پیشود خاص ملتز است و معنی بقا نیز درک می کند.

چون بادشاه داهلی عسکر درین شهر نیستند بعضی گوشه نشینان و طالب علمان شکسته دلان که به مراحل از اهل عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند خصوصاً حافظ عبدالجلیل لنگ که یکی از شیوخ این حدود است و جماعه از اغنیا با او سر نیاز دارند و لطفت خان و غیره بر ارادت خواست و نیاز مندی تمام دارند و به فقیر عجب حسن ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راه دور به اخلاص و طلب تمهید می آید. و چندے دیگر نیز مشغول اند که هر کدام باذکار و بر اثبات سرگرم اند. فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به اخلاص محبت تمام به فقیر همراه می کند امید داشت که بشرف صحبت نیز مشرف گردد. بے ادبی از حد گذشت امید دار غفومت حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امید داشت که توجهات عالیه سیراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص سر طلبند شود. در باب صوفی پائیده و صوفی سعد اللہ و ملا در سکی که در محبت حضرت فدا است لایعبد الخالق

و حاجی محمد شریف التماس توجهات خاصہ دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت ملا محمد سالم  
 خلعے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و بہ بشارتِ عالیہ بیشتر سازند کہ در محبتِ حضرت  
 قانی است۔ حاملِ عرفینہ نور محمد متوطن سرہند است امیدوار مہربانی است۔ والسلام  
**مکتوب دوم**۔ در ظاہر شدن اشتقاق از فرار ایت متبرکہ و ظہور نمودن نام ربانی حضرت  
 میان جیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاہر شدن حضرت خواجہ نیرنگ کمال رفعت  
 وائل یافتن نسبت خود را بہ نزول و معلوم نمودن راہ وصول خود را در نہایت علو و تریزین خصوص  
 بودن این مسلک بہر او آن۔ و ثمرہ از احوال سلطان وقت نیز بہ سر نیز گوار خود نوشته اند۔  
 عرض داشت بندہ مجبور محمد سیف الدین بہ خادمانِ علیہ علیہ عاکفان سده سنہ  
 می رساند کہ در اثنای راہ بہ فرار ایت متبرکہ رسیدہ شدہ آثار اشتقاق و مہربانیہا از غریبان  
 در حق خود مشاہدہ نمود۔ و خصوص در موضعے کہ عارت ربانی حضرت میان جیوکلان وصال  
 نموده اند آن حضرت بہ شان رفیع ظہور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین  
 شہر معظم نزدیک ہی شد خلعہ تاسے فاخرہ در بر خود نی یافت۔ روز عرس بہ زیارت حضرت خواجہ  
 نیرنگ خواجہ باقی باللہ استسعاد یافت۔ بجاہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظہور نمودند و  
 بہ نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت باین فقیر بہ نزول مائل ترست و گاہ گاہ عرض ہم  
 واقع می شود۔ در ہنگام عروج بہ طالبان مستن خالی از صعوبت نیست۔ درین روز ہا عروج  
 خاص واقع شد۔ در راہ وصول خود را در نہایت علو نشان و تریزین عالی دریافت معلوم شد  
 کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ سیر مرادی راہ رفتہ باشد و مریدان را این جا  
 قدم گاہے نیست۔ و حسن و نصارت آن را بہ کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر کہ از تملہ  
 اصرار لازم الاستتار است در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و لفظی بالصدر و لا یطلق اللسان

نقد وقت بہت یثمد سبحانہ الحمد کہ بادشاہ دین پناہ را در خدمت حضرت اخلاص، بتوع دیگر  
 است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشتہ بہ ذکر لغی و اثبات معقید بہت دظاہری سازد کہ  
 بعضی اوقات خطرہ مطلقاً منی آید و گاہے کہ می آید استقرار نمی کرد۔ ازین راہ خیلے محفوظ  
 است وی گوید کہ پیش ازین من لذہجوم خواطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجای آید۔  
 و فریت این طریق عالی را بہ طریق دیگر می گوید و بہ رخصت کردن فقیر را منی نمی شود باجملہ  
 امید و ابر توجہ غائبانہ حضرت بہت۔ امید کہ شفقت نموده نگاہے بجای آید و نماز و اگر  
 امرے معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند۔ و مالاب کرکعت کہ در کتاب سیرا  
 مقرر نمودند کہ در اینجا سراسر عالی بنا نمایند۔ و سابقاً حسب الحکم بہ عبد القریز در اخراج قاضی  
 و ارتقاء رذرا کادسی کفار رفتہ است ظاہر العمل در آمدہ باشد۔ در امور دینی آنچه گفتہ می شود  
 بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعت کہ بہ فوز علامی آن حضرت در آمدہ اند بجز  
 اخلاص مصدرع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و پیر او و سعادت  
 آثار مرزا جمال اللہ پیر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ۔ و غیر ہم کہ در  
 حلقہ علانی استسعاد یافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم و  
 کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استسعاد یافتہ عرض اخلاص می رسانند و یاران اینجانی خواجہ  
 محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا در سالی و صدوقی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و  
 شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد القفور عرض اخلاص می نمایند  
 و از اخلاص جان قشایہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کد ام زیان ظاہر سازد و دیدار آمدن  
 قلعه و در بازار ہاے در صورت انبار۔ جنس خود در جلو می گردود۔ قبلہ گاہار زمانہ بہ سبب  
 ہجوم یاران توشتن میسر نیامد انہذا بعد از نماز عشا تحریر نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند  
 والسلام!

مکتوب سوکیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و در یوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش  
 و در دید تصور اعمال و ستمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔  
 مرا کشید و طنائیم بہ گردن اندازید کشتان کشتان پوسگانم بہ پیش بار برید  
 عاصی بہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دارالافتراق بہ  
 ابنارالدنیاء مشہور۔ التماس عنایت خاص در خود در یوزہ می نماید  
 شاہان چہ عجب گریہ تو از ندگدارا  
 اشتیاق قد مبوسی را چہ شرح دہد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد رضامند  
 نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب صغالت بر آرد  
 تر حتم یا ولی اللہ تر حتم  
 ہموارہ از مکر الہی جل شانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ  
 باشند۔ و اے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید  
 تو دستگیر شوائے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمراہان سوار امت  
 فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل  
 مشار الیہ اطلاع دارد۔ مجلاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در  
 دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین  
 روزہا صحبتہائے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص  
 تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام  
 مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفار  
 بعض اجبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقت رخصت بادشاہ دین پناہ گفته شد کہ مقصود و علت غائی  
 از آشنائی شمار تغلیع نظام است و الا فالعیاذ باللہ من ذالک چنانچہ حاکم پر گنہ وارد ک  
 عبد الرسول نظام را بعد از گفتگوے بسیار غل کنا نمیده شد۔ و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب  
 مبرک قند نوشته از اینجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایات خاص  
 است و کذلک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف لطفی السیر خود سگ گرگین آن آستانہ است  
 یقین کہ مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوب پنجم۔ صوفی پائندہ در بیان تعینات ثلثہ و بیان آنکہ وصول قدمی با تعین حقی است  
 و این تعین اولین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام جمیومیت است و تفصیل آن ناشی از  
 خدا و مایناسب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و صلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ بشارت  
 تعین حقی در حضور حضرت ایشان در حق شامع شده بود۔ الحال امید کہ ترقیات بے اندازہ  
 فوقی آتی همین محمود باشند لیکن بدانند و آگاہ باشند کہ وصول قدمی فوقی این تعین ممکن نیست اگر بہت وصول  
 نظری است و بیانش آن است کہ فوقی تعین علمی حملے نزد شیخ ابن عربی و تابعان او بر سلوک  
 اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوقی آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ  
 اند تا آنکہ تعین وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوقی آن مرتبہ است لا تعین بتحقیق شد و تا چند  
 گاہ تعین اول همین وجودی قرار یافت چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعین اول تعین علمی ہلہ است  
 و مرتبہ کہ فوقی ادہست آن را مرتبہ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف  
 ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوقی تعین وجودی حقی منکشف شد و میرد سلوک تا اینجا منتهی شد  
 و فوقی آن قدم و میرد سلوک را گنجایش نماند۔ اما الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از اینجا منع فرمود اند

ع بلا بوردے اگر این ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطه عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فهم آن علیر  
 و قاصراند. و این تعین حتمی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و هرگز آن تعین اثرش اجرا است  
 ناشی از مقام محبوبیت است و حقیقت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام از دنیا نمودن یافته  
 و فصل آن تعین ناشی از مقام خلقت و حقیقت ابراهیمی است علی نبینا وعلیه الصلوٰۃ والسلام تا  
 کدام صاحب دولت باشد که چنانچه مقام محبوبیت و خلقت گردد و نعمت در حق او تمام شود  
 زیاده برین تا کجا اظناب نماید. امید است که درین سیر ما و اوارا الهی عالمی از وجود شریف  
 منور گردد. والسلام

مکتوب ششم. به سلطان وقت در بیان آنکه عمل به رخصت احیاناً غریمت است  
 و عمل در لباس به نیت حسن محمود است و ترک آن به قصد شرت مذموم. و بیان آن که  
 قبول هدیه از سلاطین و غیر هم جائز است و ایراد آثار کثیره درین باب ...

از نازکهای و احتیاطات امام هم چه و الموده آید. هر چند این معانی  
 بیشتر هم به مطالعه در آمده اما هو المسک ما کثر زکته بضع. لیکن به مقتضای  
 حدیث ان الله کما یحب ان یرقی بالعباده یحب ان یرقی بالمرخصه  
 عمل به رخصت هم احیاناً غریمت است کما هو مختار رحم من الصحابه و المشایخ  
 و العلماء و هم فی غایة الودع و حسن ظن همه واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیه  
 الصلوٰۃ والسلام در قبول هدایا از سلاطین و غیره معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات  
 و غیرا که نوشته شده به مطالعه قاص در آید فی مطالب المؤمنین و لباس المشرفین  
 فی الرثانه و الخشب مکرده کذا فی شریعة الاسلام وسیل الرسخی عن

الزينة والتجمل في الدنيا. قال خراج رسول الله صلى الله عليه وآت  
 يوم وعليه رداء قيمته ألف درهم وربعاً قام إلى الصلاة وعليه رداء  
 قيمته أربعة آلاف درهم. ودخل عليه رجل من الصحابة يوماً وعليه  
 برداء خر فقال عليه الصلاة والسلام إذا أُلعم على عبد أهب أن يردى  
 آثار لعنه عليه. وأبو حنيفة كان يرتدي برداء قيمته أربع مائة دينار  
 وأباح الله تعالى الزينة في قوله تعالى قل من حرم زينة الله التي  
 أخرج لعباده والطيبات من الرزق. وكان أبو حنيفة راحة الله يقول  
 لئلا مذتبه إذا رجعت إلى أوطانكم فعليكم بالثياب النفيسة وآياتكم  
 والثياب الخسيسة فإنه مع زهاده وورعه وكان يوصيهم بذلك  
 كما في الذخيرة وكان أبو حنيفة راحة الله يوصيهم بالثياب النفيسة  
 ومحمد بن الحسن يلبس الثياب النفيسة في روضة الأثياب فرده  
 بن عمر خراحي كما قبل بادشاه روم بردياي عمان عامل بودان من بلقار شتر  
 سفيد که اورا نهنی گفتند او سے دراز گوشه و جلمه چند نرم و قبای سندس و طلا  
 به آن حضرت علیه الصلوة والسلام برسم هدیه ارسال نمود و حضرت فرستاده اورا قبول  
 فرمود. در کتاب مطالب المؤمنین فتویٰ بر قبول کردن هدیه از سلاطین جائز داده است  
 و دلیل بر اثبات مدعا سے خود آورده کہ فی قبول رسول الله صلى الله عليه وآت  
 الهدية من بعض المشركين دليل على ما قلنا كما في المحيط ومن رقا لزيه  
 رقا ودينه و بما ده متر عورت است کذا سمع من الثقات و عز شوق و تکلف حضور  
 در انجا در حق جماعه است کہ بدوام حضور به تکلف نہ رسیده اند و اما کذبی قضاطه



وَدَاءُ الْوَرَاءِ كَمَا صَوَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ يَخْرُجُ فِيهِ إِمَامٌ دَرَأَتْهَا طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَمِنْهُمْ  
 أَنْزَلَ خُودَ قَتَوِيٍّ بِرِسْدَةٍ مِنْ مَفْتِيَانٍ لَأَنَّ مَسْئَلَهُ دَلَّ عَلَى تَصَرُّفِهِ فِي رِثَاةِ الْوَرَاءِ  
 رَخِصَ وَلَقَدْ أَصْحَحَ مَنْ جُرَزَ أَخَذَ مَالَ السَّلَامِيِّينَ إِذَا كَانَ فِيهَا عِلَالٌ وَحَرَامٌ  
 فَهَتَأَتْهُمُ يَحْفَقُونَ أَنَّ عَيْنَ الْمَلِكِ حَرَامٌ بِمَا رَوَى عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْعُمَّالَةِ إِنَّهُمْ أَدْرَكُوا  
 أَيَّامَ الْأَيُّمَةِ الظُّلْمَةِ وَأَخَذُوا الْأَمْوَالَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَرَبِيعُ  
 بْنِ تَابِتٍ وَأَبُو أَيُّوبَ وَجَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرُ وَالنَّسِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَعَنْ مَرْوَانَ  
 وَبُرَيْدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَخَذَ بِنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْحِجَاجِ وَأَخَذَ كَثِيرٌ مِنَ  
 التَّالِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمَ وَالْحَسَنُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى وَأَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ  
 هَارُونَ الرَّشِيدِ أَلْفَ دِينَارٍ فِي دَفْعَةٍ وَأَخَذَ مَا لَكَ مِنَ الْخُلُقَاءِ أَمْوَالَ الْأَجْفَةِ  
 وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أُعْطِينَا قَبْلَتَنَا وَإِذَا مَنَعْنَا لَسْنَا نَسْأَلُ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ إِذَا أُعْطِيَ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَإِنْ مَنَعَهُ رَفَعَ  
 فِيهِ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ  
 لَا أَسْأَلُ أَحَدًا وَلَا أُرَدُّ مَا رَزَقَنِي اللَّهُ نَاقَةَ فَيَقْبَلُهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ  
 الْمُخْتَارِ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ بَعَثَ ابْنُ مَعْمَرٍ إِلَى ابْنِ عُمَرَ سِتِينَ أَلْفًا نَقَصَهَا عَلَى النَّاسِ  
 ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ أُعْطِيَ وَأَعْطَى السَّائِلَ وَلَهَا قَدَامُ  
 الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى الْمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ أَلَا أُجِيزُكَ بِجَائِزَةٍ  
 لَمْ أُجِزْهَا أَحَدًا مِنَ الْعَرَبِ وَلَا أُجِيزُ أَحَدًا بَعْدَكَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ فَأَعْطَاهُ  
 أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ فَأَخَذَهَا وَعَنْ جَبِيْبِ بْنِ تَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ  
 إِبْنِ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهَا فَيَقِيلُ مَا هِيَ فَقَالَ مَالٌ وَكِسْفَةٌ وَعَنْ الزُّبَيْرِ

ابن عدی اثنہ قال قال سلمان إذا كان لك صديق عامل أو تاجر تقارفه الربوا  
 ائى يباشرة قد عاك إلى طعام أذ حوہ اذ أعطاك شيئاً فاقبل فإن الرهنالك  
 وعلیه الوزر فإن ثبت هذا من المزني فالظالم في معناه وعن جعفر وعن  
 أبيه إن الحسن والحسين كانا يقبلان جوائز معاوية وقال حكيم ابن جبير  
 وقد جعل قاصوا من أسفل الفرات فأرسل إلى العساري أطعمونا مما عندكم  
 فأرسلوا الطعام فأكلوا وأظننا معه وقال العلاء بن زبير الأزدي إلى إبراهيم  
 أطعمونا مما عندكم إلى وهو عايل على حلوان فأجازة فقبل وقال  
 إبراهيم لابن بجائزة العيال لأن المعمران مونة ورزقا ويدخل بيته المال  
 الخبيث والطيب فما أعطاك فهو من طيب ما له فقد أخذ. هو لاء كلهم  
 جوائز السلاطين الظلمة هذا المختص كلام الإمام في الأحياء. بالجملة طوار مشاخ  
 مختلف است وكلهم على الهدى.

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے ہیکم در تحریریں بر محاسن ذکر و بیان آن کہ  
 مرعبت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از یا صفتہاے شاقہ بذکر قلبی  
 می رسند. و بیان آنکہ طریق توجیہ و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہمہ از تصرفات  
 حضرت ایشان است و ترجیح این طریق. و بیان قنای نفس و قنای جذبہ بیان  
 آنکہ زوال صفات بشری منوط بادل است

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو یک دو کس یک و نفس بہر خدا بنشیند  
 چندے از طالبان حق کہ در یک دگر فانی شدہ ہنثیند مثر برکات عظیمہ است حضرت  
 حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را لیشما نصیب گردانید و این ہم

عجب تر آنکه این قدر صحبت شمارا اثر پیدا شده که دیگرے ہم منتفع تو اند شد۔ چنانچہ از  
 نوشته دیر وز به وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ، مشایخ  
 این وقت که خود را به شیخی کشیده اند سالها جان می کنند و چلهامی نشینند و ذکر جبری کنند  
 که یک لحظه ذکر قلبی دریا بند میسرنی شود چه جاے آنکه دیگرے را از صحبت ایشان حاصل  
 شود۔ مشایخ نقشبندی که این سلسله احمدیه معصومیه انسابت دارند همین حال دارند  
 از سلاسل دیگر که قادریه و چشتیه باشد چه گوید این همه شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات  
 حضرت ایشان ماست در اولیای سابق این نوع کمتر بود و درین آوازی خود مطلق رفتند  
 و غیر از اسم درسم خیرے دیگر نمانده۔ شیخ اوصالدین کرمانی که از مشایخ کبیر بود بعد از  
 شصت سال او را دوام ذکر حاصل شده بود چنانچہ می فرماید سه

اوصدی شصت سال سختی دید	تا شبے روی نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بیکر گشتم	تا فلک وارد دیدہ در گشتم
بدر پاسے چلہ داشتہ ام	نہ کہ از بہر رمہ داشتہ ام
از بردن در میان ہزارم	وز بردن غلالت با یارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مرا تب دیگر کہ فنا قلب و فنا جذب  
 و فنا نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چه ذکر در رنگ الفت و با ہست  
 کہ اطفال را تعلیم می نماید

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقہ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل بہ مریدان کمتری نمایند و اگر  
 می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتی

یکان یکان لا حرکت قلب می شود و همین قسم مشایخ قادریه اول ذکر نفی و اثبات کرده  
بعد از سالها به ذکر قلب بر سند طریق توجیه و جذب و تصرف مخصوص به حضرات رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم۔ لهذا بزرگان باطلایه ما که در طریق قادریه مرید می شود اسم ذات تلقین می  
فرمایند چه در او و چه همه را بازگشت باین اسم میلک است۔ اما بعد از ریاضت مشاقه  
کسی را که حق سبحانہ و تعالیٰ کمال تصرف عنایت فرموده است می تواند که طرز العین القادر  
ذکر و حضور به طالب صادق نماید۔ خوشتر گفت

یک لحظه عنایت تو ای بنده نواز  
بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی است کہ جامع جمیع سلاسل است و خلاصہ جمیع طریقہا  
فی الحقیقت نسبت این طریق عالی بیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند است۔ کمال  
عنایت خداوندی غرضانہ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت  
فرمود قطوبی انکم و بئسوی۔ استفسار سے از فنا سے نفس نموده بودند۔ بدانند کہ  
ذات ممکن عدم است۔ و آنچه از صفات کمال از وجود سایر صفات از سمع و بصر و قدرت  
و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و استفاد از مرتبہ و خوب است و پر تو ہے است  
از ان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پر تو ہے است از علیم الہی و ظلمت است از ظلال آن علم۔  
و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتہ و باین نمود بے یو و خود را صاحب  
صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجود می نماید و در امانت  
خیانت می کند

و صافی خود بزرگم حاسد تاکے  
تو معدومی خیال از ہستی تو  
ترویج چنین متاع کاسد تاکے  
باشد فاسد خیال فاسد تاکے

و چون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت ابد اعطانی فرمایند  
تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذات خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند  
و آنچه در دوسے تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست - مولوی رومی

می فرمایند

چون بد نیستی تو خود را از تخت  
سوی من حضرت نشیب کردی درت  
هنگام نیستی که طیل کیستی  
قارغی گر مردی و گزلیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند  
در فناء جذب به هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفات بشری او هنوز بر جا است به سبب  
قلبه جذب از نظر مستوری شوند بخلاف فناء حقیقی که بالا ذکر یافت - صفات از بیخ و بن  
کنده می شوند و اثر از وجود بشری نمی ماند **لِلّٰهِ سُبْحٰنَاتُ الْحَمْدِ** که فناء قلب و فناء  
جذب را خود خوب درک نموده نوشته اند - امید که این مراقبه هم بوجه احسن در ذهن قرار گیرد -  
فقر در نوشتن تفسیر نه کرده نهایت کرم اوست تعالی که غائبانه کسب این کمالات نموده اند  
و حاصله بجای رسیده است که دیگران را از صحبت شما بهره برسد - در حق سلاطین این قسم  
مور حکم عنقاع مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسل بادشاهان خصوص در طائفه سلاطین  
با این عنایات سرفراز شده باشند هر گاه در فقر این قسم مور نادار باشند از سلاطین چه گفت  
آید - این همه از کشش جذب محبت است که نصیب وقت شماست - در اسلام -

مکتوب هشتم - نیز به بیگم مذکوره در بیان فناء نفس به طریق اجمال -

هر کس که دور ماند از اصل خویش  
باز جوید روزگاری وصل خویش  
هر فل را به اصل خود شاه راه است و هیچ خارے و نخسکه در میان شان عامل نیست

اگر خار و خشک است اعراض او از اصل و اقبال او بخود است. **أَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَى الْهَيْبَةِ ع**  
**یا ماریسہ نشین و یا خود منشین**

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الہی است جل شانہ کہ مرئی سالک است ہم مقرر این  
 طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالمہ سمی است از اسماء الہی جل شانہ کہ تربیت  
 ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستعار از ان  
 اسم است و قنای نفس عبارت از حقوق صفات ممکن است بہ اہل او کہ آن اسم ہائے شد۔ و چون  
 این دید عاصی غالب می آید سالک وجود و صفات خود را پر تو آن اسم می یابد و چون بحال  
 می رسد جمیع صفات خود را بہ عملش می نماید و خود را بعدہم صرف ممتحق می شمرد۔ این زمان نہ  
 از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات او عدم بود و آنچه اورا داده بود نہ بطریق امانت  
 بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچه ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فنا  
 نفس بہ طریق اجمال ہر چند دیر و زمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برائے وضوح باز نوشتہ  
 آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے شہدہ بماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این  
 کار و بار صحبت است غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است **أَمَّا لِلَّهِ سُبْحَانَهُ الْخُفْدُ**  
 کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہائے دیگران است۔ آنچه بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ داده اند  
 بہ طالبان حضور بعد از مدتہائے شتو۔ این ہمہ ظمرہ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فقرا  
**باب اللہ از شما بہ قوع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام :**

**مکتوب نہم۔** نیز بہ یکیم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ او اتحاد صفات خود با صفات حق  
 نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یافتن آنها  
 پر تو صفات او سبحانہ۔

نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یا بجم این مقام معتبر است بوجه  
وجود. و پس مقام عالی است. لیکن در بنیاد و دقیقه است یکی آنکه سالک وجود و صفات  
خود را عین وجود حق سبحانه می یابد دیگر آن که وجود و صفات خود را پر تو وجود و صفات  
حق می یابد نه عین آن و تفرد درین دو دارد دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند  
و آنچه از احوال چند می که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری  
است باید که الحال لطیفه روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند  
مقام لطیفه اخفی را عین نمایند و یکی از آنها چند مواقع روش که دیده بود بغایت  
عالی است احوال شما است که در آنها منعکس گشته است نیک بحال آنها مقید  
باشند. والسلام.

**مکتوب دهم** - نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل اللہ بعد از فنا و بقا هر چه  
می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمه طیبه نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر  
خالص و کمالات این طریق علییه به طریق اجمال.

لَهُ الْحَمْدُ - اهل اللہ بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه  
می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است وَ فِي أَنْفُسِكُمْ  
أَفَلَا تَبْصُرُونَ باید که نیک بحال خود تفکر نمایند و به تکرار کلمه طیبه لا اله الا الله  
جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را  
به اصل آن حواله کرده متخلق به اخلاق الهی غرضشان گردند و چون این هر دو کمال که مشایخ  
دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع سیر ولایت کبری که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰة  
والتسلیمات می شود. و این ولایت کبری در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شایع بود

بعد از زمان اصحاب رُوبه استتار آورده و درین هزار سال بر اولیای امت مختفی مانده تا آنکه نوبت به حضرت ایشان ماسید حضرت حق سبحانه در این معمارا بر آن حضرت کثود. و چون این ولایت به انجام نمی رسد ولایت دیگر که آن را ولایت علیا خوانند ظاهری شود و این ولایت تعلق بملائکه گرام علی بنیبا و علیهم الصلوٰة و التسلیمات دارد. و از گذشته این ولایت کمالات نبوت و رسالت جلوه گر می شوند و از گذشته آن معامله دیگر بسیار است. آرزوی فقیر آن است که حق سبحانه از جمیع این کمالات شمارا بهره در گرداند.

بس کنم خود زیر کان را این بس است      بانگ دو کردم اگر در ده کس است  
و جماعت را که داخل طریق ساخته اند بجا ل شان متقید باشند و ذکر لطائف ثلثه  
و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکامل نه و رزنده  
این دم که ترا است باده در جوش      از خشک لبان مکن فراموش  
و کسان دیگر هم که شوق طریق داشته باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقه ذکر و مشغولی  
را سرگرم دارند و السلام  
مکتوب یاد دهم - نیز به بیگم مذکوره در تعبیر واقع عالی که نوشته بود و ذکر بر کار  
اعکاف و رسیدن خطی اذان به وے.

لله الحمد - نوشته بودند که در عین مراقبه روشنائی سه مرتبه از جانب  
دست راست در نظر آمد که گویا شمع روشن شده و همان وقت بخاطر قرار شد  
که این نور پر تو سے از صفات الهی است غرض آنکه اگر در حین چنانچه در حمام کسی گرم شود  
شکر قادر بے همتا بجا آورد هم مطالعه این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند



که این نوز عبارت از ظهور اسم الهی باشد که هر بی سالک است و فنا و بقا عبارت  
از حقوق به آن اسم است لیس بجانہ الحمد کہ موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند  
مشب اول اعتکاف کہ بجمع ہمراہ ششستہ الوارد برکات بسیار ظاہر شدہ بود۔  
و خاطر این فقیر بجانب شما توجہ خاص داشتہ و معلوم می شد کہ حظ وافر ازین برکات  
نصیب شما ہم شدہ چنانچہ فقیر نوشتہ بود کہ در عنایات این اعتکاف بشما شریک  
آید و تا حال ہم ہر گاہ وارد سے روئے می دہد شما بخاطر می خلید و آرزوی خود  
بشما ہم برہ برسد خصوصاً مشب آن قدر دعا و توجہ در حق شما نمودہ شدہ است  
کہ چہ نویسید۔ امید است کہ بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند و السلام۔

**مکتوب دوازہم**۔ نیز یہ بیگم مذکورہ در بیان آنکہ حظ وافر از ولایت علیا منور  
بہ کمال استقامت است و ہمیں استقامت علامت محبت احوال است و فقدان آن  
نشانی است در راج و بیان آنکہ مشاہدہ احوال مریدان باید کہ عجیب نہ اندازد بیک  
موجب الفعال و خجالت باشد۔

آنچہ از تصفیہ عناصر اربعہ نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و سبب سمرت  
گردید۔ بدانند کہ این مقام مخصوص بملائکہ عظام است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات  
مسمی است بہ ولایت علیا۔ و درین مقام ذات غر شانه در پردہ صفات مجالی می گرد  
و چون ملائکہ عظام بہ کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناہان محفوظ سالک با  
کہ بہ کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید  
علامت صحت احوال ہمیں استقامت بر سر شریعت است ہر کہ در استقامت بہتر  
در معرفت بیش۔ این سررشتہ را نیک نگاہ داشتہ زندگانی نمایند۔ اگر از احوال دور

عالم عالم بدیند و در استقامت قدم را منعطافه فرمایند خرابی خود را در آن بایند و استقامت جاید انگاشت و اگر استقامت تام بر او صنایع شریعت عنایت فرمایند و از احوال و مواجید پیچ ظاهر نه شود غم نه بایند خورد. آری احوال و مواجید چون به استقامت جمع شود نور علی نور است و آنچه از احوال جماعه که داخل طریق شده اند از درک نمودن بعضی قنای نفس را و بعضی دیگر قنای قلب را و برخی سلطان ذکر را و طائفه ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف همه معلوم گردید و موجب ازدیاد شکر گردید لیکن بایند که منظور نظر احوال خود باشد و حرکات و سکونات خود منظور بود. مبادا مشاهده احوال مریدان در عجب اندازد که سم قاتل است و ترقیات مریدان بایند که سبب افعال و تجلیت باشد و تو در الایق این معنی نداند و همیشه خود را در خبر که

بتدیان دانسته طلب زیادتی بایند

هنوز ایوان استغناء بایند است  
مرا فکر رسیدن ناپسند است

والسلام اولاً و آخراً

مکتوب سیردهم - به شیخ عطار اللہ سورتی در بیان طریق بر سبیل اجمال -  
محمد و فضلی و نسلم - برادر گرامی حقایق آگاہ شیخ عطار اللہ معلوم نمایند  
که ابتدا سے معاملہ این بزرگواران از قلب است و از گذشت آن بروح بعد از آن  
به لطیفہ سر بعد از آن به لطیفہ خفی و پس از آن کار و بار به لطیفہ اخفی است و ہر یک  
ازین لطائف زیر قدم نبی است از انبیا را اولوا العزم علیہ الصلوٰۃ والسلامات  
قلب زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و  
حضرت نوح علیہما السلام و لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسی است علیہ السلام

ولطیفہ رُحنی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسیٰ است علیہ السلام و لطیفہ رُحنی زیرِ قدمِ حضرتِ خاتم  
الانبیاء است علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ و ہر یکے ازین لطائفِ فنائے و بجا ہے  
فنائے قلبِ کجسولِ تجلیِ افعالِ است و بقائے او بہ آن و معنیِ لطیفہ رُحنی تجلیاتِ  
صفاتِ است و معنیِ لطیفہ سریشیون و اعتباراتِ و معنیِ لطیفہ رُحنی صفاتِ سلیمیہ تنزیہیہ  
و فنائے لطیفہ رُحنی تجلیِ ذاتِ غرثانہ یہ حصولِ انجامد۔ این است فنائے عروج  
لطائفِ خمسہ عالمِ امر بعد از ان معاملہ بہ عالمِ خلقِ است کہ نفسِ ناطقہ و عناصرِ اربعہ  
باشند و پیر این لطائفِ خمسہ عالمِ خلقِ بہ ولایتِ علیا و کمالاتِ نبوتِ مطابقِ است  
واز گذشتہ آن حقیقتِ کعبہ ربانی جلوه می فرماید و بعد از ان سالک بہ حقیقتِ  
قرآن مجید و اصل می شود۔ پس از ان قربِ حقیقتِ صلوٰۃ است و کمالاتی کہ فوق  
حقیقتِ صلوٰۃ است علیحدہ است و معاملہ کہ بہ حقیقتِ الحقایق و اسرارِ محبوبیتِ متعلق  
است خود از بیانِ خارجِ است و درین مقام بہ بعضی احادیثِ شری از مشاہرات و  
مقطعاتِ قرآنی از زانی می فرمایند۔ اسرار و دقائقِ این مقام بہ استتار و بہ نظرِ الیق  
است۔ ع قلمِ اینجا رسید و سر بہ شکست۔

بیانِ طریقِ علی سبیلِ الایجازِ این است کہ حضرتِ مجددِ الفات ثانی رضی اللہ

تعالی عنہ بہ آن مخصوص اند۔ و تسلیکِ طلابِ بہ آن راہ نموده اند۔ و السلام۔

مکتوبِ چہار دہم۔ بہ سیادت و نقایتِ پناہ میر محمد ابراہیم در جوابِ مکتوبِ

کہ از ملاحظت و نزولِ بے کیف و عنایتِ جنابِ سرورِ کائناتِ علیہ افضل الصلوٰۃ

و کمل التحیات و شوقِ زیارتِ بیتِ اللہ نوشتہ بود۔

اینی انقی رانی کتابِ گنیم۔ صحیفہ شریفیہ کہ شملِ براہواتِ بلسد و

مقامات ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

آنچه از یافتن زیور و مردارید در بر خود و معلوم نمودن طاقی زربفت که گرداگرد مردار  
باشند بر سر خود احساس کردن حساد در دست و پاس و غیر آن مندرج ساختہ بودند  
ہمہ بہ و صنوح انجامید و سبب لذات معنویہ گردید۔ امید بہت کہ این ہمہ عنایات  
ناشی از مقامات ملاحظت گشتہ باشند و مَا ذَلِكَ عَلٰی اللّٰهِ بِعِزِّ مُخْلِصِ اٰیٰتِہٖ  
امور کما حقہ تعلق بہ حضور دارد لهذا این اشقر را آرزوی تمام بہت کہ یک چند گاہ  
صحبت طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امر شما  
تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند خوش گفت سے

آسودہ شب باید و خوش ہفتابی تا با تو حکایت کنم از ہریابی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانہ ازل الناس در آید  
و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رود بہ ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال  
دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیفیت تفصیل  
این معاملہ نیز ہمیشہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدان عبارت تنگ و یضیق  
صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ . لَقَدْ وَقْتُ . لَعَلَّ اللّٰهَ يُحَدِّثُ بِعَدَدِ ذٰلِكَ اَمْرًا . این  
قسم نزول بلا کیفیت از جملہ حقایق حضرت نجد و الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا یا این دست  
بنوازند۔ ع یا کریمان کار ہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوق تعیین جہی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصو  
غائبانہ متوجہ بہت و الصاق و القصال خاص سابق نبوده درین روز ہا باطن خود را

بیاطن شامی یابد و یہ ہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست در حق شما نموده می آید۔  
 ایضاً اندراج نموده بودند کہ الطاعت و عنایات جناب مبارک سر در عالم و عالمیان  
 علیہ من الصلوٰتِ افضلہا و من التسلیماتِ اکملہا خیلے در باب این عاصی مفہوم می شود  
 و بعضی اوقات اعضاے خود را اعضاے جناب مبارک علیہ السلام می یابد اول  
 دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقایق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان  
 چه عجب شما یکے از مقبولانِ خاص آن حضرت آید و آنچه از اظہار شوق کعبۃ اللہ و  
 مہم شدن بآنکہ شداید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشته بودند مطالعہ آن ذوقین  
 ساخت امید است کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چه فی الحقیقت حقیقت  
 کعبہ ربانی فوق تعین حسی تعلق دارد بلکہ مقامات صفات و افعال نیز فوق این تعین است  
 تا آنکہ بہ حقیقت قرآن مجید و صولِ نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم  
 اینجا گنجایش نیست و صولِ نظری اوست بع بس بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام  
**مکتوب پانزدہم**۔ نیز بہ میر مذکور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و  
 ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرت نوشته بود۔  
 آنچه از مزج ملاحظت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع) و غیر آن اندراج  
 نموده بودند مطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان  
 است و لوافل و مباحات دیگران در حق این قسم عارف داخل قرالض می گردد و معیت  
 و محبت کہ قضیب وقت شماست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشری

الائے طوطی گویاے السرا  
 مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشته بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزل من آمدہ باعث شدند کہ بر سر فراد  
 نہ نہیں پڑھا جا سکا۔

بہ فائقہ خواندن بیا۔ من نظر بہ غیرت تو نمودہ اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثار غیرت خواجہ مذکور  
 معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا القوت بکنند و بار خود بر من انداختہ و خیلے زور  
 نمودن چندان کہ کردند من نہ رفتم و از ہمین جا فائقہ خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر  
 بچہ بودند و خواطر ایشان عزیز بودہ چہ می شد اگر لمحہ رفتہ فائقہ ایشان می خواندند۔  
 لیکن ہمتے و غیرتے کہ در ہنہاد شما کا این ہست این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی  
 ہمین ہست کہ از شما بہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدہ تمہا نسیر رسیدم حضرت  
 میراجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید لبطامی ظاہر شدند حضرت میراجیو سکوت و  
 مراقبہ داشتند و شیخ لبطامی حرفہاے شکر آمیزی فرمودند من متوجہ نسبت این عزیزان  
 گشتم و حقیقت نسبتہاے اینہاں را دریا فتم کاش نسبتہاے این ہر رگواران نسبت  
 بہ حضرت ما حکم قطرہ داشتے نسبت بہ دریائے محیط۔ **لِلّٰہِ سُبْحٰنَہُ الْحَمْدُ** کہ بہ شتم  
 از کمالات پیران خود آگاہ بشدید۔ والسلام۔

**مکتوب شائردہم**۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ  
 نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور ہفتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت ہست و ذکر نا حق شناسی  
 یعنی یاران و اطہار تاسف بر فقدان طالب صادق درین زمان و ماینباب ذلک۔  
 محمد و نصلی و نسلم ازین مشتاق مجور بیان یار و فادار سلام سلامت انجام  
 برسد از اثر توجہ غائبانہ کہ منشاے آن بزعم این فقیر نسبت ملاحظت بودہ نگاشتہ  
 بودند کہ بجد سے غلبہ کردہ کہ در تمام حویلی انوار آن منتشر شد و صریح دانست کہ درین  
 وقت توجہ بجالی من نمودہ باشند **لِلّٰہِ سُبْحٰنَہُ الْحَمْدُ** کہ غائبانہ اثر این قسم عنایت  
 خاص مد رک شدہ۔ این ہمہ مترتب بر معیت و خصوصیت ہست کہ نسبت شما کا این ہست

این نوع معیت دقیقه را از دقاتی فرو نمی گذارد که نصیب محب صادق نه گردد. خصوص  
 محبت و فدویت که نصیب وقت شماست سبب غبطه خواص و عوام است و الحق بکذا  
 چه این قسم لوازم صدق طلب که از شما به طور انجامیده اگر از دیگران عشر عشر آن به  
 وقوع آید غنیمت باید دانست. هر گاه نظر به احوال و اطوار شما می افتد شکر نموده می آید  
 که درین وقت طالب صادق بهم برسد که قدر این دولت را شناسد و انا اکثری  
 با وجود آنکه به کمالات عالی رسیده اند اندک بے التفاتی ظاهری را که به اسباب  
 دنیوی تعلق دارد به آن کمالات و بشارت عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم به چیز  
 حقیر یعنی پر ضایع می سازند خصوص از آن هنگام که این عاصی را آشنائی بادشاه  
 در میان آمده و به این بلا مبتلا شده. طالب صادق که از حجت جاه و ریاست خود  
 خالی باشد کمتر بدست می افتد که طلبی که دیوانه و از انجم تعلقات و ارسته محض  
 لیتد فی اللذت صحبت دارد و هیچ اعتراضی را به سبب اغراض فاسده خود در حرکات و  
 سکنات راه نه دهد و تنگ و ناموس خود را یک سود داشته خود را فرس راه سازد. و  
 جمعی به تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قلنغ و نور رسند اند و طائفه را منتها مقاصد  
 معرفت سلطان وقت است و الحال ان هذیه المصرفه لیس لها عند الله سبحانه  
 مقدار مثل البعوضه الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانه که با وجود آن بعضی طالبان صادق بهم رسیده اند و کون علی اصیل  
 التذرة که محمل موجب اطمینان خاطر می نماید. ع بلا بودی اگر این هم نه بودی.  
 عمر بگذشت و حدیث درد ما آخزنه شد مشب آخز شد کنون کون کونم افسانه را. و السلام

مکتوب ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب کہ محتوی  
 بر بلند ہمتی و اسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے لشارہ مجبوت حصول ایمان لغیب  
 و شوارہت و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است  
 چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصول ایمان لغیب  
 منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات است۔ و ماہیناسب ذلک۔  
 نحمدہ و لفضلہ و تسلیم صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچه در  
 شود و مشاہدہ در آید سبب امید و اریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰهَ يُجَاۡزِلُ بِحَيْثُ  
 مَعَالِی الّٰہُمَّم۔ علو ہمت و سمو فطرت حبلی شما است و علو استعداد و بلند پروازی  
 و اصلی۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضی حالات اسل رومی دہند۔ اگر در قیام  
 کتابت آرام کاغذ ہا سیاہ شوند اما مناسب حال خود نمی دانم و رستہ عادات دیگر  
 است ہم چنین است۔ لیکن اخفا و تہ از نامحرمان زیبا است بخیر خواہان حقیقی و دوستان  
 صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ وارد۔ بلکہ در طریقت لازم دنا گزیر۔ و عادت مستمرہ  
 مشایخ کرام و راہ گفتگوئے ہوارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ  
 می شود۔ و آنچه نوشتہ بودند کہ کمال بشریت در مقام عبدیت است تا آنکہ تصفیہ شمر  
 خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرہ کامل فرا گیرد الامر نکذا خوش گفتہ  
 خاک شو خاک تا بروید گل کہ یخز خاک نیست منظر کمل  
 و نیز نوشتہ بودند کہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از  
 ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہرچہ مشہود می شود بے شائبہ متنبہ و مثال نخواہد  
 بود الح مطالعہ آن خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہ این دولت مشرف



می سازند بلکه تالشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد. جمع مراتب نفی را در گذاشتن و تمام دائره نفی را قطع نمودن مخصوص به حضرت ابراهیم است علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام. وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَفِ قَاطِعِ دَرَبَابِ آن حضرت صادر گشته و جمع که در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراهیمی دارند نیز به تبعیت وراثت علی قدر الاستعداد بهره ازین مقام بدست می آرند. بالجمله راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام و مقام اثبات خاصه حضرت حبیب اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم و حال خالص را ازین امت به فضل او علیه الصلوٰة والسلام می نوازند وَهُمْ الْأَقْلُونَ و تا تمام نفی پس پشت نه دهند خط و افراز مقام اثبات حاصل نه شود. دینز باید دانست که ایمان غیب علی وجه الاتم و سقته متحقق شود که هیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشته ایمان به غیب هویت حاصل نماید. بسیار باشد که بعضی صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غرضانه جدا نیاید. و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فهم غریبانه تا این زمان در بند ایمان شهود نیست خیل حدت بصر باید که به امتیاز چونی باین فرق مهند گردد وَلَا يَبْقَىٰ فِي بَصِيرَتِهِ وَلَا اسْمٌ وَلَا رَمِيمٌ وَلَا إِعْتِبَارٌ خوش گفت سه فراق دوست اگر اندک است اندک نیست درون دیده اگر نیم محبت بسیار است استغفر اللہ مثل من دور از کار سے را به امثال این نوع سخنان چه کار آن قدر در لجه عصیان فرورفته است که چه شرح دهد ارتکاب مشبهات و محرمات نقد وقت است و غرائم امور از دست رفته آرزو مند است که قدم از دائره مباح و رخصت بیرون نه آند آن هم میسر نه لآخُولٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. والسلام.

مکتوب ہندم۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود۔

مخدہ و نقلی و نسلم۔ اشتقاق پنہای برادر گرامی معین الفقراہ مرزا محمد میرک بہ  
اعلاے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ  
بہین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توہمات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ  
می بینم کہ درختی است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصی گوید کہ  
ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برود این درخت ہمراہ است۔ می بینم کہ قصد رفتن بجای  
کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کتان است و حال آنکہ در اثنای راہ است  
و بلندی ہم در میان آمدہ است و از آب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم  
متوجہ شدہ بنویسد۔ مخدوماً واقعہ بسیار عالی است مطالعہ آن خیلے محفوظ ساخت می تواند  
کہ ایمانی بہ آن محالہ باشد آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات  
نوشتہ اند کہ مظلوم بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود  
عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتعاشی نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر  
ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت  
کبری است بر آئندہ این تخت راہ نظر بالطن بسطون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب  
می نماید۔ بلے کسی کہ بہ ارفع المکنہ صعود فرماید بہر او تا با بعد البعاد نفوذ خواهد کرد رانی  
آخرہ۔ ہر عبارت ازین تخت باشد و درخت سایہ دلگویا کنایت از باطن حضرت  
محبوب سبحانی حضرت ایشان است اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون ہما از  
مقبولان آن حضرت آید ہمیشہ سایہ آن حضرت بر شماست و امید است کہ دہد ترقیات  
باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ مٹم بر کات صورتی و معنوی باشد

بادشاہ ہے کہ از عنایتِ خویش ہر دو عالم یک گدا بخش

انَّ الْمُعْتَدِلَ بِيَدِ اللَّهِ يُرِيَّتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. والسلام  
**مکتوب نوز و ہم**۔ بہ خان سعادت نشان محترم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ  
 بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ و حقیقتہ الحقائق کنایت  
 از تعینِ حی گشتہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جزآن با و را  
 این تعین مقرر شدہ و انہما بقدران طالب صادق درین آوان

مجدد و فضل و نسلم

الصفات بدہ اسے قلب مینا قام تازین دو کدام خوب تر کرد خرام  
 خورشید جهان تاب تو از جانب شرق یا ماہ جهان گرد من از جانب شام

غیر قدم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحت فراوان رسانید لیلہ سبحانہ  
 الْحَمْدُ وَالْمُنَّةُ عَلَى ذَلِكَ چون قدم رجبہ فرمودہ اند زودتر تشریف آرند کہ مشتاقان  
 زیر بار انتظار اند و آرزو سے استماع اخبار بیت اللہ در وضع مقدسہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقت کعبہ حنا بہ اندازہ آخرین تحقیقات حضرت  
 مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق  
 کنایت از تعینِ حی گشتہ و منتہای وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و  
 حقیقت کعبہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقت قرآن مجید و غیر ذلک با و را در این  
 تعین مقرر گشتہ میر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادر  
 گرامی ازین ہر دو میر سیر گشتہ بجهت تہذیب این بقعہ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔  
 نزول بہ اندازہ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحبان

اتم خواهد بود و به نزول اتم مشرق خواهد گردید

این کار دولت ست کنون تا کردهند

مورد دیگر متعلق به شفا و دهنشور دارد زودتر برسند که معاطره صحبت درین اوقات به  
نوع دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید. محررے مثل شما کو که بر مزد اشتراک حریف  
از ان بے نشان باوے توان در میان آورد و بر بعضی اسرار خاصه اطلاع توان او  
و کو طایبے مانند شما که خان و مان و غرو جابه خود را بر باد داده باشند تا سکتے باو  
در ددل توان گویت. طایبے که خانی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم خدا  
مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص ہم خالی نمی یابند بعضی طایبان صادق بهم  
رسیده اند وَ هُمْ الْأَقْلَوْنَ . والسلام .

مکتوب بہم . یہ بادشاہ دین پناہ در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن  
و در دیدن قصور اعمال و مہتمم داشتن بنیات و ماینا سبب ذلک .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . نَسْتَسْتَلِیْکَ فِیْ اَصْوَابِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَتَسْمِیْعَیْ  
مِنَ الذِّیْنِ اُولُو الْکِتَابِ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الذِّیْنِ اَشْرَکُوْا اِذَا کَثُرُوْا وَاِنْ تَصْبِرُوْا  
وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزِیْمِ الْاُمُوْر . کترین دعا گو یان بعد از عمر من سلام و تحیت  
محرر من مقدس معلی می گرداند که درود فرمان عالی شان سبب سر بلندی و موجب  
مزید اطمینان خاطر و مقهوری اعداے دین و رفع ظنون فاسده گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ  
الَّذِیْ بَسَّیْدَا نِیْمَ الصَّالِحَاتِ فِی الْحَدِیْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا  
نَقَدْتُ سُرَّتِیْ وَ مَنْ اَسْرَوْنِیْ فَقَدْ اَتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَاَوْ مِنْ اَتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ  
عَهْدًا فَلَنْ تَمْسَهُ النَّارُ اَبَدًا

اگر ہر ارغشم است از جهانیان بردل  
ہمیں بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَلَيْسَ مَا قِيلَ

لَيْتَكَ تَحَلُّوا وَالْحَيَاةُ مَرِيَّةٌ  
وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ

فِي الْحَدِيثِ الْمُرِيدُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَالْبُنْيَانِ لَيْسَ لِعِضْوَةٍ بَعْضًا. قَالَ  
عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى. حضرت سلامت امین حقیر خود را از اہل  
دین و دیانت بمر اعلیٰ بعدی داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضائے حسن ظن کہ دارند

مہربانیا فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔

گر بر تن من زبان شود ہر موسیٰ  
یک شکر تو از ہزار نوا نغم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت تہائی او ظاہر شود احد سے پیرامون او نہ گردد۔

و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است

شمر از حقیقت بہتان اعدا را اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد لیلہ کہ بر خاطر

اشرف میرسن گروید فحمد اللہ لیکن از فکر عداوت دشمن در دنی اعدا فاعد وک

لَفَسَاكَ اَمِنَ بَيْنَ جَنبَيْكَ۔ در حق او عدا گشتہ قافل و فارغ بال است و لذیوب

کمنونہ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح

مردم پر داغہ کریمہ الامرؤن الناس بالیر و تنسون انفسکم نقد وقت

است مہل روزگار او خود کامی و ہوس رانی است و بزم روزگار او خود شناسی و

ظاہر آرائی است۔ و طاعت او طاعت ہواست و عبادت او سمعہ و ریاست کلام او

بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسہ شیطانی نہ۔ استغنائے او طبع امیر است

و انزوای او کبر انگیر۔ بالجمله طالب دنیا است و تارک عقبی۔ این ہم قالی نہ عالی۔  
 لَأَحْوَالٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعا سے فتح و نصرت و  
 مقہوری اعدا و دین کہ شیوہ قدیمی این خیر خواہ است رطب اللسان است یَنْصُرُكَ  
 اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا۔ والسلام

**مکتوب بہت و حکیم**۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان  
 ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقی در حق ایشان و دیدن واقعہ عالی درین باب۔  
 بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْصُرُونَ۔ فِي الْآيَةِ  
 هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلِمَ عَلَيْهِ وَبُغِيَ عَلَيْهِ وَكُنِبَ هُمْ يَنْصُرُونَ  
 قَالَ يَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالشَّيْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بوده  
 در عین انتظار و نگرانی پر تو وصول آنگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع  
 خوش وقتی حاصل روزگار دوستان و موافقان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی  
 را مضاعف گردانیدہ

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد اے کاش ہر چہ زود تر از در در آئیے  
 اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بغلبہ و تسلط تمام بر آمدن میسر شد و هذا من  
 الْعَجَبِ الْعَجَائِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 شامل حال آن مشفق است کَمَا ظَهَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُولِ هَذَا الْخَبَرِ بِه ایام لسیرہ انہ  
 قَدْ مَنَّ سَيِّدُ الْخَرَجِ مِنَ الشَّرِّ هُنْدُ يَوْمَ اسْتَقْبَالَكُمْ و بعد اند سیدن دین صحیفہ  
 کریمیہ در حلقہ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و الوار استقامت  
 سنت سنیہ بر جہت تابان و لایح است و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسیرہ الاقدس

حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر حاضر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت ایشان برائے  
 عنایت آن جناب مقید است و گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدہ این واقعہ  
 رسیدہ و ایہاے عظیمہ در حق آن برادر بہم رسیدہ و اشتیاق را حد سے و نہایتے نہایتے  
**مکتوب بہت و دوم**۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطلوب در آن جناب  
 دین خالص و قلب سالم است تحریریں بر تخلصہ سرازہ ماسوی و تخلصہ قلب از اعداے او  
 سبحانہ و ما یناسب ذلک۔

صامدًا و مُصَلِّيًا۔ اما بعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیہ معروض می دارد  
 کہ اخوی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا در قلب اللسان  
 رسید و فرمان والا شان با حکایت پر موعظت کہ از روضے کریم و عنایت نامزد این  
 درد لیش و خاکیش شدہ بود مصحوب مشاوار الیہ شرف و رود نمزودہ موجب از دیار دعا  
 ظہر الغیب گردید جوقایق بلند و معافی از جہند آن لذت و ذوق فرادان بخشید۔ ع  
 شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو

الحق کہ در آن حضرت جل و علاہ دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می  
 خواہند کہیمہ **الَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِیْصُ**۔ کہیمہ **اِذْ یَجَاءُ رَبَّہٗ بِقَلْبٍ حَلِیْمٍ** و گویا  
 عدل اندرین مدعی درو شاہ صدق اندرین متشی۔ دلی کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا  
 خوار و بے نوا است۔ و ہی از انوار او تعالیٰ ع در خانہ دو مہمان نہ گنجد۔ سہ  
 آمد کہ آن دلیر خونین جگر آن گفتار تو بر خاطر من یارِ گران  
 شرمست بادا کہ من بسویت، نگران باشم تو سنی چشم بہ سوسے دگران  
**فکر تخلصہ سرازہ اہم مہام است کہ مہمان عزیز خانہ خالی می خواہد آنکہ عِنْدَہُ تَکْثِیْرٌ مِّنْ اَلْقُلُوْبِ**

لا جہلی۔ در عالم حقیقت انگسار دل بسبب سلامت اوست بر عکس عالم مجازہ ہر چند  
شکستہ تر بود از نایافت مرادات و از گنجایش ماسوی سالم تر و قابل تر بود بر اسے  
ظہور انوار کبریا۔ دلی کہ گرفتار غیر بہت از وجہ توقع خیر است و روحی کہ مائل بہ کمتر  
است نفس آمارہ از وہ بہتر است۔ آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند و خلاصی ہر دفع می جویند  
و اگر فغان در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح و قلبیم۔ بہیات بہیات ہ  
عمر بگذشت و حدیث در دما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنیم افسانہ را  
والسلام۔

مکتوبات بہت و سوم۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضی فوائد کہ از  
مکتوبات قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گوینان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس  
معلی می گرداند کہ بعضی فوائد از مکتوبات حدیث بزرگوار قدس سرہ انتخاب نموده  
بہ حضور لامح النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند مینہا مارا  
بمن کار بہت نہ فضل فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت مینہا و این حال  
تا مدت مدید کشید و از مشہور بہ سفین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت الہ  
جل سلطانہ از در پیکر غیب در عرضہ نمود آمد۔ و پرودہ رو پوش بے چونی و بے چگونگی  
را بر انداخت۔ علوم سابق کہ بنی از اتحاد و وحدت وجود بودند رُو بہ زوال آوردند۔  
و احاطہ و سر بیان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام عنکشف شدہ بود مستتر گشتہ و  
بہ یقین معلوم گشت کہ صنایع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہ مذکورہ بیچ ثابت نصبت  
احاطہ او تعالی علمی بہت چنانچہ مقرر اہل حق است۔ شکر اللہ تعالی معینہم مینہا



از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگ ابرنسیان رکبیتند و کارے کہ بد  
کہ بجنایت اللہ سبحانہ کردند و الحال آرزوے نمازہ است۔ الا آنکہ احیاء سنتے  
از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نمودہ آید احوال و مواجید مرار باب  
ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبت خواہا بزرگوار قدس اللہ تعلقے اسراریم  
معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ بہ متابعت سنن ظاہریہ متجلی و قرین دارندع

### کار این است غیر این ہمہ پیچ

منہا۔ بعد انطے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و  
سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنا الہ آفاتی و انفسی است و این خیال  
خروے است از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علم و عمل و اخلاص  
پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص است بحقیقت  
کار این است۔ اما فہم ہر کس اینچنانہ رسد اکثر عالم بہ نواب خیال آرمیدہ اند و بجز  
و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت  
چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغزی دانند و نمی دانند  
کہ حقیقت معاملہ حسیت بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
ہد اھم اللہ سبحانہ متوآء الطریق۔ منہا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقت نماز  
آگاہ نہ ساختند و بہ کمالات مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجات امر ازین خود را  
از امور دیگر بستند و حصول مرادات خود را بہ اشیا دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گردے  
از مہا نماز را دور از کار دانستہ بہلے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین  
خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد بستند و مطلوب خود را در پردہ ہلے نغمہ

مطالعه نمودند و رقص و رقاصی میدیدند و گریختند با آنکه شنیده باشند **مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي الْحَرَامِ شِفَاءً** اگر شمه از حقیقت کمالات معنویه برایشان منکشف شدی هرگز دم از سماع و نغمه نه زدند و زیاد وجد و تواجد نه کردند. منهای حضرت خواجہ احرار قدس الشریف الاقدس می فرمودند که اگر من شیخی کتم هیچ شیخی در عالم نه ماند. امام اکابر دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت است لاجرم به محبت مسلمان می رفتند و بتوسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند **كَلَامُهُ الشَّرِيفُ** بهاء و ائق است که موجب انبساط خاطر مقدس گردد و به ملال نه انجامد. والسلام

**مکتوب لیسبت و چهارم** به مرحوم و مغفورہ روشن رای بیگم در بیان آنکه ولایت کبری مذکور است تا آنکه بعد از او به استتار آرد و از اولیا حضرت ایشان مابہ اظهار آن مخصوص گشته اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و بیان آنکه حصول کمالات مذکورہ در محبت خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام به مجرد ایمان آوردن بودہ بعد از مختفی گشته و معارف فنا و بقا و توحید و وجودی شایع شدہ تا آنکه نوبت به حضرت ایشان رسیدہ و کمالات مذکورہ از سر نو جلوه گر گردیدہ. و **مَا يَنْبَغِي سُبُّ ذَٰلِكَ**.

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا. مکتوب شریف که مشتمل بر احوال شما

و مرید این شما بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید. ع

سے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

آنچه از حصول ولایت کبری و یافتن ذات و صفات او سبحان نزدیک تر از ذات و صفات خود نوشتند بودند به وضوح انجامید. شکر این دولت عظمی بجا آرند لکن

تکرار تم لا زید نیکم این ولایت عظیم الشان ولایت انبیاء علیهم الصلوات و  
 التسلیمات است حضرت ایشان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ به اظهار آن  
 مخصوص گشته اند - و درین هزار سال هیچ کی از اولیاء اللہ تکلم نه نموده در زمان شما  
 شروع داشتند - در هیچ مملکتی هم بر تو اظنند بود و بعد از آن رو به استتار آورده  
 و ولایت صغری که عبارت از فنا و بقا باشد ظهور تمام داشت تا آنکه نوبت بحضرت  
 امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیده و این مهم را بران حضرت کشودند و حال  
 آنکه این ولایت شروع کار آن حضرت است - چه اجد از تمامی این ولایت علیا است  
 که ولایت الانکه عظام است علی بنیاد و علیهم الصلوة و التسلیمات و از گذشته آن  
 کمالیات نبوت و رسالت است و بعد از آن کار و بار به حقیقت کعبه ربانی می افتد  
 و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر از آن حقیقت صلوة است و بعد از آن حقیقت  
 الحقایق که عبارت حقیقت محمدی است جلوه گرمی شود - و اسرار مقطعات تشابهات  
 قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آید این است بیان طریق  
 که حضرت حق سبحانه و تعالی حضرت ایشان را به آن طریق ممتاز ساخته است از بندگان  
 تا نهایت بنیادش نسبت نقشیندیه است - برین بنیاد کوشکها و عمارتها ساخته اند - تخم  
 از بخارا و سمرقند آورده در زمین هیزد که مایه اش از خاک یثرب لطیفی است گشتند  
 و به آری فلفل سالها آن را سیراب داشتند و به تربیت اعیان مربی ساختند چون  
 آن کشت و کار به کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید - باید دانست  
 که سلوک این طریق عالی مربوط است به رابطه محبت که شیخ مقتدا که به سیر محبوبی  
 به این راه رفته باشد و به قوت انجذاب به این کمال منضج گشته نظر بر او

شانی امر این قلبیه مهت و توجه او در رفع علیل معنویه صحاب این کمالات امام وقت  
 است و خلیفه روزگار اقطاب و بدایه طلال مقامات او نور مندانند و او تا دو پنج  
 از بجای کمالات ادبیه قطره قانع نور هدایت و ارشاد او در رنگ نور اقطاب نور است  
 او بر همه کس قائلین است فطیفت که بخاهد. و این کمالات که به تفصیل ذکر یا کنند  
 در صحبت خیر البشر علیه و علی آله الصلوٰت به مجرد ایمان آوردن به اصحاب آن حضرت  
 علیه السلام می رسیدند و هر که یک بار به شرف صحبت او علیه الصلوٰة و السلام مشرف  
 می شد از جمیع کمالات بهره ور می گردید. بعد از زمان آن سرور علیه الصلوٰة و السلام  
 این کمالات محسفی شدند و کمالات فنا و بقاء و محاربت توحید و بود و غیر آن که  
 حاصل ولایت صغری است شیوع پیدا کرده بودند تا آنکه حضرت حق سبحانه همچنین  
 عارفی کامل را برانگیخت و از میر نوآن کمالات جلوه گر شدند. جماعه که به شرف صحبت  
 حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان مشرف شدند از این کمالات محظوظ اند گرفتند  
 حق سبحانه این فقیر را در آن جماعه محشور داد و در کنش گاه مجاب آن حضرت داخل  
 گرداناد. و باید که این چند سطر را به اتفاق عصمت مآب خانم جمیوه دینی بی حیا و  
 بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاه گردند و جمیع اهل طریق را میتوانند که سبب  
 فرید اعتقاد گردد. و احوال جماعه که داخل طریق شده به تفصیل نوشته بودند.  
 همه به وضوح انجامید و سبب امیدوار بسیار گردید جمیع را که ذکر لطائف شد است  
 طریق ذکر سلطانی را نشان دهند و جمیع که ذکر سلطان و فنی اشیات گرفته اند طریق  
 فتاوی قلب را نشان دهند با جمله باحوالی طالعالبانی خوب مقید یا فتند خصوص همیره  
 دینی خیر النساء خلیه رشیده و مستعد می نماید تا فیه از احوال و وقایع گذشته همه معلوم گردید

این قسم طالبان معتمد اند. و همیشه به بنی مضافه توب استعداد دارد و مجال او مقید  
باشند و از احوال خود و جماعت که داخل طریق اند همین طریق می نوشته باشند که سبب

توجهات غائبانه است. والسلام

**مکتوب بست و پنجم** - به معارف آگاه شیخ محمد باقر لاهیوری در بیان آنکه الهی  
معامله مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بوده و کذاک شروع بشارت حقایق ثلاثه  
بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شده و بیان ترقیات  
اصحاب خویش و ذکر شکر الطاف و عنایات حضرت ایشان که در حق آن قبله به وقوع  
آمده و تعداد منن الهی غرضانه.

نحمده و نصلی و نسلم - اما بعد فَقَدْ وَصَّلَ مِنْ بَيْنَابِكُمْ كِتَابًا كَرِيمًا -  
كِتَابٌ يُحَرِّقُ قُلُوبًا وَجُودًا عِبَارَاتِ النَّعِيمِ. آنچه از سوانح مهدیه و یافتن  
خلعت در بر خود و مشاهده نمودن بعضی عنایات عالی اندراج یافته بود فرحت بفرحت  
انزود. همانا که این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشته و خلعت سابق که در  
صنوبر به آن مستد شده بودند کنایت از حقیقت کعبه معظمه بوده دالآن جمیع بین  
الحقیقین شده و راه وصول به آن مرتبه مقدمه که فوق تعیین حسی است و سعی پیدا  
کرده و هر حرفی از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و تشابهات موصل آن  
کعبه مقصود است دشاه راه است میان محب و محبوب ملاحظه نمایند که به کدام  
یک از حروف مقطعات مشابست دارید و راه وصول خود می یابید. این حقیر خود  
زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را به حرف الف یافته بود و حفظ و ذکر کرم  
بِحکْمٍ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اظهار این نعمت عظمی می نماید که اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بودہ۔ بعد از این بہ بعضی یاران این حقیر بحکم و  
 الْأَرْضُ مِنَ كَارِيسِ الْكَرَامِ لَصِيْبٌ نصیبی رسیدہ۔ بعد از ان چون بشارت  
 انتشار یافتند بعضی یاران بہ خدمت حضرت ایشان معروض داشتند کہ چون این معاملہ  
 فحیمہ بہ اصحاب فلامی در میان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہات  
 کثیرہ بہ بعضی فرمودہ اند و علیٰ ہذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دور از کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارت از یاران  
 فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرت  
 ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجہ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارت  
 حقیقت صلوات اول از یاران فقیر شروع شدہ۔ و کذا لک حقیقت کعبہ معظمہ  
 و حقیقت قرآن مجید و معاملہ التفصیل و بعضی از منسوبان این درویش اسرار  
 ملاحظت و کمالات خلعت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان  
 وقت بہ شاہ جہان آباد رفتہ بود و معاملہ بعضی یاران را فوق تعین جی بہ تخمین  
 وطن خود می یافت۔ چون خبرت حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و  
 معاملہ ترقی آن را از ذات مہرب و نصیب یافتن از ان کہ سالہا سربستہ  
 بود اول بہ این فقیر در میان آمدہ و با وجود این عصیان و گرفتاری ہائے کہ معاملہ  
 ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی است  
 اثر فرمودہ آن حضرت است کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبت بار شاد داری بارہا  
 بہ فقیر می فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَّعَ بِحَمْدِ اللَّهِ  
 سُبْحَانَہُ کَمَا أَخْبَرَنَا قَدْ سَنَا اللَّهُ سِوَهُ الْأَقْدَاسِ۔ و گاہی می فرمودند کہ جمع

کہ از تو توجہ می گیرند به ما احتیاج نه دارند و بالجمله عنایات و الطافات که این عالمی  
 روسیاه از آن حضرت در خود و یاران خود مشاهده نموده اثر منتهای عظیمه او سبحانه  
 است. لهذا شمه ازان بمعرض بیان آورده شد مقصود ازان تعداد منتهای الهی  
 است غم نشانه آن تفصیل خود بر دیگران بس

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک سزدگر بگذرا نم سزد از خاک  
 من آن خاکم کہ ایر نو بساری کند از لطف بر من قطره بارہی  
 اگر بر روید از تن صد ز بانم چو سوسن شکر لطفش کے تو انم

والسلام۔

مکتوب لیسٹ و ششم۔ بہ یاد شاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریر  
 براکرام سلاطین و بیان آنکہ بہ ہر فل را بہ اصل خود شاہ راہ است و ذکر فضائل  
 اشتغال بہ حق و ذکر او سبحانہ۔

نمده و فضلی و نسلم۔ اما بعد کمترین دعا گو یان پس از عرض سلام مزون  
 باریا فغان محفل مقدس معلی می گرداند۔ ورود مرحمت نمود فرمان دالاشان  
 و تشریف خلعات کہ بہ تقریب عزرا بر مصیبت از روی عنایت شرف صدور یافتہ  
 بود باعث امتیازی فخر اربانی نو۔ گردید و موجب فرید دعا در دولت دوسرا و  
 مستوری مخاذیل اعدا گشت۔ آخر ج الترمذی من حدیث ابن مسعود  
 رضی اللہ عنہ من عزی مصابا قلہ مثل اجیرہ۔ و آخر ج ابن ماجہ من  
 حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ما من مؤمن بعزی احاہ بمصیبتہ  
 الا کساہ اللہ تعالی من حلل الکرامۃ یوم القیامۃ کذا فی تزییہ الشریحہ

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ أَدْخَلَ عَلِيًّا  
 بَغْيَهُ الْمُسْلِمِينَ فَرَحًا وَمُؤَدَّانِي دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ خَلْقًا يُدْفَعُ  
 بِهِ مِنْهُ الْأَقَاتِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيبًا  
 فَأَمَّا مَرْبِيهِ هَوَىٰ إِنْفِرَعَهُ قَالَ لَهُ لِأَتَخَفُ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا  
 لَفَرَحٌ وَالسُّؤُودُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلِيًّا أَخِيكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا كَذَلِكَ  
 غَايَةِ الْعُمَالِ - منی داند که شکر عموم نعمت انبیت که شامل کاتبه بر ایاهاست او انما  
 اسپاس خصوص عنایت که در یاده غربا رست به تقدیم رسانند من لثم یشکر  
 انما من لثم یشکر الله - فی الجوامع الصغیر السُلطانُ ظِلُّ اللهِ فِي  
 الْبَارِئِ نَمْنُ الْكُرْمَةِ الْكُرْمَةُ لِلَّهِ وَمِنْ أَهَاتِهِ أَهَاتُ اللهِ - واز انجا که ظل با  
 اصل شاه راه است امید که باطن حق موطن بدوام حضور و نگرانی ملتد بوده  
 به مقتضای عشقی که ظل را به اصل کائن است فنا و بقا در ان حریم متعال حاصل  
 نموده رفع حجب فرموده باشند فی غایَةِ الْعُمَالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمُنْتَقِي يَقُولُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْإِسْتِغَالُ فِي جَعَلْتُ بَغْيَتَهُ  
 لَذَنَّهُ فِي ذِكْرِي - فَأَإِجَعَلْتُ بَغْيَتَهُ لَذَنَّهُ فِي ذِكْرِي عَشَقْتِي وَ  
 عَشَقْتُهُ فَإِذَا عَشَقْتِي وَعَشَقْتُهُ رَفَعْتَ الْحِجَابَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ -  
 شموی عنایت در بار فنائیل ماب انوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش دستی  
 دغاگر دید امیدوار است که مورد فرید الطاف والا شود که بکمالات ظاهر و  
 باطن محلی است - فی الحدیث الْكِرْمَةُ الْعُلَمَاءُ وَوَقْرٌ وَهُمْ وَأَحْيَاؤُ الْمَسَاكِينِ  
 وَجَابِلِسُوهُمْ - اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد حسن که به تقریب لغزیت رسیده اند



عرض سلام مني نمايند - والسلام

مكتوب لست ومفتم - ارسل الي واحد من اهل الحرمين حين

توجهه الى الهند بروية سيد الانام في المنام عليه الصلوة والسلام

واعطاه غلعة الخاصة لسلطان الوقت وامره بالبايها اياه

نحمده ونصلي وتسليم وبعد فقد وصل الينا من جنابكم العالي

كتاب كريم يعرف في رجوته عباراته نصوص النعيم فتشرفنا ونحنا بوصول

غاية الفرح والسرور وعدت لنا مزيد شوقنا الي لقاءكم الكريم و

كيف لا فانكم توجهتم من الديار النورانية والتبوير هذه البقعة

الظلمانية وقد تشرفت وتنور جميع الهند لقد ومكم المبارك لعل

الله يجمع بيننا وبينكم بميتهم وكمال كرمهم وما كتبتم من روية

سيد الانام عليه وعلى اليه الصلوة والسلام واعطاه صلى الله

عليه وسلم غلعة الخاصة بمولا السلطان وامركم بالبايها اياه

فهو امر غريب وليشارة خاصة ما ظهر الي الان واللايق بحضور

السلطان ان يكافي ويجازي في مكافات هذا الاحسان بمحاضرة ك

يعط احد قبلكم بل ينفق ما في يديه شكر الله تعالى وتحويل

العباء كما فعله الصديق رضي الله تعالى عنه ولكن السلطان ما

عرف حقيقتكم وما اطلع على فضايلكم ولما لا ينكم ونحن كتبنا المكا

لبعض محبتنا من اعوان السلطان وعرنا فضلكم وكمال الاقكم

والغالب ان يقدر المعرفه بعظيم قدرها ويعامل بكم بما هو حرام

بِمَا لَكُمْ. ثُمَّ إِنَّ الرِّخَّ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بَاقِرٍ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي جَهَانَ أَبَادٍ فَلَا بَدَّ لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوا بِهِ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهُ أَيْضًا كِتَابًا مُشْتَبِهًا لِبَعْضِ فَضَائِلِكُمْ وَأَنْتُمْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَرِضَابِهِ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ. وَالسَّلَامُ.

**مکتوب نسبت و تشتم**۔ یہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیز نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچه از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی نوشته بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تشبیت بہ اسباب نزول نموده و عروج رو داده و بیان آنکہ منشاء ہوا جس اہل کمال طبائع و عناصر است کہ در البقاہ آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح۔ و ما یناسب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ محمدہ و فضل و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہ و عدہ توجہ غائبانہ در حق شمارفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیز نسبت شما نموده شد و خیال بطول انجامید در بدو نظر معاملہ کہ فوق لعین حی است قریب الحصول معلوم شد بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبہ مقدسہ نیز لایح گردید۔ و الغیب عند اللہ سبحانہ فقیر را بر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ سبب لذات محسوبہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی کہ نوشته بودند نیک مبارک است اعرفم باللہ



المحمدیہ کہ زود بر موقع خطا متنبہ ساختند و نوشتار این قسم ہوا جس و وسواس اہل  
کمال را طیارع و عناصر بہت کہ در ابقائے آن حکم و مصالح بہت و راہ ترقی مفتوح  
کما ورد فی الحدیث - اِنَّهُ لَيَعَانُ عَلٰی قَلْبِيْ وَ اِنِّيْ لَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِيْ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ  
مَرَّةً - بہین ظلمت بہت کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک دیدیم مجوبان می ماند از  
خوش گفت - سہ

کارپاکان را قیاس از خود بگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر و اسلام  
مکتوب بہت و نہم - بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریر  
بر صحبت -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - عنایات و الطایب الہی غرثانہ مثالی حال بھیمہ شریفی  
کہ مصحوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید سبب خوش وقتی گردید دو کوزہ شیرینی  
کہ بہت ختم حضرات خواہما قدس اللہ امرای ہم فرستادہ بودند وقت افطار با جمع  
از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید بہت کہ مقبول افتد - مخدومادین رمستان  
المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نہ اشند  
طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق بر پامندہ کہ پیشہ این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ  
پانصد کس رسیدہ اند - پسران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تار مصنان  
ایجا اقامت دارند و بعضی خدمات شالیہ از آہنایہ وقوع می آیند - اگر درین طور  
وقت رخصت گرفتہ می رسیدند این وقت بہت کہ معاملہ کمال تکمیل بہ مرتبہ تمام  
رسیدہ - خوش گفت - سہ

گر شنود قصہ این بوستان مگر شود طالع و ہندوستان اسلام

مکتوب سی اہم - نیز بہ مشار الیہ در میان اجتماع اہل طلب ذکر میرزادہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - ترقیات ظاہری و باطنی نصیب وقت باد صحیفہ  
شرفیہ کہ مصحوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ سبب مسرت گردید بِلّٰہ  
سُبْحٰنَہُ اَعْمَدُ کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران بہت حضرت الشیخ  
درین رمضان دو ختم شنواندند اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و شصت  
کس جمع شدہ بودند پیر کلان شیخ میر مرہوم یک ختم خواند و پیر میناکی ہم یک ختم کرد  
عجب جوانان موفق اند خدمات حضور از کفش برداشتن و دولتی برداشتن و  
غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرہ  
آخر شریک بودند۔ بجانب شہام خاطر خیلے نگران بہت و خواہان ترقی دارین شہامت  
اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می

دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم - نیز بہ مشار الیہ۔

عنایت نامہاے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر  
تا قدم ملو احساناً الغامہاے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوت شدند۔  
زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات  
واللطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرت شمارا معمور بنا  
دیگر طلب یکے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب  
یکے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ  
نام دارد و متوطن بلدہ تنہ خیلے صاحب حال بہت و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشاراً الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید  
که بسیار به تواضع و شکستگی موصوفت است - والسلام -

مکتوب سی و دوم - نیز بمومی الیه در تفصیلت تواضع و شکستگی -

حامداً ومصلياً. اما بعد

گر بر تن من زبان شود هر موی  
یک شکر تو از هزاره تو انم کرو

عنایت نامه رسیده سبب اطمینان خاطر پریشان گردید

ای وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

اعزاز و اکرام فقیر ز ادبها که روز داخل شدن شهر از ان معدن جود و کرم به وقوع آمده  
تفصیل معلوم شد من تواضع بالله رفعة الله. امید است که این همه فروتنی و  
شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیاده خرج آمدن آن  
جناب خاطر مستحیی است جزاکم الله سبحانه عن اولادنا و عن اهلنا  
خیر الجزاء. درین سفر از سر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریم کثیر بر آن  
تفرع گردیده. حضرت حق سبحانه و تعالی همیشه آن جناب را بخیرت داشته افزونی  
طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید. والسلام -

مکتوب سی و سوم - نیز به مشاراً الیه در تعزیت -

اما بعد - فاعظم الله لك الاجر والفضل الصبر و رزقنا و اياك  
الشكر فان النفسنا و اموالنا و اهلنا و اولادنا من مواهب الله عن و عمل  
البيته و عواريه المستودعة يمتنع بهما اني اجيل معدودة و يقضيها  
بوقت معلوم ثم افتحن علينا الشكر اذا اعطى والصبر اذا ابتلى انما

يُوفِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ استماع این خبر وحشت اثر سبب  
مخزونی و گرابی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از  
رضایہ قضا چارہ نہ۔ بہ آیت ترجیح نورسند باشند۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ در  
عمر شما افزونی کرامت فرمودہ از زیادے در ادائے توفیق طاعات عطا فرماید۔  
محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و قرع نہ نمایند۔ و بہر  
شکیبائی متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چهارم۔ بہ مقبول فقرا روشن رائے بیگم در بیان آنکہ وسعت سینہ دلائل  
بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منہائے ولایت کبریٰ است و خواب واقعہ عالی کہ  
نوشتہ بود و بیان آنکہ یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

لَا الْحَمْدُ لِمَنْ شِئَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلَّهِ سَلَامٌ فَهُوَ عَلَىٰ نَدْوٍ مُّنتَهٍ۔

وسعت سینہ کہ در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر  
منہائے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکہ عظام است و آنچه از ظاہر شدن  
فرشتہا و حوران در مراقبہ نوشتہ بودند احتمال دارد کہ نظرے بمقام فرشتہا افتادہ  
باشد۔ فقیر درین باب نحیلے مقید است۔ امیدوار است کہ مشتری ازان دلالت بہ شما  
عطا فرماید آنچه باز بیند آگاہ سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی بیچ ضرور نیست  
در وقت تحقق بقا باشد بعضی را ظاہر شود و بہ بعضی نہ می شود و معاملہ شما الحال

فوق فنا و بقا است۔ والسلام۔  
مکتوب سی و پنجم۔ بہ سلطان دقت در تعزیت مغفورہ روشن رائے بیگم۔ و ذکر  
شمہ توفیق آن مرحومہ و بشارت مغفرت در حق آن مبرورہ۔

إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ مِنَ اللَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ يَأْجِلٍ مَسْئُومٍ  
 فَلْيَصْبِرُوا وَلْيَحْتَسِبُوا مَا لِيَدُ فَأَعْظَمَ اللَّهُ لَكُمْ الْأَجْرَ وَاللَّهُمَّ الصَّابِرِينَ وَرِزْقَنَا  
 وَإِيَّاكُمْ الشُّكْرُ فَإِنَّ الْفُسْنَ وَأَهْلَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاجِبِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْبِهْمِيَّةُ وَعَوَارِيَةِ الْمُتَوَدِّعَةِ تَمَنَّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُودَةٍ وَ  
 يَبْضُهَا بِرَقَبَتِ مَعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا  
 ابْتَلَى فَإِنَّ فِي اللَّهِ عَزَّاءُ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللَّهِ  
 نَفِيقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمُحْرُومَ مِنْ حَزْمِ الثَّوَابِ كَثَرِينَ دَعَا كَوِيَانِ وَ  
 خَيْرِ خَوَابِانِ بَعْرَضِ وَاللَّامِي رَسَانِدُكَ إِذَا اسْتَمَاعَ مِنْ دَاقَتِهِ بِأَمَلِهِ أَنْ قَدَرَهُ بَيْنَ عَاصِي  
 وَدَيْرِ فَرَسِ الْبَيْنِ طَرِيقِهِ عَلَيْهِ نَعْمٌ وَانْدَادُهُ رُوَاؤُهُ دَرْدَهُ كَهَيْلِهِ مَعْرُوفِ دَارِ دَرِضِينَا  
 مَا بِقَضَاءِ اللَّهِ تَعَالَى لَيَقِينَ كَمَا أَنَّ حَضْرَتِ بِهِ آيَةُ تَرْجِيحِ خِرْسَانِ خَوَابِانِ بُوَدِ أَنْ مَرُومِ  
 مَحْرَمِ دَرِينِ أَوْ خِرْمِ عَجَبِ تَوْفِيقِ يَأْتِنْدُ وَدَرِحِ مَسَاكِينِ وَمَحْتَا جَانِ خَيْلِ شَفِيقِ  
 دَاقَتِنْدُ جَزَاهَا اللَّهُ سَجَانَةَ خَيْرِ الْجَزَاءِ وَآيَةُ شِيْوَةِ خَيْرِ خَوَابِانِ حَقِيقِي بَرْتِ الْبَيْنِ خَيْرِ بَاجِمِ  
 إِزْدَرِ دِشَانِ سِرْ كَرَمِ بَرْتِ بِهِ دَعَا وَاسْتَعْفَارِ مَعْدُومِ مَعَاوِنِ. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْفَرَسِ  
 الْمَنْعُوتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ أَبِي أَوْ أُمِّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ  
 كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ  
 مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدْيَةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ  
 إِلَّا اسْتَعْفَارَ لَهُمْ. مَا لِي مَسْتَوِيًا لِحَالِ بَعْثِ خَدَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرِ لَقِيْطِهِ دِيدِ



کہ می فرمایند کہ چون بیگم مرعومہ خدمتِ فقرا و بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشینند۔ و مَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔ والسلام۔

مکتوب صبی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچه از احوال خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلاثہ بہ ولایت علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک کمالاً نبوت مخصوص است۔

نحمدہ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جناب سیادت پناہی در عین انتظار رسیدہ کمال ہیبت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در حق تومی فرمایند کہ از محبان خاصین ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوی تفویض کہ آنچه او خواهد بکند بہ و ضوع انجامید و سر بلندی حاصل گشت این عالی قابل هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

داد حق را قابلیت شرط نیست

شاهان چه عجب گر بتوانند گذارا

برین فرزدہ گر جان فشانم رواست

و آنچه احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابر ہا شدہ بہ جانب آسمان می رود۔ روزی در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد از ان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ بازمی رود و بازمی بینم کہ خاک شدہ ام و در من هیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب

حضرت گردید. احوال مسطور صریح است در تصفیة عناصر. و بر آمدن عبار مثل دود اول  
 دلیل بر آن بدانند که تصفیة عناصر ثلثه سوائے عنبر خاک تعلق به ولایت علیا دارد و  
 تصفیة عنبر خاک مخصوص به کمالات نبوت است در حضور هم اذین قسم امور عالی بیان می  
 نمود. الحال امید است که رول بقوت آورده باشند امیدوار بود و به استقامت زندگی  
 زندگانی نمایند فان الاستقامة فوق الكرامة. و آنچه از ملاقات نمودن بندگان  
 حضرت و مهربانی و اغراز نمودن آن حضرت مر قوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید  
 آنچه حضرت میر جیو در روضه متبرکه در حق این عاصی فرموده اند موافق حسن ظن شما است  
 و الا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست. والسلام.

مکتوب سی و هفتم. به سلطان عبدالرحمن در بیان آنکه جمعیت ماه رمضان سبب  
 جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبه و بیان فضیلت نفقه بر فقراء.  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ - اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ.

و ائمه که آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ائذا شفقت و مهربانیهای شما بحال  
 فقراء فحمد الله ثم الحمد لله. قدوم ماه مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک  
 و میمون باد. یقین که استماع قرآن مجید میسر شده باشد جمعیت و خوبی ماه مبارک رمضان  
 سبب طراوت تمام سال است فَطُوبَىٰ لِمَنْ مَضَىٰ عَلَيْهِ هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَ  
 رَضِيَ عَنْهُ شَكَرًا لِنِعْمَتِ عَظْمَىٰ بِنْتِ آرْتَدَ لَيْسَ شَكَرْتُمْ لَكُمُ الْكَرِيمِ الْكَرِيمِ. دیگر الحمد  
 لله که حقائق و معارف آگاه شیخ شاه محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان  
 پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبه با ایشان می داشتند باشند گنجایش دار  
 خوش گفت.

آسمان سجدہ کند بہر زینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند  
 شیخ مشائرا الیہ ہم از شمول عنایات و مہربانیا کہ شامل حال ایشان است چیلے  
 نگاشته بود۔ خانہ ایشان آباد تملط و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ  
 از تکلف و تودد ہستی گذشتہ اند باعث رقیابت دارین است و موجب نجات  
 اُخروی۔ امید کہ بیش از پیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند و السلام  
 عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی مَنْ لَدُنْکُمْ۔ فقیر زادہ محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می

رسانند و السلام

مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشائرا الیہ در جواب مکتوب او۔

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایات خویش ممتاز گردانیدہ۔  
 بہ استقامت ظاہر و باطن موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید  
 و عرصہ کہ در خدمت حضرت ایشان مرسول داشته بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب  
 عالی مشتمل بر معارف عالیہ بنام شمار قوم نموده اند بلکہ داخل مکتوبات نیز ساختند  
 مطالعہ خواهند ساخت و بگنہ آن خواهند رسید و کیفیت کہ بعد از مطالعہ آن رد  
 و ہدایا اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ در کچہ از غیب در  
 باطن شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہ دین پناہ در شرح احوال ایشان بیان آنکہ بنا بر این  
 طریقہ علیہ پر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور نہتی۔  
 باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرض  
 قبول آرد۔ لیلہ سبحانہ الحمد کہ استیلاے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نبی علیہ نموده است

که در اماکن غفلت و تنگنایم اختلاط بیشتر جلوه می فرماید. وَ هَذَا مِنْ أَعْظَمِ عَنَائِي بِهِ  
تَعَالَى. در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سره می آرد که شخصی از

ایشان پرسید که در طریقه شامه ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس  
گفت بر این طریقه بر عیسیت. فرمودند قلوب در این سخن بظاہر با خلق و بباطن با حق سه

از درون شنوا شنوا و از بیرون بیگانه است. این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہان  
آنچه حق سبحانہ و تعالی می فرماید: **وَجَالُ لَا تُلْهِمِهِمْ تِجَارَةً وَلَا بَيْعًا عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ**

اشاره به این مقام است **تَمَّ كَلَامُهُ الشَّيْءُ الْغَرِيبُ** فرموده سه

در دل ما نغم دنیا نغم معشوق شود. باده گر خام بود بخت کند همیشه ما

اما باید دانست که فرق است میان حضور مبتدی و حضور منتهی نسبت مبتدی ضعیف

است. آن قدر قوت نه دارد که با وجود مشاغل شتی بر حال خود باشد. اما حضوری

که منتهی را عنایت شده است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متراپید می گردد.

و این حضور را حضور خود بخود می گویند. یعنی حضرت حق سبحانہ خود را خود حاضر است چه

این حضور بعد از فنا و حقوق صفات به اصل او امر محبت شده است بخلاف مبتدی که

ظلمات نفس او هنوز باقی است آن قدر قوت نه دارد که تحمل ظلمات دیگر نماید **فَظَهَرَ**

**الْفَرْقَ بَيْنَ حُضُورِ الْبَتْدِيِّ وَ حُضُورِ الْمُنْتَهِيِّ وَ الْفَارِقُ الْإِقَاءُ شَتَانُ مَا بَيْنَهُمَا**

شکر این نعمت عظمی بجا بیارند **لِيُنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَ إِسْلَامٌ أَوَّلًا وَ آخِرًا.**

**مکتوب چهلیم.** در بیان ظاہر شدن امر لازم الاستتار و معلوم نمودن توجه

جمیع عالم بجانپ خویش.

باسمہ سبحانہ. فضائل و کمالات دستگاہ درین روز با طریقه معامله عجیب گذشت

و اسرار لازم الاستتار در میان آوردند. و معلوم می شد که توجه جمیع عالم از محیطش  
 تامل و فرسش به جانب احترام است. و در آن وقت شمارا با خود اتحاد خاص می یافت و لایح  
 شد که شما در بجای آن اسرار غواهی نموده و انوار دیگر کلمات را که در وقت عروج مشرف  
 شده بودند همراه خود آورده نردول نمودند و به نظر ظن غالب خود آن اسرار به مقام  
 ملاحظت می یافت **وَ الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ شُكْرًا مِنْ عَطِيَّةٍ عَظِيمَةٍ بِجَارِئِكَ غَابِئَةٍ**  
 مورد این همه عنایات گشته اند **لَنْ نَشْكُرَ نِعْمَكَ إِلَّا بِمَا نَزَّلْنَا بِكَ مِنْ سُلْطَانٍ مُبِينٍ** و السلام  
**مکتوب چهل و یکم** - به سلطان عبدالرحمن در نصیحت و بیان آنکه قنای قلب  
 نتیجه تجلی افعال است و کمال فنا منوط به تجلی ذات و مایه سبب ذلک.

حامد و مصلیاً حق سبحانه و تعالی با خود دارد و از اندیشه غیر خود رهایی گرامت  
**قَرَأَ مَا مَدَّعِ الْأَكْهَلُ شَيْءٌ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ** ه

هر چه جز عشق خداست حسن است اگر شکر خوردن بود جان کنده است

اد تعالی از کمال کرم خویش به کسب رضیای خود سرگرم دارد. دنیای دون خصمیت  
 قدیم هیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نه گذاشته عاقبت از دوستان خویش  
 بریده قطع دنیای بے مدار باید کرد. عاقل آن است که عمر چند روزه خود را صرف  
 طاعت حق کرده متوجه دار خلود باشد ه

گوئی توفیق و سعادت در میان انگنداند کس بمیدان در نمی آید سواران را چه شد  
 همت بران گمارند که در جمیع امور چه در خوردن و چه خفتن و چه گفتن از حدود شرعیه  
 تجاوز واقع نشود و در لباس نیک احتیاط نمایند. لباس حریر بر رجال حرام  
 است سعی تمام مبذول دارند که به این منظور شرعی مرتکب نه گردند که ابطال عام است

و بر ذکر چندان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحتِ مسینه رخت بر بندد.  
 بنوعی که اگر به تکلف یا دیکند بیاد نیاید۔ این حالت محتر به فناے قلب است و نتیجہ  
 تجلی افعال۔ بعد از ان اگر فضل الہی غرثانہ مدد نماید شروع در تجلیات صفات تولید  
 افتاد و نفس را فی الجملہ فناے و اطمینان حاصل خواهد شد کمال فنا و البستہ تجلی ذات  
 است درین موطن به فناے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید  
 امیدوار باشند **فَانِ الْمُرْتَمِعُ مِّنْ اُخْبَتٍ**۔ بشارتے برت عظمیٰ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر  
 کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا ہنگام طاقات  
 زیادہ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام

**مکتوب چہل و دوم**۔ نیز بہ مشارۃ الیہ در تحریریں بر صحبت قرار و استقامت۔  
 یا سہ سجانہ۔ نامہ نامی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ ورود آن منقح و مبہایع  
 گردید۔ و چیز ہائے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بجایت خوش نسیم  
 اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تصدیع کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچه از ضبط اوقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و  
 صحبت سکوت داشتن یا میرا بخیر و قوم بود فرحت بر فرحت افزود **زَادَکُمُ اللّٰهُ  
 سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَہٗ وَ تَرْقِیَاتِ الظّٰہِرِ وَ الْبَاطِنِ** صحبت و توجہ خدمت میرا بخیر  
 منتقم شمرده بیش از بیش سرگرم باشند و آنچه از واردات رود ہد نویسان باشند  
 کہ سبب توجہات غائبانہ است دیگر خاطر ہوارہ خواہان استقامت ظاہر و باطن  
 ایشان است **فَانِ الْاِسْتِقَامَہٗ فَوْقَ الْکِرَامَہٗ**۔ والسلام۔

**مکتوب چہل و سوم**۔ نیز بہ مشارۃ الیہ در بیان علو ارشاد و تکمیل حضرت ایشان

و ذکر برنج از ترقیات اصحاب خویش و تحریر بر تو واضح و مایه سبب ذلک.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . هَامِدًا وَ مَصْلِحًا . حضرت حق سبحانه و تعالی آن محب

الفقر را به ترقیات صوری و معنوی سر بلند داشته به عاقبت و استقامت

موصوف داراد . صحیفه شریفه که به این کمترین درویشان سلسله احمدیه معصومیه

فرستاده بودند رسید خویش وقت ساخت و عریفه که در خدمت حضرت ایشان

ارسال داشته بودند به نظر مبارک در آمد . چون آن حضرت چند روز ضعیف کثیر

اند قوت نه داشتند که جواب بنویسند . ازین جهت قاصد را دوسه روز نگاه داشته

چند کلمه به دستخط خاص حاصل نموده فرستاده شد . دیگر معلوم فرمایند که معاملت کمیل

و ارشاد که درین روزها طراوت پیدا کرده تا کجا بیان نماید خصوص یاران که بتوسل

این عاصی به حضرت ایشان محبت درست نموده اند امتیاز خاص دارند پس این شیخ

میر بکمال خاکساری خود را فریض خالقاه ساخته بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین

می بودند در اندک مدت ترقیات عالی نمودند چندی از یاران را همراه خود بحجت

حلقه و مجلس سکوت گرفته اند و یکسره کمالات دستگاه میان شیخ پیروران شهر مغنم

اند . گاه گاه اگر هم صحبت شده باشند بغایت احسن است . غم دیگر بملازمه و

زناده چه قدر رفتگی دارند . اگر طریق راه تو واضح و شکستگی پیش گیرند کمال زیبایی

است . و اسلام .

مکتوب چهل و چهارم . نیز به مشارالیه در تحریر بر صحبت حضرت ایشان

و ناز برداری فقراء باب التذ .

هَامِدًا وَ مَصْلِحًا وَ مَسْلَمًا . حضرت و اهراب العطیات غشانه به ترقیات ظاهر

و یا طن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیت فقرار منکسر القلوب  
 موصوت دارا و پالشی الحسینی و الیه الا تجار و علیہم الصلوٰت و  
 التسلیمات. اشفاق پناہ اشتیاق ملاقات سامی را چه شرح دهد که از حد افزون  
 است در صحیفہ شریفہ کہ مصحوب جلوه دار مرسل بود نگاشته بودند کہ در شهر رمضان  
 المبارک رخصتہ حاصل نموده متوجہ این بند و خواہند شد. و معلوم شریعت ایشان  
 بود کہ چون ایشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشته اند و مدار این طریقہ بر صحبت بہت  
 اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد و خود نور علی نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعت  
 اہل کمال کہ اصحاب حضرت ایشان اند اعتقاد و صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن  
 گردد و بعضی فقرار ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشته  
 مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنها باشند و ناز برداری فقرار سعادت دانند ہ  
 ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است تازکی کے نامت آید باری باید کشید  
 می باید کہ منزل شرفی انجم یاران طریق شاہ مشخص باشند و جماعتہ از صوفیہ بمراتبہ و  
 حضور سبری بردہ باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است۔ والسلام  
**مکتوب پہل و پنجم**۔ نیز بہ اشارت الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریر بر  
 تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلياً۔ حضرت حق سبحانہ، و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت سجلی داشته  
 یاطن را از حقیقت آن منور گردانیدہ بہ ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا  
 بمنہ و کمال کریمہ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضی اوقات بے خواست دعا  
 و توجہ خاص در حق شما نموده می آید امیدواریم کہ آثار آن بزرگوار ظہور فرمایند



و باید که از کیفیات ظاہر و باطن اطلاع می دادہ باشند کہ سبب فرید ارتباب معنوی است  
 پارہ از تبرکات حضرت ایشان مرحوم کہ اَعْرُضُ مِنْ کِبَرِيَّتِ اَسْمَاءِ است مفعول حاجی  
 عوض براسے شہا فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بجز  
 فقیر رسیدہ بود نظر بر کمال اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیے ازان فرستادہ شد و آنچه  
 از تقیید ذکر قلبی و تلاوت قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتنہ بودند مسرت بر  
 مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند و اسلام۔

مکتوب پہل و ششم۔ بہ روشن راے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا  
 آن است کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدت و بود تفرقہ  
 در میان ظل و اصل نمی کنند آنچه از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے  
 از فرزندان من در آن وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق  
 حضرت ایشان است دَکَايِنَا سَبَبُ ذَالِكِ۔

حامدًا و مصلیًا۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات  
 را از خود جدا می بیند و پر تو صفات حق می یابد۔ بغایت اصل است چه معتبر در فنا  
 همان است کہ در لفظ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین مسرت در سایر احوال بعضے  
 مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقت معاملہ غافل اند  
 چو غلام آفتابیم ہمہ ز آفتاب گویم نہ ششم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم  
 صفات خود را پر تو صفات حق یافتن علامت تجلی صفات است و فنای لطیفہ روح  
 از ظهور صفات الهی غرثانہ حاصل میشود بسیار خوب فهمیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند  
 و از لطافت استعداد شما خبر می دهند جمع کہ صفات خود را عین صفات حق می یابند

دیه وحدت وجود قائل اند تفرقه میان نطل و اصل نمی توانند کرد و نطل را عین اصل  
می دانند. چنانچه مختار شیخ محی الدین عربی است و منصور صلاح و بایزید بسطامی درین  
مقام گذشته اند. و آنچه نوشته بودند که این دید موافق فرموده حضرت ایشان  
است الحق همین طور است چه نزد آن حضرت افراد عالم منظر اسما و صفات اند.  
و ظلال آن مرتبه مقدسه این دید بغایت عالی است و از مقام وحدت وجود بلند  
است چه محبوسان مقام وحدت از کمالات که فوق این مقام اند محروم اند و اگر  
اگر به شیخ کامل نه رسند و بند این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس الله تعالی  
سرّه الا قدس طالبان را که کشف توحید وجودی می شد بقصرت ازان مقام در  
می گذرانیدند و آنچه در کتاب رشحات از خواجہ عبدالخالق نقل می کنند که اگر یکی  
از فرزندان من در آن وقت بود منصور را ازان مقام گذرانید من موافق ندانم  
حضرت ایشان ما است **بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ** شمارا هم مدت قلیله درین مقام  
داشته متوجه فوق ساختند. چنانچه در یکی از نوشته های شما که سابق نوشته بودند  
که من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شده بود. شکر بجا آرند که از  
کوچه تنگ توحید برآمده به شاہراہ افتادید. مشائخ بسیار در همین مقام رفته اند  
درین راه غیب الغیب بے تصرف پیر کامل راه رفتن بغایت دشوار است. مقام  
شیخی سخت مقامی است عالی و کار هر بے سرو و بر گے نیست **س**

ہزار نکتہ باریک ترزمو اینجاست      نہ ہر کہ سر بہر اشراق قلت دری دانند  
و آنچه از اوایل جماعت کہ داخل طریق شدہ اند نوشته بودند بہ مطالعہ آن سبب  
خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچه نوشته بودند کہ بعضی از آنها در مراقبہ چیز ہا مشاہد

می نمایند بغایت عالی است خصوص احوال حافظه فاطمه که در مشغولی خود را نمی بیند  
ظاهر بر تو می از فناء به طریق انعکاس از باطن شما بوسه رسیده - و بجا او بیشتر مقید

باشند - و اسلام  
مکتوب چهل و هفتم - به بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و  
بیان شمه از مصائب که بر سلف گذشته و تحریر بر صبر.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى . وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ

مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ه نمی داند که چه نویسد و چگونه

شرح دهد که از استماع خبر جهشت اثر واقعیه با آنکه خان مغفرت نشان محبوب القلوب

تعهد التذسبحانه بفرمانه چه قسم المم و اندوه به این دل افکار رسیده و چه نوع در

و غم رُد نموده به گفتن نوشتن راست نمی آید - روزی که این خبر رسیده حاکم که

جمع اهل خانه طاری شد که تاب بیای نه دارد - و اگر بعضی مولخ از مرض مردم اندرون

و مثل آن نمی بود فقیر خود بجهت تعزیت در انجامی رسید این ماتم تنها به شما نیست

ما هم شریک این ماتم ایم - لیکن چه توان کرد که بچکس را ازین شاه راه گریز نیست

هرگاه انبیاء و اولیا علیهم الصلوات و التسلیمات در دنیا همیشه نه باشد بد دیگران

چه رسد انک مییت و انهم مییتون . لکن قاطع است ما را دشمارا هم همین ام

در پیش است جاءت التراجفة و متبعتها الترادفة . جاء الموت بحد انفسه

آه زین منزله که در پیش است که گذرگاه شاه و در پیش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ نوشته اند که امام اجل محی السنه

در حلیة الابرار می نویسد که در زمان عبد اللہ بن زبیر سه روز طاعون واقع شد

و در آن طاعون ہشتاد و نہ سپہ از حضرت الشہداء کہ خادم حضرت پیغمبر ما بود علیہ و  
 علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات و آن سردار در حق او دعای برکت فرمودہ فوت  
 کردند و پهل سپہ از حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند  
 ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰت و التسلیمات این معاملہ  
 فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس در  
 ہنگام واقوۃ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگداشتہ اند  
 کہ مفارقت فرزند می اغوی از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کسی بہ مثل این مصیبت  
 مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف  
 قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم انعامات است۔ از حضرت حق سبحانہ مناسبت  
 می نماید کہ جزای این مصیبت مدبہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالیٰ  
 می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمہ ادلی را صنی منی شوم بر اے تو

تو اے را غیر جنت۔ و السلام

**مکتوب پهل و ہشتم**۔ در بیان آنکہ فقہ و لغت دو قسم است یکے صورت  
 آن کہ مربوط بالشکر غزا است۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در تزیج قسم  
 ثانی بر اول۔

و کَیِّنُصْرُونَ اللّٰهُ مِنْ تَنْصُورِهِ فَضَائِلُ وَ کَمَالَاتُ دَسْتِکَاہَا آخِرَہُ مِنْ زَبَانِ  
 مبارک بیان ایمان کہ بحکم حدیث نفس ما خاب من استخار و ما قدم من  
 استشار فرمودہ اند مر قوم بود بہ و سنوح انجامید۔ این فقیر ہموارہ در ادوات رجا  
 و آردان منظرہ اجابت دعا و زمان اجتماع نقرات و لغت بر اعدای آفاق و انفسی

می خواهد و تقویت و تائید دولت قاهره که ترویج شریعت باهره به آن منوط است  
 از لشکر دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اند می جوید۔ فتح و نصرت در قسم است  
 قسم است که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورت فتح و نصرت است  
 که تعلق به لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است  
 و کریمه و مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشاره به آن است متعلق به لشکر دعا است  
 پس لشکر دعا به واسطه ذل و انکسار خود از لشکر غزا اسبقیت نمود و از سبب به سبب  
 دلالت فرمود۔ ع

بردند شکستگان ازین میدان گوی

و الصَّادِعَاتُ قَضَاءُ نَمَائِدِ جِنَائِحِهِمْ صَادِقٌ فَرَمُودٌ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ۔ وسیف و جهاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا  
 یا وجود ضعف و شکستگی بقوت تراند از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا همچون روح است  
 لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چاره نمود که قالب روح  
 قابل تائید نصرت نباشد۔ ازینجا است که گفته اند كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَائِلِكُمُ الْمُهَاجِرِينَ۔ هر چند این فقیر شایان آن نیست  
 که خود را در عداد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بجز داسم فقر و احتمال اجابت خود  
 از دعا فارغ نمی دارد و امیدوار است که آن حضرت بدایچه غمیت فرمایند مبارک  
 و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ والسلام۔  
 مکتوب چهل و نهم۔ در ذکر فیوض و برکات که در عرس حضرت ایشان  
 ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از علیه حضور عقلت تکلف هم بیست

نمی شود و کفر و فسق همسایه همددی نماید. و بیان آنکه شمول الغایم الی جبل شانه و عموم  
مغفرت او سبحانه درین طور اوقات متوقع است و ما یناسب ذالک.

لَهُ الْمَحْمَدُ. و سلام و تحیه ازین عاصی قبول فرمایند. عجائب فیوض و برکات از  
امروز ظهور فرموده. آن قدر زایش الوار و برکات شده که قوت بشری از برداشت  
آن عاجز است **بِحَمْدِ اللَّهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلَّهِ**. درین قسم اوقات هر چند به تکلف خود را به غفلت  
انداخته می شود میسر نمی شود. چنانچه شیخ الاسلام هر وی می فرماید که هر که یک ساعت مرا  
از حضرت حق سبحانه و تعالی غافل سازد امید است که جمیع گناهان او به بختند. حضرت مجدد  
الفت ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلبی فرموده اند که چون معامله عارف به صرف ذات  
غرضانه می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد. دران وقت کفر و فسق همسایه مددی فرماید  
و هر چند احتیاط به اهل غفلت بیشتر راه ترقی کشاده **سَرَّشْ آ لَسْتِ** که ظلمت هم برای  
ظهور نور الا لوار در کار است و بعد با تبیین الاشیاء. و درین مقام سالک به طوع و رغبت  
خود به اهل غفلت محشور می شود. سبحان اللہ عجیب کار و بار است. آنچه بدگیران مانع  
ترقی است اهل اللہ ازین ترقی است و عروج. **و هَذِهِ مَعْرِفَةٌ دَقِيقَةٌ خَارِجٌ**  
**عَنِ الْاِذْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ**

فریاد حاقظ این همه آخر به هرزه نیست **هم قصه غریب و حدیث عجیب است**  
و این همه شمول الغایم در مجلس این قسم اعراض و غیره گاه گاه افاضه می شود و مانند  
ابرنسیان به جمیع خلایق می ریزند **دَانْ كَانُوا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ**. و درین طور اوقات  
مرجوه عموم مغفرت متوقع است به تکلف دراز نفسی نموده می آید که طرفه سکره رود داد  
حضرت میا نجیو قدس سره به علوشان خاص ظاهری می شود. و الغیب عند اللہ سبحان و اسلام

مکتوب پنجاهم - به کمالات دستگاه شیخ محمد باقر لاهوری در جواب مکتوب او  
 که از ظاهراً شدن مقام عالی نوشته بود - و بیان آنکه مرتبه که فوق لعین حی است عمده  
 در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبه که فوق لعین وجودی است حقیقت صلوة  
 را در آن مدخلت تمام است - و بیان آنکه قرار یافتن معامله ذات بحت فوق لعین  
 وجودی پیش از ظهور لعین حی است - و بعد از آن مرتبه داخل تعینات گشته و جواب  
 سوالی که نموده بود -

باسمہ سبحانہ . نحمدہ و نصلی و نسلم - بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام  
 سلامت انجام برسد - صحیفہ شریفہ متعاقب یکدیگر رسید خوش وقت ساختند چون  
 مشتمل بر احوال بلند بوده مسرت بر مسرت حاصل گردید - آنچه نوشته بودند که مقامی  
 عالی ظاهراً خود را تا کلو در آن مقام داخل یافت و معلوم شد که مرتبه مقدسه  
 ذات بحت ذات است تعالی و تقدست - همانا که این مرتبه مقدسه آن مرتبه  
 باشد که آخرین ذات است و فوق لعین حی است و عمده در حصول این دولت حقیقت  
 قرآن مجید است و مرتبه که فوق لعین وجودی است حقیقت صلوة در آن مدخلت تمام  
 است - چنانچه در مکتوبات قدسی آیات واقع است که حدت در نظر در آن مقام  
 و البسته به ادای صلوة است - در آن وقت مرتبه ذات بحت تعالی و تقدست  
 فوق لعین وجودی قرار یافته بود - و سیر و سلوک به آن مقام عالی منتهی باشد و چون  
 لعین حی بمنصه ظهور آمد معامله سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول  
 قدمی به وصول نظری قرار یافت و درین هنگام عروج نظری به حقیقت قرآن مجید  
 منوط گشت - برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابی از سوال شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است و حال آنکہ التذاذ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدی معلوم می گردد کہ در ادای صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل گفتن بین از زبور تعین جی است۔ و اگر بعد از گذشتن تعین جی کیفیت و التذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند و جہی دارد چہ حیلرت حقیقتِ صلوٰۃ در میان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبہ مقدسہ ذات بخت تعالت و تقدست از حضرت قبلہ گاہی مسوغ نہ شدہ و اللہ اعلم بالصواب بعد از نماز جمعہ چون زیارتِ روزہ منورہ رسیدہ شد مصیبت خاص شمارا با خود یافت امید غالب است کہ تنزلے ازان مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام

**مکتوب پنجاہ و یکم۔** بہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی در بیان درجہ امتیاز آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحریریں بر طول محبت و اعتقاد تام برو جہی کہ ذرہ اعتراض را بہ شیخ راہ نہ دہد و تعلق حصول برکاتِ صحبت بران در بیان آن کہ مجرود اخلاص بے مشقت کافی است و مائینا سبب ذلک

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ حَقَائِقُ وَمَعَارِفُ آگاہ  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام و تحیہ قبول نمایند۔ مکاتب شریفہ متعاقب  
یک دیگر می رسند و در ارسال جواب کوتاہی واقع می شود و معذور خواهند داشت  
وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است، درجہ اولی را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔  
و این صورت متابعت بہت و شش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن بہت نوشتن ہر روز  
تفصیل در حوصلہ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجہ ششم کمالات  
و اسرار محبوبیت ذاتی مکتشف می شوند و نصیب از حروف متشاہرات قرآنی و



منزلے از حروف مقطعات فرقاتی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابهات  
و مقطعات رفیعے است خاص میان محب و محبوب و هر چند این معاملات مخصوص  
به انبیاء اند علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات لیکن بعض افراد این امت به طریق تبعیت  
نیز شریبے ارزانی داشته اند و درجه مفتم متعلق نزول است که به تکمیل و ارشاد خلق  
تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را به این هفت درجه مشرت سازند. و این قسم  
اسرار و معاملات درایه مشهور و مشاهدہ است و درایه فنا و بقا و درایه تجلیات  
و ظهورات و درایه ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت علیا است ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و به گفتن و نوشتن راست نمی آید. طول صحبت و اعتقاد تام به شیخ کامل و کمال درکار  
است بنوعی که جمیع حرکات و سکونات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ  
اعتراض را راه نہ دهد و هر چه می کند به امام می کند و به اذن او سبحانہ جمیع امور  
را سر انجام می دهد. پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نباشد. اگر به رخصت و مباح  
عمل می نمایند به فضل اللہ سبحانہ حکم فرماهن و واجبات می گیرند رخصت عزیمت  
پیدا می کنند و تا این قسم اعتقاد به پیرنه داشته باشند از تیرکات و ثمرات صحبت  
محررم مطلق است. اگر چه سالها در صحبت بگذرانند و ریاضتہای شاقه پیش گیرند که  
غیر از حرمان نتیجہ نیست. و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت در حصول  
کمالات کافی است. آری اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور  
علی نور خواهد بود و الا محبت مجرد محبت ہم به کمال می رساند. باید که بحال خود نیک  
تامل نمایند. اگر این قسم اعتقاد که مذکور شد در خود یا بند پس میر سر بند را بقصد زیارت

روضه منظره حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ معتتم دانند و چند گاه مجادرت  
آن روضه منظره منوره اختیار نمایند و گوهرے ازان کمالات که بالا ذکر یافت بدست  
آرند۔ و اگر این نوع اعتقاد دگر وید در خود نہ فہمند پس نقدیج نہ کشند و دیگرے را در  
نقدیج نیتد ازند۔ چون مکرر و مؤکد طلب فصاحت و فوائد نمودہ بودند بنا بر آن ششم  
ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر سراسر بشرارت و نقض منضم است زیادہ چہ  
تفصیح اوقات نماید۔ والسلام

**مکتوب پنجاہ و دویم**۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و غریب  
دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استقامت این طریقہ علیہ  
الطحا سی است و بیان آنکہ ذکر ہر چند از اسباب وصول است اما مشروط برابطہ وقتا  
فی الشیخ است۔ و ما یناسب ذلک۔

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ۔ فِي الْحَدِيثِ  
الَّذِي كَرَّرْتَهُ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ تَزِيدُ عَلَى الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ سَبْعِينَ  
ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند  
فلان کس بر روی آب می رود۔ گفت سہل است بزغنی و صغوه نیز بر آب می رود  
گفتند فلان کس در ہوامی برد گفت زغنی و کس نیز در ہوامی پرد۔ گفتند فلان کس  
در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ  
مغرب می رود۔ این چنین چیز ہا پس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان حنلق  
نشینند و داد و ستد کنند و نیک و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خداے خود  
غافل نیامشد۔ احقر و عاگویان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می رسد

که بموجب امر عالی بعضی فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع  
فرمانند شغل باطنی در طریقه اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات  
و طریقه آن با المشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشند عمده آنست  
که ذکر ملکه دل می گردد و صفت لازمه او شود چنانچه سمع صفت سامعه و لیس صفت

باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفه روح است و روح به جانبین

صدر است و بعد انصاف معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه به انکشاف

اللَّطَائِفُ الثَّلَاثَةُ الْآخِرَةُ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْشُرُ الصِّدْرَ وَيُحْمِلُ النَّفْسَ ثُمَّ

عُزْلُ مَعَهُ مَاعُزْلٌ وَيَصِيرُ مِنْ مَلُوكِ الدِّينِ. باید دانست که افاده و

استقاده این طریق انعکاسی و الضیاعی است و مدار معامله به صحبت است به شرط

مناسبت الطرفین ذکر هر چند از اسباب صیقل است لیکن غالباً مشروط به رابطه و فنا

در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمه فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است این را

فقط بالاطاف شیخ کامل بی التزام طریق ذکر موصل است. چنانچه التزام ذکر که

خالی ازین رابطه باشد موصل نیست و مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ قَازَقَ زَا عَظِيمًا

و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تطهیر باطن سیر از ماسوا در اذخل عظیم

است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین

باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواهی و دعا گوئی ظاهر و باطن که مرکز خاطر

فقیر است از حیطة تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر فرید عنایات پادشاهانه است

ع شاهان چه عجب گر بتوانند گدارا

بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاهری و باطنی نتیجه اکابر سید علی عرب منتظر

طلب عالی است و ایفای و عده از مکارم اخلاق. بالجملة سید مذکور از عزیزان است قابل محبت و عنایت. برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی که سالها در صحبت فقر البسر بیده مشمول عنایات و الطابت خاصه خواهد گردید و بعضی التماسها در خلوت بعرض عالی خواهد رسانید. ارشاد پناه شیخ محمد باقر که از خلفای رشید این طریقه است صحبت و ملاقات او نعمت است. والسلام  
**مکتوب پنجاه و سوم** - نیز لیشا ہر اداہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و کما یناسب ذالک.

**حامداً و مصلیاً** - اما بعد احقر دعا گوینان به عرض عالی متعالی می رساند که ازان هنگام که به شرف ملازمت استسعاد یافته ہموارہ محبت خاص یہ آن جناب عالی در خود می نمود و در مراتب دعا گوئی و خیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم بہ استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقہ مرصیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شنادان و نورم بودہ غائبانہ دل را نگہانی و ہواداری ہم رسیده. لیکن بعد از مشاہدہ اخلاق و اوصاف حالت دیگر دارد و مراتب ہوا خواہی و لوازم دعا گوئی در تضاعت و اشتیاق ملازمت گرامی بیش از پیش خوش گفت بہ

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو در زیدم فارغ ز تو چون دیا شتم اکنون رخت دیدم  
 بہ موجب حدیث نفیس من احب اہل اہل فلیعلم ایاہ - ششمہ ازان محضر من داشت یقین کہ آن حضرت ہم عنایت و شفقت خاص بحال این دعا گوے

داشتند با شدید لقیة المعروفی آنکه مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ  
 و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فتنے الہیہ آفاقی و لقیسی است  
 و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم  
 و عمل و اخلاص پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو اول کہ  
 اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجانبہ رسد اکثر عالم بہ  
 خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ جزو دوم نیز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت  
 چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و اسناد شریعت را پوست خیال می کنند و  
 حقیقت را مغر می دانند کہ حقیقت معاملہ حسیت بتربات صوفیہ مغرور اند و  
 بحال و مقامات مغنون ہدایم اللہ تعالی سبحانہ سوار الصراط جاذب الفقیر  
 والامیر مشفق الصغیر و الکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب  
 عالی متعالی بعضی مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب با صواب  
 مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقہاء  
 قیام دارد امیدوار عنایات و الطابت بادشاہانہ است و اسلام ادلا و آخراً  
**مکتوب پنجاہ و چہارم** - بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضی خصائص و  
 کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہ

نحمدہ و نصلی و نسلم - بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد  
 بعضی از خصائص و کمالات و فرایا کہ حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل و کرم خویش بکھرت  
 مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوشی ہوش استماع نمایند از  
 آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکیم آخرت دادیم

این کلمہ جامعہ مشتمل است بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما  
 در بعضی مکاتیب شرح این را قلمی فرموده اند و چند معنی داخل آن درج نموده یکے  
 از آنها آنکہ تنعم و تملذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت است  
 و ریح دیگران و در حق آن حضرت موجب رفیع درجات است و عین مرضی محبوب آریہ کریمہ  
 وَلَقَدْ اَتَيْنَاهُ اَجْرًا فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ گویا ایسا  
 است بہ این معاملہ و ہدینہ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ فِي حَقِّهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واز انجملہ  
 آن است کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا  
 قیام قیامت باقی ماند۔ واز انجملہ آن است کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاک پاک قبر من  
 در قبر تھفے ہاندازند امیدوار ہیاے عظیمہ است در حق او قلیلے اذان شربت مقدس  
 باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند بر اے ایشان فرستادہ شود۔ واز انجملہ آن است  
 کہ فرمودہ اند کہ معارف و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت  
 مہدی موعود خواهد درآمد و مقبول حضرت او نخواہد گردید۔ واز انجملہ آن است کہ  
 می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ واز انجملہ آن  
 است کہ آن حضرت پیشتر گشتہ بودند کہ بعبقہ کہ قبر مبارک ایشان در آنجا است یا محل  
 آن روضہ است از ریاض جنّت۔ واز انجملہ است آن کہ در اے کمالات و لایت  
 کہ اولیائمت بہ آن ممتاز بودہ اند و سگریات و شطیحات در غلیبات از انہا سر بر  
 زدہ بہ آن حضرت را ہے کہ موصل کمالات نبوت است مکشوف یافتہ کہ ہیچ دلی سوا  
 اصحاب تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ واز انجملہ است آن کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات  
 شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلب آنحضرت اقرب است

به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ماثیور پیدا کرده از  
 فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده. و از آن جمله است عدم تعین سجاد  
 و ایضا عدم تقید بیک مرفس فی الحقیقه جانشین کسی است که بشیر شد و از شادان  
 و بی وقوع آید و هذا بخلاف ما هو مرسوم عند مشایخ هذا الوقت  
 دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از حیطه نوشتن است مشنیده شد که سیادت آب میر  
 محمد ابراهیم ترک منصب نمودند. عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه  
 استعمال نمودند اَلْخَيْرُ نِيْمًا صَنَعَ اللهُ سُبْحَانَهُ. رَزَقَهُ اللهُ تَعَالَى الْاِسْتِقَامَةَ  
 الَّتِي هِيَ فَوْقَ الْكِرَامَةِ. دیگر آنچه از شوق زیارت حرمین شریفین بارفاقت میر  
 محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است يَا كَيْتِي كُنْتُ مَعَهُمْ قَا فَوْزَ فَوْزًا عَظِيمًا.  
 کاش مرا هم این سوادت میسر شود. لیکن خدمات در نامندی حضرت والده آرام  
 امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بموجب شاور هم  
 فِي الْأَمْرِ نِيْرُغْرُضَ نَمَائِنْدَ اِذَا الْاِسْتِثْنَانِ رَحْمَتِ دَادِنْدَ مَا هُمْ رِخْصَتِ نَمُودِيْمَ اِرْتِفَاعِ  
 هر چند یک ظلم از عبادت نافله به دجوه فاضل تر است. اگر چه فرض گشته خود حاجت  
 پدید نیست فَاِنَّ حَقَّ اللهِ تَعَالَى سُبْحَانَ مَقْدَامِ عَلِيٍّ سَابِرِ الْحَقِيقِ.  
 والسلام.

مکتوب پنجاه و پنجم. در وصول برکات از حقیقت حضرت جبریل و یافتن

اتحاد خاص به این حقیقت علیا و اشاره به حقیقت حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوة به آن برادر عزیز می رساند که اقوال و اوصاف فقراء

این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوهی واقع نیست امید که

بدعا و ظر الغیب ممد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت  
جبریل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ و السلام درین روزها ازار و برکات فراوان فالص  
گشتند و طرفہ اتحادے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق  
خود یافت و الغیب عند اللہ سبحانہ و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا  
و علیہ الصلوٰۃ و السلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث  
حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لقین حبیبی نگارش فرمودہ اند از انجام مطالعہ  
خواہند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلْ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي الْإِحْتِرَازِ  
عَنِ الْمَطَالِمِ وَالْمَنْعِ مَعْنِ إِعَاثَةِ الظُّلْمَةِ وَالرِّفْضَةِ وَرَاعِزِ أَرْهَمُ فِي الرَّجْبِ  
عَنِ التَّسْوِيفِ فِي ذَلِكَ۔

حَامِدًا وَ مُصَلِّيًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ  
تَعَالَى۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ  
لَا خِيَدَ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٌ فَلْيَسْتَحْلِلْهُ مِنَ الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ  
دِيَارًا وَلَا دَرَهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ بِقَدْرِ مُظْلِمَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ عَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فُحْمِلَ عَلَيْهِ۔ وَالْيَضَاقَ قَالَ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّدُرُونَ مَا الْمَغْلِسُ فِينَا۔ وَالْوَا الْمَغْلِسُ فِينَا مَنْ لَا  
دَرَهَمٌ لَهُ وَلَا مَتَاعٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَغْلِسَ مِنْ أُمَّتِي  
مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا أَوْ قَدْ  
هَذَا أَوْ أَكَلَ مَالَ هَذَا أَوْ سَقَطَ دَمٌ هَذَا أَوْ ضَرَبَ هَذَا أَوْ مَعْطَى هَذَا



حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ فَنَيْتَ حَسَنَاتَهُ قَبْلَ أَنْ لُقِضَ مَا  
 عَلَيْهِ ثُمَّ طَرَحَ فِي النَّارِ - هرگاه در این حال خواهد شد قبا بال النواقل  
 وَأَعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - وبالمجمله اعانة الظلمة والرفضة واعتزازهم  
 وَإِخْتِرَاهُمْ أَعَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عَلَى الْمُعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَكَ تَعَاذُونَ عَلَى الْبُرُودِ  
 التَّقْوَى وَلَا تَعَاذُونَ عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْمُحَذَّرُ شَمُّ الْحَذَرِ - قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ الْمُسْتَوْفُونَ - ولسلام.

قد جازم غطاهم فخرجت عليه

مكتوب پنجاه و هفتم - نیز به یادشاه دین پناه در فضیلت سلطان عادل  
 و سفارش درویشی -

حَامِدًا وَمُضَلِّيًا وَمُسَلِّمًا - اما بعد کمترین دعا گویان و خیر خواهان بعد از  
 عرض سلام معروف من مقدس معالی می گرداند که دعا گوے قدیمی همواره به دعای طهر الغیب  
 که شیوه قدیمی است رطب اللسان است و چنان باشد که تقویت دین متین و نصرت  
 ملت مبین و البسته به سلاطین عظام است فی الحدیث الْأَسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ  
 أَخْوَانٌ تَوَاطَا أَوْ لَا يُصْلِحُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَّا بِمُصَاحِبِهِ قَالَ الْأَسْلَامُ أَسٌّ  
 وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا أَسَّ لَهُ مِنْهُدٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَهُ ضَالِحٌ  
 الَّذِي يَلْمِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْإِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ  
 ظِلُّ اللَّهِ وَمِنْهُ وَيَرْفَعُ يُلْوِي الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلٌ  
 سِتِّينَ صِدْقًا لَكُمْ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ أَبُو الشَّيْخِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ - حضرت سلامت  
 جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی که حافظ قرآن مجید و مجلیه صلاح و حق پرستی  
 آراسته است و سابق به مضیبه دود در پنجاهی سر بلندی داشت و مدتی است که

در صحبت فقرا و به وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعی کثیر با خود و البته  
 دارد امیدوار است که یومیہ فرخورد او از پیشگاه خلافت و جهان داری مرگمت  
 شود که درین کبر سن به جمیعت به عبادت و دعا گوئی مشتغل باشد۔ انوی کمالات  
 دستگاہی شیخ عبداللطیف که از مدتی به مرمن مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعای  
 عمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید و السلام  
**مکتوب پنجاه و هشتم**۔ به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضی خطا لیس مزایا  
 این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنها و حدائق التوجیہ ساختن است خود را در  
 خدمت پیر کامل و فانی شدن است دروے۔

حامد و مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد احقر دعا گو یان به عرض عالی متعالی می رساند که  
 ازان ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرفہ محبتہ بہ جناب آن صاحب عالم پیدا شد  
 عنایات کہ در این مندرج است شکر آن را چه گونه ادا نماید توقع چنان است کہ از  
 حاشیہ خاطر خاطر منسی نہ فرمایند و از دعا گو یان و خیر خواہان دارین تصور فرمایند۔  
 یہ معتقدنای ہوا خواہی بعضی خصالیں و مزایا این طریق عالی کہ بنیادش نقشیند پہ  
 است و بران بنیاد کوشکھا و عمارتھا بنا ساختہ اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے  
 کہ بزرگان ما اختیار کرده اند بدینش از عالم امر است **مِنَ الْقَلْبِ وَ الرُّوحِ وَ**  
**السِّرِّ وَ الْخَفِيِّ وَ الْاَخْفَى وَ حُضُورِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِبِهِ وَ التَّجَلِّيَاتِ بِخَتَمِ بِلَی**  
**فَرِدٍ مِّنْ هَذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورِ ثُمَّ يَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَالِيهَا مُضْجِعًا**  
**مُتَلَاثِمًا قَانِيًا مُسْتَهْلِكًا ثُمَّ يَنْشُرُ الْمَصْدَرُ حَقَّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ يَخْصُلُ**  
**التَّصْفِيَّةُ وَ التَّرْكِيَّةُ لِلْعَالِمِ الْخَلْقِ وَ نَعَى بِالْعَالِمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْاَرْبَعَةَ**

مِنَ الْمُهَوَّاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَيُحْيِيهِمْ لِيُعَاوِلَ مَعَهُمَا الْعَامِلُ وَهُذِهِ  
 الْأَحْوَالُ لَا يَتَّبِعُهَا إِلَّا مَتَابِعَةُ سَيِّدِ الْأَوْلِيَيْنِ وَالْآخِرِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهٍ  
 مِنَ الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَ مِنَ الْحَيَاتِ أَكْمَلُهَا حَقِيقَتِ كَارِئِنِ هِيَ أَمَّا هُمْ  
 هِرْكَسِ اِيْتِيَانَهُ رَسَدِ الْكُتْرِ عَالِمِ بِهٖ خَوَابِ وَخِيَالِ آرْمِيْدَهٗ اَنْدُو بِجُوْرُوْ مَوِيْرَا كُتْفَا نَمُوْدَهٗ  
 اَزْ كَمَالَاتِ شَرْعِيَّتِ چِهٖ دَانَنْدُو بِهٖ حَقِيقَتِ وَطَرْقِيَّتِ چِهٖ دَارَسَنْدِ شَرْعِيَّتِ رَا اِيْتِيَانِ  
 خِيَالِ مِي كَنْتَنْدُو حَقِيقَتِ رَا مَعْرِفِي دَانَنْدُو نَمِي دَانَنْدُو كِهٖ حَقِيقَتِ مَعَاوِلَ صِيْطِ بِهٖ تَرْبَاتِ  
 صَوْفِيَهٗ مَعْرِوْرِ اَنْدُو بِاِثْوَالِ وَمَقَامَاتِ مَعْتَوِنِ هَذَا هُمْ اَللّٰهُ مُبْتَحَاتَهٗ سَوَاءِ  
 الصِّوَاطِ بَجَلَاتِ اِيْنِ اَكْبَرِ كِهٖ بِظَاهِرِ دِيَاطِنِ بِرِ شَرْعِيَّتِ قَدَمِ رَا سَمِخِ دَارَنْدُو اَزْ لَفْظِ  
 بِهٖ فَهْمِ نَمِي كَرَا يَنْدُو اَزْ فَوْضَاتِ مَدِيْنَهٗ بِهٖ فَوْضَاتِ مَكِيَهٗ التَّفَاتِ نَمِي نَمَا يَنْدُو اَنْ تَحْلِي  
 ذَاتِي كِهٖ دِيْكَرَانِ رَا بَرْتِي هِيَ اِيْنِ بَزْرُ كُوَارَانِ رَا اَوَاهِمِ هِيَ شَهُوْدِ وَوَحْدَتِ رَا دَرُكُتْرِ  
 دَرِ قَدَمِ اَوَّلِ كِهٖ اَشْتَهٗ بِهٖ فَوْقِ الْفَوْقِ شَتَا فْتَهٗ اَنْدُو لَطْرِ شَانِ شَانِي اَمْرَانِ قَلْبِيَهٗ  
 هِيَ وَتَوْجِيَهٗ شَانِ دَا فِعْ عِلَلِ مَعْتَوِيَهٗ بِنِيْمِ التَّفَاتِ شَانِ اَنْ حَاصِلِ هِيَ كِهٖ دَرِ جَاهَا  
 دِيْكَرِ بِهٖ عِبَادَاتِ وَرِيَاضَاتِ بَدَسْتِ نِيَا يَدِ خَوْشِ كُفْتِ سَهٗ  
 نَقْشِيَنْدِيَهٗ عَجِبِ قَافِلَهٗ سَالَا رَا نَمَنْدُو كِهٖ بَرَنْدُو اَزْ رِهٖ پَهْنَانِ بِهٖ حَرْمِ قَافِلَهٗ رَا  
 اَزْ دِلِ سَالِكِ كِهٖ جَا ذِيَهٗ صَحِيْبَتِ شَانِ مِي بَرْدُو سَوْسَهٗ خَلُوْتِ وَفَكْرِ چِلَهٗ رَا  
 وَالْيَنَا يَا يَدِ اَلنَّبَاتِ كِهٖ عَمْدَهٗ دَرِ حَصُوْلِ مَطَالِبِ اَرْجَمَنْدُو وَوَحْدَانِي التَّوَجِيَهٗ سَا نَخْتَمِنِ  
 هِيَ تُوْدِرَا دَرِ خَدْمَتِ شَيْخِ كَامِلِ كَامِلِ وَفَانِي شَدْنِ هِيَ دَرِ اَلنَّزَا فَرْمُوْدَهٗ اَنْدُو  
 كِهٖ فَنَانِي الشَّيْخِ مَقْدَمَهٗ فَنَانِي اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَزَقْنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ اِيَّاكُمْ شَيْءًا مِّنْ  
 هَذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْوَارِ سَهٗ

داویم ترا ز گنج مقصود انشائی گرامتر سپیدیم تو شاید برسی  
 فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بابا بخدمت عالی فرستاده شد لکن کہ  
 نیایات و الطاف خاصہ شامل حال او خواہند مری داشت بطنی ادویہ ماثورہ و  
 و اعمال عہد بہ نظریہ محض خیر خواہی دارین نموده معصوب عاقل ارسال داشته بمطالعہ  
 خاص خواهد در آمدہ و اسلام اولاد آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند  
 بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از غلطہ قبرچ کس را  
 نجات نیست و در دید قصور اعمال و تہم داشتن نیات و ذکر فضائل مطہون و  
 امثال آن۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي الشَّرَائِعِ وَالصَّخْرَاءِ وَفِي السُّنَنِ إِدْرَارِ الرِّخَائِعِ وَالصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامِ عَلَى مَنْ كَمَا أُودِيَ بِنَبِيِّ نَحْوِ إِيْدَائِهِ وَمَا أُجْتَلَى رَسُولٌ مِثْلَهُ  
 أَيْتَاتِهِ بِهَذَا صَادِرًا مِمَّنْ لِلْعَالَمِينَ وَسَيِّدِ الْأَوْلِيَاءِ وَالْآخِرِينَ۔  
 وَتَرَدِّي فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ كَعَزَائِي إِخْلَافًا بِمُصِيبَتِهِمُ الْإِكْسَاءُ اللَّهُ  
 تَعَالَى مَنْ عُلِّيَ الْكِرَامَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ رَأْفَتِ عَزَائِمِ كَمَثَرِ دَعَا كَوِيَانِ  
 مُحَمَّدِ سَيِّدِ الدِّينِ بَعْرَضِ وَالْإِمَامِ رَسَانِدِكُمْ بِهَ وَرُودِ فَرْمَانِ عَالِي شَانِ سِرْبَلِنْدِ كَرْدِيدِ  
 غَرِيبِ نَوَازِي فَرَمُودَنْدِ دَوْلَمَاسِ شَكْسَةِ رَا بَدَسْتِ آوَرْدَنْدِ فِي الْحَدِيثِ مَنْ غَرِبَا  
 مَصْنَابًا فَآفَلَهُ أَجْرُهُ مِثْلُ أَيْنِ هَمَّةِ تَفَقُّدَاتِ وَمَرَاتِمِ بِهَ الْوَالِي نَامِرَادِ الْإِنْدَالَتِ  
 بِرِ كَمَالِ تَوَاضِعِ آنِ حَضْرَتِ دَارِدِ سِ

من کہ باشم کہ بران خاطر خاطر بگذرم  
 لطفی کنی اے خاکِ دلت تاجِ سرم

چون شیوہ دعا گوئی و خیر خواہی از قدیم داریم همواره به دعای سلامتی دارین آن حضرت  
 رطب اللسان می باشد خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعاها در حق آن حضرت  
 نموده شد بجا است قرین باد مصیبت و بلا هر چند در ظاهر تلخ و بی مزه است لیکن در حقیقت  
 ترقی بخش است و بخلوت و طراوت چه جفاے محبوب نسبت به ایثار و بیشتر لذت بخش و  
 فرج آور است **لَا تَكُ فِي الْجَلَالِ وَالْإِيْلَامِ مُرَادُ الْمُحِبُّوبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَلِ وَالْإِنْعَامِ فَإِنَّهَا مَشُوبَاتٌ بِمُرَادِ النَّفْسِ** - در دنیا نسکین که است همین اندوه و خرن است  
 توش گفت

غرض از عشق تو اوم پاشی در دعایم است در نه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است  
 آری ما تم و مصیبت که است از عصیان است که با وجود مشاهده این قسم امور هیچ متنبه  
 شویم و بیش از بیش به خطوط نفسانی را غنیم و ثوابان ترفع و تعلی خود - حالانکه نفس قرآنی  
**تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا**  
 و در احادیث کثیره وارد شده که از عذاب قبر هیچ کس را نجات نیست **فَمِنْهَا مَا وَدَّ**  
**الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي قَالَ تُوَفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**فَخَرَجَتْ مَعَهُ قَرَأَتْ آيَةَ مَهْمًا شَدِيدًا حَزِينًا فَقَعَدَتْ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى**  
**السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيهِ قَرَأَتْ آيَةَ يَزِيدُ حَزْنًا ثُمَّ جَزَعَتْ قَرَأَتْ آيَةَ سُورَى عَنْهُ فَلَبَسَتْ**  
**فَسَأَلَتْهَا فَقَالَ كُنْتُ أَذْكَرُ صِيقَ الْقَبْرِ وَضَعْتُ زَيْنَبَ وَكَانَ ذَلِكَ كَيْشًا**  
**عَلَى فَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَعَلَّ وَلَكِنْ صَغَطَهَا صَغَطَةً سَمِعَتْ**  
**مِنْ بَيْنِ الْمُخَافِقِينَ الْإِلْحَنَ وَالْإِلْسِنَ . دَمِنَهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ**  
**وَأَبْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ زَادَانَ قَالَ لَمَّا دَفِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

ابنته رقیبة جلیس عند القبر فترید وجهه ثم سری عنه فسأله عنها  
 فقال ذكرت ابنتی وضعفتها وعدت اب القبر قد عودت الله ففرج عنها و  
 يم الله لقد ضمت ضمة سمعتها ما بین الخافقین الآلین والانس و  
 منها ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذي تحركت له العرش  
 وشهد له سبعون ألفا من الملائكة لقد ضمت ضمة ثم فرج عنه  
 یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحركت له العرش ثم فرج عنه  
 یہ این جماعت کے متوالے اہل اسلام اندر این نوع سلوک نمایند و کے بر ما عا ہ بیان  
 معاملہ این روسیہ کہ بد عصابہ دیگر نمی ماند ہمدیش مصروف بظاہر آرائی و قبول خلق  
 است و طبع نظر او حظوظ عاجلہ و منہاسے مقاصد او ترفیح و تکبر بر اقران قالوا لیل  
 کل الویل جیان باید نمود کہ این نوع مخارج را چہ قسم خیر اخو اہد بود و ما ظاہر اللہ  
 و لکن كانوا انفسهم یظلمون این است حال عمر و نسو سیر و سلوک یا من عنون  
 این عالمی را تصور فرمودہ گمان صلاح و درویشی و در نمایند و در قطار اہل دنیا  
 داخل داند و چنانچہ با گمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار را نیز  
 ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ یا شنیدہ لیکن ان صلاح و درویشی کہ بمر حال  
 از ان دور و بجز است و این معنی را بر تکلف و تحمل تحمل نہ فرمایند کہ واقع و نفس الامر  
 است بحضرت سلامت صنیفہ مرہمہ کہ قریب سیزدہ و پہار دہ سال بہ انواع امراض  
 مبتلا بود کہ یکے از انہا غلیظ لطن است و در حدیث آمده کہ من قتله بطنہ  
 لم یعد ب فی قبرہ و نیز وارد شدہ کہ المبطون شہید عن ابی ہریرۃ  
 رضی اللہ عنہ ان اکثر شہداء اصابوا لاصحاب القربین و رب قتل

بَيْنَ الصَّافِيْنَ . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِبُخِيَّتِهِ لِنُظْرِهِ اَيْنَ اِحَادِيثِ اَمِيْدُو اَرْعِيْمِيَّتِ وَ  
 الْغَيْبِ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَہٗ . وَاِسْلَام .

مکتوب شریف منکم . ایضاً بہ سلطان وقت در بیان آنکہ دید تصور اعمال مشعر  
 از کمال است . و این معرفت مراقبہ اخس خواص است .

اما بعد فی رسانند کہ فرمان عالیشان و غطر کہ از روی عنایت مرحمت شد  
 بود و رود کرامت آموذ فرمود و غلطی بہ زبانی نیز انہما فقط اہل مقدس نموده  
 اداس سپاس بے قیاس نمود . و باعث محبت خاطر شد و موجب فرید دعا و دلالت  
 دوسرا کہ از قدیم و طبقہ نقرائت گشت . این فقیر از اشتغال بہ این امر خطیر ہموادہ فایز  
 نیست و نخواہد بود و کفایت یفرغ کہ از عهد بچیدہ بقہ خیر اندیشی در رقبہ جان  
 و این مررشتہ را متین و مستحکم می دارد و ولدہ المینہ کہ آثار خیر خواہی بر ہمیر فضی پذیر  
 ہم میرمن گردید و این معنی مراراً بر زبان الہام ترجمان گذشتہ و الان نیز رجالیقاس  
 مناسبت معنوی و اثنی کہ این ہمہ عنایات از آثار است و دید تصور کہ مرقوم تسلیم  
 بخشیم گردیدہ مشعر از کمال دید است از آنجا کہ ممکن مرآت کمالات و جوب است و  
 تقابل لازم مرآت پس ممکن ہر چند در دید تصور پیش تقابل کمالات آن مرتبہ مقد  
 آئینہ داری پیش و لجنندہا تبیین الاشیاء داین معرفت مراقبہ اخس خواص است و  
 کمال لسان مناسب است . و اسلام .

مکتوب شریف و حکیم . غالباً بہ والدہ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در  
 تخریص بر محبت و اخلاص بہ جناب تقدس نقاب بارگاہ شریا جاہ تنقشین ہودج  
 عصمت و شریاری شردہ گزین سرادقات مکرمت و جہان داری اشقر فقر اعراض

می دارد که هر چند به جناب عالی نوز دیده دانش و جنبش خلافت جهانی 'نوز'  
 حدیقه آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والادریه ملاقات صورتی نه شده  
 لیکن از آنجا که الطاف عنایت خاصه در غیبت شامل حال فرجی نوز آفریده به  
 نشان خاص مہمت اختصاص نگاشته انازل قدسی کوازل ممتاز و منفرد می فرمایند  
 لوازم و طائف دعاگوئی روز افزون می شود و مراسم ہواجوی و خیرخواہی در لفظ  
 و ارتباط معنوی مزید می گردد قدسیہ سلامت مدار این طریقہ علیہ بر محبت اخلاص  
 قلبی و اتحاد حقیقی است ہر گاہ این معنی میسر گشت مقاصد این حاصل گردید۔ اگر  
 کسی در ظاہر دور است و اخلاص صمیمی بہ این سلسلہ علیہ دارد بہ سبب محبت از راه  
 معیت توجہات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صورتی و معنوی است  
 و ترقیات محبت با فقر اثرہ رفعت دنیا و آخرت است۔ والسلام۔

**مکتوب شخصیت و دوم۔** بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او  
 کہ از تصفیہ عناصر و جز آن نوشته بود۔ و بیان آنکہ در ظہور الوار کعبہ ربانی تصفیہ  
 عنصر خاک دخل تمام دارد و در تحریر بر تمیز اوقات۔

صحیفہ شریفیہ کہ متضمن وارد عالی بودہ رسیدہ مطالعہ آن سبب لذات  
 معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در الوار و برکات کہ در حضرت دارالارشاد فاضل  
 و وارد اند شریک می باشد و ہموارہ از راہ محبت معنویہ ہمراہید۔ و آنچه نگارش  
 یافتہ بود کہ در تصفیہ عناصر بودم نوز سے ظاہر شد می تواند کہ این نوز از حقیقت  
 کعبہ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایما سے بہ این معنی رفتہ بود و توجہ  
 غائبانہ درین امر معدوم نمود۔ حمد للہ سبحانہ کہ پر تو سے از الوار کعبہ در باطن یافتہ



اگر چه بہ طریق الحکاس باشد نعمتِ بہتِ عظمیٰ تصفیۃ عنما صر خصوص تصفیۃ خاک را  
 دخل تمام بہت در ظہور آن لوز صرف۔ و چون این تزکیہ و تصفیۃ بحد کمال خواهد رسید  
 امیدست کہ اصالتہ آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند و اوقات را بہ ذکر و فکر  
 معمور دارند۔ و این حقیر را بہ توجہات غائبانہ مدد و معاون دانند شب ہمار شبہ  
 یاجعے از درویشان در مسجد محکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید  
 سہ چوبہ در او شے ما و سخن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می برونند و بدعاے  
 خیریت شہار طب اللسان اند۔ والسلام۔

**مکتوب شخصت و سیوم۔** در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریر بر محبت  
 و استقامت در جمیع امور۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ صَحِيفَةٌ شَرَفِيَّةٌ  
 برادر گرامی در عین انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت  
 چون مشتمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع  
 اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظها از خواندن آن یافتیم۔  
 الالے طوطی گویاے اسرار مبادا خالیت شکر ز منقار  
 باید کہ یہ ہمین آئین از احوال خیر مال خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب فر  
 ارتباط و سبب توجہات غائبانہ بہت۔ دیگر از قبض و بستگی باطن در آزار نباشند  
 کہ قبض و بسط مرد و بازوے طیران عروج اند با آنکہ گویم کہ سائلے کہ علم بہ احوال  
 ندارد بسا بہت کہ نسبت یہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را از ان علم نبیانہ

و باین سبب منعی و محزون بود. غیر از قبض و بستگی از احوال خود تغیر نتواند کرد. استعداد اداری طلاب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود و استقامت تمام است بر اذنیع شرعیه در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و لباس و چه غیر آن اگر این معارف نقد وقت است. هیچ غم نیست چه این دولت عظمی بے تحلی نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مستطور خلل واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال با مشد غیر از خرابی و استدر ارج هیچ نیست با جمله این حقیر را از یاد خود غافل نه دانند و از دعا و توجه حمد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجه به جانب شما نموده شد و امید واری تمام حاصل گشت

بَلْ كَلِمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ لَسْنَتٌ فَاصِدَةٌ سَاءَتْ بِطِينِ شَاهِلُوهُ كَرِيهُ - وَ  
الْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَ

**مکتوب شخصیت و چهارم** - در بیان آنکه حضور معتبر نزد اکابر این طریقه حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تکفیل مقام است و مدح این طریقه غلبه و ترجیح آن بر سایر طرق -

مخدومادر عبایات اکابر این سلسله علیه قدس اللہ تعالی اسرارهم واقع شده است که نسبت ما فوق همه نسبتها است از نسبت حضور و آگاهی خود است اند و حضور سے کہ نزو ایشان معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از ان به یادداشت نموده اند پس نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ فہم قاصر فقیر قرار یافته برین تفصیل است تحلی ذات عبارت از ظهور حضرت ذات است تعالی و تقدس و حضور او سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون

واعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر ارتفاع شیون و اعتبارات  
متحقق می شود و یاز در پرده شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر  
حضور بی غیبت متصور نباشد بلکه زمان لیسیر حضور است و اغلب اوقات غلبه  
پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد و حالانکه تجلی را مشایخ سلاسل دیگر  
نهایت نهایت گفته اند هر گاه این حضور دوام پذیرد و اصلاً استتار قبول  
نکند و همواره بی پرده اسما و صفات و شیون و اعتبارات تجلی شود حضور بی  
غیبت خواهد بود پس نسبت این اکابر را با نسبت های دیگران قیاس باید نمود  
و بی تکلف فوق همه باید داشت. این قسم حضور اگر چه پیش اکثر مردم مستبعد می

نماید. شعر

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النِّعَمِ لِعَيْهَا  
وَلِلْعَاشِقِ الْمُسِيكِينَ مَا يَجْرِعُ

این نسبت علیه بر نیجه غایت پیدا کرده است که اگر فرضاً پیش ارباب همین سلسله  
بزرگ گفته شود محتمل که اکثر آنها در مقام انکار آیند و باورند دارند نسبتی که  
الحال در میان ارباب این خانواده بزرگ متعارف شده است عبارت از  
حضور حق است سبحانه و شهود او تعلق بر وجهی که از وصف شاهدی و شهودی  
منزه باشد و وجهی است معرا از جهات سه متعارفه. اگر چه جهت فوق متوهم  
باشد و لفظ هر دوام پذیرد و این نسبت در مقام جذب فقط نیز متحقق می گردد.  
فوقیت آن را وجهی ظاهر نسبت بخلاف یادداشت یعنی سابق که حصول آن  
بود تمامی جهت جذب و مقامات سلوک است و علو درجه آن بر هیچ احدی محقق  
نیست. اگر خلف است در حصول ادست دین حاسد است اگر از حسد انکار

نماید و ناقص از نقص خود خود کند موند در بہت سے

قاصرے کر کنند این طائفہ را معن قصود حاشیہ شد کہ بر آرم بہ زبان این گلہ را

ہمہ شیوان جہان اسمہ بن سلسلہ اند رویہ از حیلہ چیمان بگسلد این سلسلہ را

مزد و ما بعد از طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این

سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فناے آلہ آفاقی و انفسی است

و این اخلاص جزوے بہت از اجزای شریعت ہے۔ چہ شریعت را سہ جزو بہت علم

و عمل و اخلاص ہے۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص

است تحقیقت کار این بہت ہے۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب خیال آرمید

اند و بجز و مویر کثافت نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت

چہ دانند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغزی دانند یعنی دانند

کہ حقیقت معاملہ صیبت بہ ترہات صوفیہ مغروراند و بہ احوال و مقامات مفتون ہے۔

هَذَا هُمْ اللَّهُ سُبْحَانَهُ سَوَاءُ الصِّوَاطِ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ هَيْبَةِ اللَّهِ

الصَّالِحِينَ۔ بدانکہ طریقی کہ اقرب بہت است اسبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و

اصدق و ادل و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ بہت قدس اللہ تعالیٰ

الروح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علو شان این بزرگواران

بہ واسطہ التزام متابعت سذت سذیہ بہت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و اجتناب

از بدعت نامرئیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان

نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دو ہم پیدا

کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

مکتوب شخصیت و پنجم۔ بہ حقائق انگاہی حافظ محمد محسن دہلوی در فضائل  
ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات است کہ وجود ذکر و عبادت  
در میان نہ باشد و کائینا سبب ذلک۔

بعد الحمد والصلوة دارسالم التعمیات بہ جناب آن برادر گرامی می رسانند  
کہ آنچه از غنای و شفقت بندگان حضرت و التقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ و خروج  
انجامید و سبب از دیار دعا دولت قاہرہ گردید

آسمان سجده کند بہر زینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند  
فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصا رتوانند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ  
از اجلہ محدثان است و سورے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن  
کتاب مندرج نیست۔ و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی  
را دوست گرفت و در کوہ چرا کہ میل را بہت تا کعبہ خلوت می داشت۔ و در آن  
کوہ غارے است خورو کہ درازی آن چہار گز شرعی است و پینای آن یک گز  
و شلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر در آن غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفته اند کہ  
عبادت دے بہ فکر بود۔ و بعضے گفته اند عبادت بہ ذکر بود داین قول صحیح تر است  
و در آن ایام از مجموع اشیا کہ بہ آن معاشر و صاحب بود تا از اہل و مال و ذرات  
کلی دوری نمود و در دریاے ذکر قلبی مستغرق شد و از لہذا دیکلی منقطع شد و  
النس بیاد آنکہ در خلوت براسے دے بود پیدا گشت و ہمیشہ در آن انس می  
بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید  
الی آخرہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن است کہ وجود ذکر و عبادت

در میان نباشد الا اُحصی ثناءً علیک أنتَ کما اثبتت علی نفسیک  
وکان فی قولہ سبحانہ واذکر ربک إذا السیت ای لنفسک ایماً  
الی هذا وهدیه الذی لک القصوی لا تیسر الا یصحیة اهل الباطن  
بیشتر از حسن الظن از آن حضرت استفسار نمایند که بیشتر التذاد در راه  
ذکر قلبی است یا در ذکر لفظی و اثبات یاد تلاوت قرآن مجید و یاد راد الی نماز  
بطول قنوت لیکل منها وقت مدین و حال مخصوص - و از تحسین عدد ذکر لفظی  
و اثبات نیز استفسار نمایند یا جمله در خیر خواهی آن حضرت خود را معاف ندارند این  
حقیر ناقابل هم غائبانه این امر خیر غافل نیست و به این تقریر نسبت شما نیز بیشتر توجه  
مصرف است و ترقیات و تمویز باطن شما را نیز ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با تو  
می نمود اغلب که نسبت ضمنیت آغاز نموده یا شد بمشیت سبحانه - بعد از وضوح  
تمام باز هم اشعار خواهم نمود. ظاهر شدن توجه غائبانه و در یافتن اثر آن می تواند  
که عبارت ازین معانی عظیم باشد و الغیب عند الله سبحانه -

مکتوب حضرت و شکرتم - به بختاورد خان در فتاویٰ قضا و اجاب مسلمان  
نموده و نقلی و سلم فی الاربعین للشیخ الامام المتقین الحافظ قدس  
المجددین رکن الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد الله  
المنذری الحافظ عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله  
علیه وسلم من قضی لایفیه حاجة کنت واقفاً عند میزانه فان  
رجع و الاشفعت له و عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم  
من کان و ملة لا غیر المسلم الی ذی سلطان فی مبلغ یرا و یتسیر

عُسْرُ أَمَانَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْجَانَّةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ وَحْشِ الْأَقْدَامِ -  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَطَوَّبُ بِي الْمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيحُ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ  
 وَوَيْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيحُ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ - رَعْنُ النَّسِ مِنْ مَالِكٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ  
 اللَّهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ الْأَفْعَمُ إِلَيْهِ - وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 عُمَرَ بْنِ الْمَرْزُوقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا أَحْلَقَهُمْ لِجَرَاحِ النَّاسِ إِلَى عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يَعِدَّاهُمْ  
 بِالنَّارِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ يُحِيَّتُونَ اللَّهُ  
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عَمْرٍ مِنْ أَخِيهِ وَتَفَقَّحَ بِهِ  
 فَلَهُ ثَوَابُ الْمَجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقَنَّى لِأَخِيهِ وَسَلَّمَ  
 كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ لِلَّهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
 شُعْلَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصَّوَابِ لِيَسْتَضِيَّ بِغُيُوثِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ  
 إِلَّا رَبُّ الْعَرْشَةِ - اشفاق پناہا صحیفہ شریفہ مشتمل برمعانی حینین فہنائل  
 پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ متقدرو علی  
 و فرزند ملا عبدالحق و رفعت آبی زین العابدین و سائر اہل اسناد کہ نوشتہ  
 این جانب می برند و گذرانیدن رقائم نیاز بہ جناب معالی و جریان کلمۃ الورد

در باب نگارش جواب بر زبان والا و گماشتن حیلہ یہ سزا اولے تیاری سزا مبلغ  
 مرمت خانقاہ و حصول پروانگی رسیدن فنائیل پناہ قاضی فصل اللہ در مہفتہ  
 بہ حضور سعادت ظہور و اصدار حکم رفع بدعت بتدعیان از بلده ادرنگ آباد  
 ورود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص متاظر فرود۔ ازان رو کہ امر خطیر الہام  
 مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجات عظیمہ و مستلزم  
 مشروبات قیمتی بہت شکر توفیق احرازین موبہبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت  
 و ضروری امتحان و ازان بہت کہ این خادم فقرابہ وسیلہ جمیلہ مساعی ایشان دید  
 عمل خیر تحصیل اجر جزیل و جزار جمیل می گردد اداسے این حق بہ دعائے فرید و دلی  
 نشانتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سبب در حصول این منزلت بان نشان ازان  
 جانب وقوع دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفته شود رواست و اگر  
 سبقت اداسے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج  
 توسط در وصول ایشان بہ نتائج باقی آن ہمائی دارند می توان گفت کہ اینہا  
 ہم حقوق باشند مکملہ چون اینہا و سائل دولت اُخروی اند حقوق شان راجح  
 باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتباری بہم  
 رسانیدہ اند

غلام خوشیتتم خواند لالہ خسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے  
 وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَفْتِيَ وَيَصْعَلِيكَ الْمُهَاجِرِينَ  
 این ہمہ بہ واسطہ ترغیب از دیاد بہت و الا حق تو بہارت سامیہ و مادہ فقرا  
 بے شمار بہت و تحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استعدا کرنے لے



اطلاق معذرت و تکلیف در مقامی که نظر دور بینان حدید البصیرة را اسرار کرمه  
 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ نفوذ کرده باشد و دول فانیه در جنب نعم یافته  
 مضحل شده چه ملایم سبحان الله و بجز این دو کلمه مبارکه چه جامعیت دارد که  
 علوم مرتبه فنا در کلمه اولی مندرج است و معارف موطن بقا در کلمه ثانیه مندرج  
 اَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا تَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ مَوَدِّ  
 آن است که الْقُرْآنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهُ بَعْضًا. خوش گفتم

گر بر سر کوسه ما کشته شوی  
 شکرانه بده که خوں بهائے تو منم

قلم سچایے دیگر افتاد و ما سخن فیہ از دست رفت - لغم ما قال - بوسے گلیم چنان  
 مست کرد که دامتم از دست برفت - یقین که در آئینده بیش از پیش شفیق غریبا  
 بوده لاجبہ در صد و جواب عارضین خواهد فرمود و سند تعمیر خالقاه ارسال  
 خواهند نمود - والسلام اولاً و آخراً -

مکتوب شصت و هفتم - به بادشاه دین پناه در نصائح ضروریہ و  
 سفارش بعضی اجنبہ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلِّمًا. أَمَا بَعْدُ قَانَ  
 اصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَوْثَقُ الْعُرَى بِحِلَّةِ التَّقْوَى وَخَيْرُ الْمَلِكِ  
 مِلَّةُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْرَقَ  
 الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازُهُ  
 وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَمَّدٌ ثَابِتُهُادِ أَحَقُّ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلُ الْمَكُوتِ قَمَرُ  
 الشُّهُدَاءِ وَإِذَا عَمِيَ النُّعْمَى الضَّلَالَةَ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعُ وَخَيْرُ



که دعای خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت هر چند بر کافه اناام لازم و  
 ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات بیغایات که از قدیم شامل حال این فقیر  
 است واجب النسته بدل و جان در دعا گوئی مشغول است از تریب محیب حضرت سلا  
 فضیلت دستگاہ انوی شیخ عبداللطیف که غریب و نامرادی و مراتب فضل و کمالات  
 ظاہری و باطنی او بر بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن به معرین شکم مبتلا است  
 اگر چند روز صحت است باز عود می نماید در حدیث نقیص آمده سافرأ و المفقوا و  
 قرزقوا - آخر جبه ابن اسنی و ابونعیم فی الطب عن ابی سعید چون درین  
 ایام قوت سفر بهم رسانده بود کجنور موفور السور و فرستاده شد غمده استسعاد حد  
 بندگان حضرت است یقین که مورد عنایات و الطاف بادشاهانه خواهد گردید که از  
 صمیم القلب در دعا گوئی و ختم حضرت خواجہ بزرگوار مشتعل می باشد حضرت سلا  
 کمالات اکتساب سید علی عرب غید روس بعد از شکر عنایات که شامل حال او شاه  
 سلام و تحیة معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاهانه است خاندان سید  
 مشار الیہ در دیار عرب شہرت تمام دارد هر قدر که حضرت در حق مومی الیہ مہربانی  
 فرمایند یہ موقع است غزیرے است دیگر از قبیلہ سید مذکور سید علوی نامی در علم  
 حدیث بے نظیر است و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص ابن طر  
 خط وافر برداشته و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و حج  
 و تعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندرج کرده - بالجملہ نسخہ مذکور غیر  
 فکر مؤلفہ شدہ کمبشیت بیجانہ متعاقب ارسال حضور پر لوز خواهد نمود و این غزیر  
 ارادہ وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است - اگر حکم والا صادر شود

به ملازمت عالی مشرف شده متوجه آن حدود گردد. دراز نفسی از حد گذشتت و اسلام  
مکتوب شخصیت و منتهی هم. در بیان آنکه حالت معتبر همان است که بر دوام باشد  
و بیان آنکه تحیر و جهل از لوازم تجلی ذات است و ترقی بخش یافتن غم و اندوه و نبوی  
از آثار بقای خاص است.

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَحِيْرًا بِنَيْبِهِ . مکتوب مرغوب آن برادر  
ارشد که مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بوده رسیده فرصت فراوان رسانند  
آنچه از استمرار حال و عدم ادراک که عجز از لوازم آنست نوشته بودید نیک و مبارک  
است. حالت معتبر همان است که علی الدوام باشد و لا یكون فخصو صا بوقت  
دُونَ وَقْتٍ فَإِنَّ الذَّاتَ إِذَا تَجَلَّى إِلَّا سَدِّتْ أَرْكَهُ عِلْمٌ وَعَدَمٌ عِلْمٌ . و جهل  
که نگاشته اند از لوازم تجلی ذات است فَإِنَّ النَّسَبَ فِي تِلْكَ الْمَرْئِيَةِ الْمُقَدَّ  
كَلِمَاتٍ مَفْقُودَةٍ وَأَعْلَمُهُمْ أَعْرَفَهُمْ لَشَانِ آن مقام. از حضرت ذات بهره  
استهلاک است. استهلاکی از تصور پاک است. آن معرفتی است نامش پاک  
ادراک بسیط. آنچه محل دانش و ادراک است و بعضی اوقات که خود را بعنوان مجربیت  
می یابند چه عجب و لا رُضٍ مِنْ كَأْسِ الْكِرَامِ لَفِيضٍ عَنِّمْ و اندوه و تباهی که موجب  
ترقیات می شود از آثار بقای خاص است. عارف درین هنگام قائم بمراد است  
غرضان و جماعه که داخل طریق علیه شده اند. و سلام فقیر بجماعه رسانند و به حوال  
شان متوجه باشند. و اسلام.

مکتوب شخصیت و منتهی هم. به شهادت سلطان محمد اعظم در بیان آنکه از مبدأ  
فیض هیچ گاه تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن به اندازه اقبال و اعراض

مستفیض است۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَعْظَمِ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ سُلْطَانُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
 حَبِيبِهِ الرَّفِيعِ شَانُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَنَارُوا بُرْهَانَهُ۔ ابا بعد  
 صحیفہ شریفیہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی درمہنگا  
 کہ خاطر خلاص آثار اخبار خیریت اشتمال بود و وصول صحت شمول نمود۔ لِلَّهِ الْحَمْدُ کہ  
 سیمای اتحاد بہ فقر از جبین آن پیدا و صورت و داد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہو  
 بود این معنی مورث امیدوار یہاں حصول کمالات ظاہر و باطن موجب رجائے سرب  
 سعادات صورت و معنی گردید ایمانے از تقید بہ اشتغال و استدعالے ہمت ازین  
 بے پروبال رفتہ بود۔ نیز رگیان گفتہ اند کہ از مبداء فیض تعطیل نسبت و درمہ لحظہ البوار  
 فیوض مفتوح۔ ع

فرائض از تو میسر منی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ مدارج اقبال و اعراض از جانب مستفیض است  
 خوش وقت ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ اضحلال مشغوف  
 رزمے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ مانا کہ پر تو سے شوق این جانب بودہ ازین  
 طرف نیز قصہ اشتیاق بر خوانند و حدیث نفیس وَرَأَى إِلَيْهِمْ لَأَشَدَّ شَوْقًا بِطَالِمْ  
 فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص بہت از مہربانی گرامی رطب  
 اللسان و از شفقت ساعی عذب البیان رسید باعث از یاد توجہ و دعا گردید۔  
 دو کلمہ در باب مشارالیه سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ ہر گاہ میر  
 مذکور معروض دارد بسبح اجابت مسموع خواهد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادہم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سے طالبہ اند۔ طالبہ ارباب علم اند  
 از ابتدا تا انتہا۔ و طالبہ ارباب جہل اند کذا لک۔ و طالبہ برزخ اند بین العلم و الجہل  
 و ترجیح این طالبہ بر فریقین۔

فَمِمَّا مِنْ عِلْمٍ وَ مِمَّا مِنْ جَهْلٍ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَ لَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِحْمالِ.  
 ازین خیر خواہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول افتد۔ اہل اللہ سے طالبہ اند طالبہ  
 ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طالبہ ارباب جہل اند من الابداء الی الالہما و طالبہ  
 برزخ اند بین العلم و الجہل وَ هُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِیقَیْنِ۔ چہ علم تفصیلی بسیار است  
 کہ از کثرت ظہور الوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طالبہ کہ جہل متصف  
 اند بسیار است کہ کسی در طلب شان پیدا شود قَالَ أَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ  
 الْإِقْطَاطِ وَ التَّفْرِیطِ لِخَلْوَةِ عَنِ الْأَقَابِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس  
 ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل فریقیت نسبت در رنگ آنکہ دو شخص یکدیگر  
 رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول  
 ہر دو مساوی اند اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونه شود و چہ طور دانند  
 کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب اورا آگاہ خواہد  
 ساخت گما شاهد فانی صُحْبَتِ شَيْخِنَا وَ إِمَامَتَانِ أَكْثَرُ مِنَ أَصْحَابِهِ الْكَمَلِ  
 وَ صَلُّوا إِلَى دَرَجَاتِ أَوْلِيَاءِ وَ مَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ إِلَّا عَلَى مَبِينِ  
 التَّنْذِيرَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال اندست شدان  
 خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات  
 مستغرق اند و آن از راہ العکاس است و شیوخ آنجماعہ چندانی حضور قلب را ہم

تھی وابتداء بالجملة عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصول مراتب ولایت مرید سے را کہ از  
 ارباب حیل بہت بشارات بعضی مراتب قرب بدہند و مرید نہ فہم مدیج تصوریت  
 لہذا شاہدانا و سمعنا من شیخنا و امامنا و لنتہم المقابله بالمرفعة  
 ----- قیلنا۔ المجدد الالف الثانی فی بعض مکاتیبہ ہذا۔ السلام  
**مکتوب ہفتاد و یکم۔** در فضائل ذکر خفی و تحریریں بر رابطہ محبت رعایت  
 ادب شیخ و بیان آفلا قادہ و استفادہ این طریق انعکاس بہت بجلافت سائر طرق  
 کہ مدار آہنایر و ظائف و اوراد بہت۔ و بیان آنکہ ریاضت این طریقہ اثبات  
 سنت و اجتناب بدعت بہت و بیان طریق ذکر اسم ذات کہ قدم اول این راہ است  
 و ما یناسب ذلک

فِی غَايَةِ الْعَمَالِ الَّذِي كُرِيَ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ يَزِيدُ عَلَى  
 الَّذِي كُرِيَ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفْظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ  
 الْإِيمَانِ عَنْ عَمَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَذْكَرُ وَاللَّهُ خَامِلًا قِيلَ وَمَا  
 الذِّكْرُ الْحَامِلُ قَالَ الَّذِي كُرِيَ الْخَفِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي التَّرْهُدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 حَبِيبٍ مَرُّ سَبَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا نَكَيْتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي  
 صَحِيحِهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي  
 وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَالْحَبِيبُ  
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدَّثِينَ رَأْسُوهُ  
 الْمُتَأَخِّرِينَ مَوْلَا قَاعِي الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِينِ فَإِنْ  
 ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ أَسَى فِي سِرِّهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ قَلْبِيًّا أَوْ لِسَانًا

اخفائياً ذكرته في نفسي احيى في ذاتي من غير اطلاع حاله. على غيري  
 من مخلوقاتي وقيل المعنى اخفى توابعه على منوال علمه. والحق  
 نفسي اثباته لا اكله الى احد من خلقي وفيه دليل على ان الذكر بقلبي  
 افضل ثم اللسان في الاخفائي لما ورد من ان افضل الذكر الخفي  
 الذي لا سمعه الحفظة سبعون ضعفاً. وورد خير الذكر الخفي  
 در طريقه ما دار وصول بدرجه كمال مربوط برابطه محبت هست به شيخ مقتدا. طار  
 صادق از راه محبتی که به شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بمنایه  
 معنویه ساعه برنگ او می برآید گفته اند فتانی الشیخ مقدمه فناء حقیقی هست  
 ذکر تنهایی را بطه مسطوره و بے فتانی الشیخ موصل نیست ذکر هر چند از اسباب وصول  
 است لیکن غالباً مشروط برابطه محبت و فناء در شیخ هست آری این را بطه تنها  
 یا رعایت آداب صحبت و توجه التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل هست و در  
 سلوک و تسلیک اختیاری که به طریق دیگر و السیته هست مدار کار بر وظائف و  
 اورد و از کار هست و بنیاد معامله بر ریاضات و اربعینات و به سیر طریقت به این  
 مشابه رجوع نیست. و درین طریق که طریق صحابه کرام هست علیهم الرضوان افاده  
 و استفاده انوکاست صحبت شیخ مقتدا یا رعایت آداب کافی هست و ظائف  
 از کار و طاعات نیز از ممدات و معاونات هست صحبت خیر البشر علیه علی آله الصلوة  
 الزاکیات و التسلیمات و التحیات النامیات در حصول کمالات به شرط ایمان  
 و تسلیم و النقیاد کافی بود. لهذا راه وصول درین طریق اقرب گشته هست و در اخذ  
 فیوض و برکات از شیخ کامل مکمل کمول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برابریند



ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندراج نهایت است در پدایت اتباع سنت  
سینه است و اجتناب از بدعت نامرئیه. طریق ما طریق دعوت اسمانیت اکابر  
این طریق استهلاک در مسهی این اسما اختیار فرمودند. از نسبت این بزرگواران  
اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نهایت دیگران در پدایت ایشان  
مذرج است استماع فرمایند که شغل باطنی در طریق ما اقسام است قسم اول  
ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را  
یکام بچپا ندو به جمع همت متوجه قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این  
قلب صنوبری آشتیانه قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت  
جامعه نیز گویند و لفظ مبارک اللہ را در دل به طریق خطور بگذرانند و بر زبان  
دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نکند  
و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را داخل نکند. نفس بطور خودی آمده باشد و از لفظ  
مبارک اللہ ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذر و ذرات  
به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه  
قلب به جانب دست چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق  
دارد. آن نیز مثل ذکر است.

مکتوب هفتاد و دوم. ارسل الی سلطان الوقت فی النصائح  
الفرادیة و ذم الکفر و الرقصة حیث وضعوا القواعد علی  
خلاف الکتاب و السنة و اجماع السلف.  
قال الشیخ الامام العالم النمام حاتم الحفاظ مرینی المریدین

الْقُطْبُ الرَّبَّانِي وَالْعَارِفُ الصَّمَدَانِي الشَّيْخُ عَبْدُ الْوَهَّابِ لَشَعْرَانِي قَدْ  
 اللَّهُ تَعَالَى رُوْحَهُ فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ بَعْدَ الْمَجَاهِدَةِ عِلْمِي بِكَوْنِ الْحَقِّ  
 تَعَالَى دِيكْرُهُنِي أَوْ يَحْبِبْنِي وَذَلِكَ بِنَظَرِي إِلَى أَعْمَالِي وَمَا أَنَا مَنْظُورٌ إِلَيْهِ  
 فَإِنْ نَظَرْتُ فِي لَفْسِي وَرَأَيْتُهَا مُتَّبِعَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مُهْتَدِيَةً  
 بِهَدْيِ السَّلَفِ الصَّالِحِ بِحَسَبِ طَاقَتِهَا حَكَمْتُ بِأَنَّ الْحَقَّ تَعَالَى يَحْبِبُهَا  
 وَهُوَ رَاضٍ عَنْهَا وَإِنْ رَأَيْتُهَا مُخَالِفَةَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَلِيلَةَ الْوَرَعِ  
 قَلِيلَةَ الرَّهْبِ قَلِيلَةَ الْخُشُوعِ قَلِيلَةَ الْخُشُوفِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى ذَاكِرَةً  
 لِلدُّنْيَا وَظَالِفَةً وَمَنَاصِبَهَا نَاسِيَةً لِلْآخِرَةِ وَدَرْجَاتِهَا تَهْلُوهَا بِأَحْكَامِ  
 بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَكْرَهُنَا فَعَلَيْكَ يَا أَخِي بِالتَّعَمُّلِ بِهَذَا الْمِيزَانِ صُبْحًا  
 وَمَسَاءً إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ ذَلِكَ فِي جَمِيعِ السَّاعَاتِ لِتَعْلَمَ مَا لَكَ وَمَا عَلَيْكَ  
 وَلَا تَنْظُرْ أَحَدًا غَيْرَكَ بَيْنَكَ عَلَيَّ فِعْلٌ ذَلِكَ فَإِنَّهُ مَفْقُودٌ فِي هَذَا  
 الزَّمَانِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بِلِ الْإِنْسَانِ عَلَيَّ لَفْسِهِ بِصِيرَةٍ فَعَلِمَ  
 أَنَّهُ يَتَأَكَّدُ عَلَيَّ كُلِّ شَخِصٍ لَيْسَ لَهُ شَيْخٌ أَوْ أَخٌ صَادِقٌ أَنْ يَزُرَّنَا  
 أَفْعَالَهُ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَكَلَامِ الْأَئِمَّةِ لِيُنْظَرَ فِي رِجْلِهِ وَخُشُوعِهِ  
 وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ أُخْرَى إِنَّ اللَّهَ  
 تَعَالَى قَدْ طَوَى عِلْمَ الْمُصَالِحِ عَنْ عِبَادَةٍ وَتَفَرَّدَ بِهِ وَأَعْطَاهُمْ بَدَلَ مِيزَانِ  
 الشَّرِيعَةِ فَمَا كَانَ مَجْمُودٍ فَهُوَ مِنَ الْمُصَالِحِ وَمَا كَانَ مِنْ مَذْمُومٍ فَهُوَ  
 مِنَ الْمُفَاسِدِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ عَزَّ مِنْ قُلُوبِ إِنْ كُنْتُمْ  
 تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ بِحَتَّى يُحْكَمُوا لَكَ فِيمَا شَجَرْتُمْ مِنْهُمْ

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ  
 مَا جَاءَكَ مِنَ الْآيَةِ. يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً. وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ مِنْ أَحَدٍ لَكُمْ حَتَّى تَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهَذَا  
 إِجْمَالُ جَبِيلٍ وَكُلُّ تَقْصِيدٍ جَزِيلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مَلَائِكُ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ  
 وَالدُّنْيَوِيَّةِ اتِّبَاعُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الدِّينُ  
 وَالْإِسْلَامُ وَتَحْلِيمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا شَجَرَ بِالشَّرَاحِ الصَّدْرِ وَمِشِي  
 حَيْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ - ۳

مُحِبُّ اللَّهِ لَا يَهْرَى خِلَافَتَهُ وَإِنْ أَعْطَى عَلَى ذَلِكَ الْخِلَافَةَ  
 كُلُّ ذَلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كِتَابِ الْفِقْهِ وَنَبَدْنَا مِنْ ذَلِكَ فِي الدَّسْتُورِ الشَّرِيفِ  
 الْأَعْظَمِ وَاللِّبْنَ النَّفْسِ مِنْ شَأْنِهَا إِنْ تُحِبُّ الْإِطْلَاقَ وَالْإِنْشِيَاحَ وَتُكْرَهُ  
 التَّعْجِيرَ وَكَوْمِنَ الشَّارِعِ وَقُلْ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهِ تَحْجِيرَ الشَّارِعِ  
 وَإِثَارَةَ عَلَى هَوَاهَا ذَلِكَ تَرَى الَّذِينَ كَسَبُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى  
 الْأَفْرِزَةِ مِنَ الْكُفْرَةِ وَالرَّفْضَةِ وَالْجَهْلَةِ وَصَعُوا أَقْوَامًا وَضَوَابِطُ مِنْ  
 مِنْ عِنْدَ الْفَرَمِ عَلَى خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ  
 مِنَ الْمُعَابَلَاتِ مَعَ الْبِرْعَايَا وَالْكَفَارِ وَأَهْلُوا ذَلِكَ الدَّسْتُورِ الشَّرِيفِ  
 لِأَعْرَابِهِ عَلَى مَا لِيُشَاهِدَ فَإِنْ أَرَادُوا بِتَبْدِيلِ الَّذِينَ فَتَعَهُمْ وَمَنْ يَلْتَبِعُ  
 فَتِيرَ الْإِسْلَامِ دِينًا الْآيَةَ وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (ع) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
 دِينَكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ  
 جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ الْآيَةَ وَأَسْأَلُ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ  
 عَهْ إِنَّ كِي تَحْقِيقَ نَهْ مَوْسَى

مکتوب هفتاد و سیوم. به بی بی عرب خانم در جواب آنچه عدم یافت احوال  
باطن نوشته بود و بیان اختلاف مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر  
ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت.

آنچه از عدم یافت احوال باطن و فقدان صلاوت و اشتغال نوشته  
بودند معلوم آن عصمت پناه باد که در میان مشائخ کبار اختلاف است که وجدان  
قریب محبوب بهتر است یا فقدان آن جمعی از مشائخ عظام و اکمل بر آنند که یافت  
به احوال باطن بهتر است که آن از لوازم ایمان به غیب است و ایمان غیب بهتر از  
ایمان شهودی است حق تعالی در کلام مجید خود مؤمنین غیب استتایش می کند.  
يَوْمَ مَنُونٍ بِالْغَيْبِ الْاَلَايَةُ. و نیز یافت به اراده محبوب است بخلاف یافت  
که در آن جان نفس را نیز دخل است و آنچه اراده محبوب است همان احب است  
گرچه بود مراد دلیر از وصل هزار بار خوشتر

و اغلب آن است که استعداد شمارا مناسبت به جهالت و حیرت بیشتر است ازین  
دل تنگ نه باشند که بعضی طلاب را یاد بود استعداد عالی نسبت به جهالت  
حیرت می کشد و حقرت مجدد الف ثانی یکی از خلفای کبار خود را که با وجود کمال  
حال و ارشاد از احوال خود بیخ علم نه داشت و مردم دیگر از وی خوارق بسیار  
نقل می کردند و او را از وی اطلاع نه بوده. این عبارات بجهت تسکین خاطر  
اول نوشته اند. صحیفه تشریفیه و اصول یافت نوشته بودند که ذوق و فرح که اول  
داشت حال در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می دانند. معلوم اخوی باد که حال  
اولی در رنگ حالت اهل وجد و سماع لوده که حسد را در آن دخل تمام بود. و

حالتی که الحال میسر شده جسد از انجا قلیل النصیب است به قلب روح بیشتر  
تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فہدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است  
و نسبت ہر چند بجمالت یکشد و بکیرت انجامد از جسد دور تر رود اصل است و بجهل مطلق  
نزدیک تر۔ زیرا کہ در ان موطن بحر جزو جہل را گنجایش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز  
حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ انوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام و را  
از علمائے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود دیاران خود ندارد و سرش آن است  
کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در زنگ علمای ایمان  
بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التقلاتے شہود کثرت آمیز نکرده است و ظاہر او  
بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ دیگر سبب نایافت  
احوال آن ہمیشہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدای باشد  
چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بتایران علم بہ احوال نہ دارا امیدوار است  
کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمیشہ انشا اللہ  
الغزیز میسر گردد و بالفعل آنچه در ایشان صحبت خدا در رسول او صلی اللہ علیہ وسلم  
کہ مذاقہ و محبت در و ایشان دامداد و اعانت ایشان است نقد وقت است بخرازد و اصل  
مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردی بخدمت  
رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ کونہ می فرمائی تو در حق مردی  
کہ درست داشتہ است قومی را کہ ملحق نہ شدہ بہ آہنای عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم  
پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم الْمُرُءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست  
داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدستی مردی گفت یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی بہت قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم وہیل بہت ترا  
چہ آمادہ کردہ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدستی من  
دوست دارم خدا و رسول اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو باکسے ہستی کہ دست  
داری آن را۔ الشُّ گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چہ بعد از  
اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ دیکھت حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت  
بود سجا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجای آرد کہ چہ قدر صفت این خصلت  
حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف  
است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
در زمان پیشین بادشاہے بلاد بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرہ اورا  
بر فربلہ می افشانند یکے از عابدان بر فربلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می  
خورد بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از ان آن بادشاہ بگرد و بہ سبب گناہان او  
دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از ان عابد بہ گیاه و آب صحرا می گذرانید۔ بعد  
از ان آن عابد نیز بگرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم است ہیچ کس را بر تو  
احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کیا بود معاش تو گفت  
بر فربلہ بادشاہے رفتم آنچہ آجاتی یا فتم می خوردم۔ چون توقیہن کردی آن بادشاہ  
را یہ گیاه و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ شد  
از دوزخ ہچو انگشت سوختہ شدہ گفت عابد ہمین است کہ می خوردم از سفرہ او  
پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست اورا و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ  
لادہ است اورا بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ  
وقوع حضور و آگاہی در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان ترقی در  
حضور مبتدی و حضور منتهی۔

در دل ما عجم دنیا عجم معشوق شود بادہ گر خام بود کجیت کند شیشہ ما  
سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرض قبول آرند سبحانہ لیلہ الحمد کہ استیلائے حضور  
او تعالیٰ بر نبی علیہ منورہ کہ در اماکن غفلت و ہنگام اعتلاط بیشتر جلوہ می فرماید  
این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہ و از قوت نسبت باطن خیر  
می دہد و مشعراً انجام کار در نفحات الالسن در احوال حضرت نقشیند می آرد کہ  
از ایشان پرسید کہ در طریقہ شما ذکر چہ در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد  
پس گفت بنائے طریقہ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ  
باطن با حق سبحانہ تعالیٰ۔

از درون شواش و از بیرون بیگانش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان  
آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید کہ بر مجال لا تلمہم بعبادۃ ولا بیع عن  
ذکر اللہ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی  
و حضور منتهی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او  
ہنوز باقی است حضور ادوات نہ شدہ است و منتهی چون جمیع صفات وجود را  
بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلاست لہذا  
آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ و تعالیٰ خود را خود حاضر است  
چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و منظر تجلیات اسمائی و

صفاتی گشتہ معشوق ہر گاہ می خواہد بباطن او بیے خواست متجلی می شود شکر این قسم لغت عظمی بجا آوردن ضروری است لَعْنَةُ شَكْرٍ تُمْ لَازِمًا قَتْلُكُمْ - والسلام۔

**مکتوب ہفتاد و پنجم**۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچه سود مند است درین مقام حامد اومصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعد صرف ملحق می سازد و از کمال بنده نوازی ذاتی از نزد خود اورا غطای فرماید و تعبیر ازان ذات موہوب بہ بقاے می نماید بعد ازان حالت اگر خود را موصوفت خواہند یافت بہ آن صفات موصوفت خواہند بود و درین وقت ہر دو سمت فنا و بقا بہ تمام می رسند و مرتبہ دلالت خاصہ حاصل می شود۔ ولایت را دو خرد است، فنا و بقا در فنا صفات وجود را از خود منتفی می یابد و در بقا صفات دیگر ازان جناب قدس عطا می فرماید بہ بقاے ابدی سر فرازی سازند لیسہ سبحانہ الحمد کہ مناسبتی بہ این مقام ہم رسانند اند چنانکہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ ازان جناب می دانند بیشتر تفسیر نمایند کہ بہ حقیقت این مقام پر سند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمہ لا اله الا الله است بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده و تالیف سازند بہتر است تا پنج ہزار ہر روز خوانندہ شود خیلے سود مند خواهد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ کوہ کوہ وجود بشری را زائل می سازد۔

تا بہ جارد و بکالانہ رومی راہ کے رسمی در سراے الا اللہ

واقعه کہ مشب دیدہ اند بغایت عالی است از مناسبت تمام خبر می دہد۔ والسلام۔

**مکتوب ہفتاد و ششم**۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیتہ فتح بعضی بلاد کفارہ واخذ خیرہ ازانہا و ذکر فضائل جہاد۔



اما بعد — اہقر لجد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می‌داد  
 کہ از استماع خبر از لال رانا کہ راس کفرہ فجرہ بہت این دعاگوئے صمیمی و جمیع مسلمین  
 شاد ہوا نمودہ اند کہ تفصیل آن در دفتر ما نہ گنجد۔ و شک نیست کہ از لال رانا با این  
 ہمہ غلبہ و اخذ جزیرہ بہ انواع کثرت و ہدیہ از کمال اغوازدین متین بہت و معلوم نیست  
 کہ در ملک ہند از میدان طور اسلام تا این زمان رانا کہ مرکز کفر ہند و ستان بود  
 اچھ یکے از بادشاہان بدین غلبہ حکمرانی کردہ باشد تا بہ اخذ جزیرہ چہ رسد کہ آن  
 در دیگر ممالک ہند ہم پیش ازین کمتر بہ وقوع آمدہ مثل این فتوح را اگر از مقدمات  
 ظہور امام مہدی موعود شمردہ شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت کہ شامل حال  
 جمیع کافہ اہل اسلام شدہ قاصر بہت قال اللہُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى۔ وَ لَوْلَا دَفْعُ  
 اللّٰهِ النَّاسَ لَبِغَضُہُمْ لِبَعْضِنَا لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو فَضْلٍ عَلٰی  
 الْعٰلَمِیْنَ۔ و الحال آنچہ عنان غرمت نصرت قرین بر اسے اغوازدین بہ طرف دکن  
 معطوف ساختہ اند اعظم جہاد بہت پاک ساختن ساحل اسلام از لوث نجی و کفر  
 از نتائج این سفر بہت و صاف کردن راہ طائفان حرمین الشریفین از لوازم این  
 غم مبارک اثر حق سبحانہ و تعالی بہ فضل و کرم خویش بہ احسن و بویہ سرانجام کتاد  
 نوت وقت و حال آنست کہ درین امر خطیر و مہم عظیم کمر بہت را در خدمت پر محبت  
 صحت بر بستہ اند۔ و بہ نیت صالحہ این سفر صعب را کہ فی الحقیقہ مثمر خیرات و برکات  
 است و وسیلہ ترقی درجات بہ شوق برگزیدہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمودہ ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعلاھا للجاہدین فی سبیل اللہ  
 ما بین السماء و الارض۔ رواہ البخاری ابو ہریرہ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَوَقِفٌ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهُ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةٍ الْقَدْرِ بِمَكَّةَ عِنْدَ شَجَرِ الْأَسْوَدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ  
 ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ - قَالَ الْعُلَمَاءُ فَيَكُونُ مَوْقِفٌ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ مِائَةِ أَلْفِ شَهْرٍ لِأَنَّ قِيَامَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِمَكَّةَ بِمِائَةِ أَلْفِ  
 أَلْفِ شَهْرٍ فِي غَيْرِهَا - وَالنَّسَبُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانٍ فِي سَبِيلِ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمودہ مَنْ رَأَى لَبَّةً لَيْلَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَادِسًا مِنْ  
 دَرَاعِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ هَمَّتْ صَامٌ وَصَلَّى رَوَاهُ  
 الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ - وَهَذَا الْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
 اللَّهُ تَعَالَى يَكْتُبُ لِلْوَالِيِّ مِثْلَ أَعْمَالِ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ (س) فِي مَحَلِّ وَلَا يَتَى  
 بِمُجَانِبَةٍ لَهُ وَمَا أَجْزَلَ هَذَا الْفَصْلِ الْعَظِيمِ - افسوس کہ این دور از کار  
 ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم است و بہت بعین عوائق و موانع از  
 جہاد فی سبیل اللہ مجبور - یَلِيَّتَانِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَافُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا - لیکن  
 از روی باطن با خود دانند و از راه دعا و توجہ کہ وظیفہ فقر است مدد و معاون  
 تصور فرمایند - اگر فقرا سے اہل غزوت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند  
 بہ گرد این عمل نہ رسند - طاعات و عبادات کہ در ان مقام بہ وقوع آید بہ نسبت  
 بر طاعت غزوت زیادہ است - ذکر و تسبیح آن موطن ثواب بگردد و نماز الحجرات  
 رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را درجہ بزرگ و امر ان آن معرکہ را  
 نتیجہ جدا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُرُقِي الْمِنَ الْكَثْرُ فِي الْجِهَادِ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 سہ نہ پڑھا جا سکا۔

مِنْهَا عَشْرَةٌ أَضْعَافٍ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمَزِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَلَاةً فِي مَسْجِدِي لَعْدَلُ بِعَشْرَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ  
 وَصَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَعْدَلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ. وَالصَّلَاةُ بِأَرْضِ  
 الرِّبَاطِ بِأَلْفِ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْرُهَيْمَانُ. وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ أَنَّ صَلَاةَ رِبَاطٍ لَعْدَلُ خَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ. وَ  
 وَلَقَفَتْهُ الدِّيَارُ وَالِدِيهِمْ مِنْهُ أَنْصَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِينَارٍ مُنْفَقَةٍ  
 فِي غَيْرِهِ. وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ. مِنْ أَعَانِ مُجَاهِدًا فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَارِزًا فِي عَشْرَتِهِ أَوْ مَكَاتِبًا فِي رَقَبَتِهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ  
 يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِ الصَّلَاةِ  
 وَالسَّلَامِ مَوْقِفٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُكْمَلُ فِيهِ سَيْفٌ وَلَا يُطْعَنُ فِيهِ نَجْمٌ  
 وَلَا يُرْمَى فِيهِ بِسَهْمٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً لَا يَصُحُّ اللَّهُ فِيهِ طُرُقَةٌ  
 عَيْنٌ رَوَاهُ ابْنُ النُّجَّارِ وَنَزَرُ فَرْمُودَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ مَنْ مَرَّ بِرَبَا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَجَّ يَوْمَ أَوْ سَاعَةٍ تَغْفِرَتْ لَهُ ذُنُوبَهُ وَكُتِبَ لَهُ  
 مِنَ الْأَجْرِ عَدَدُ عُنُقِ يَأْتِي أَلْفِ رَقَبَةٍ قِيمَةُ كُلِّ رَقَبَةٍ مِائَةُ أَلْفِ دِرْهَمٍ  
 ابْنُ زَيْنَبِ بْنِ زَيْدٍ وَشَكَ نَسِيتُ كَيْفَ خَدِمْتُ وَهَمُّ كَيْفَ بَدَأَ أَنْ تَوَجَّهَ دَارَ نَدَبِهَا فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ اسْت. أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالَّذِي هِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا مَرْفُوعًا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرِّقَضَةَ يَرْتَضُونَ  
 إِسْلَامًا فَأَقْتَلُواهُمْ قَاتِلَهُمْ مُشْرِكُونَ. وَأَخْرَجَ الدَّارِقُطْنِيُّ مِنْ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَزَرُ

يَقَالُ لَهُمُ الرَّاقِصَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَأَنْزِلْهُمْ مُشْرِكُونَ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَالْعَلَامَةُ بِبَيْتِهِ قَالَ - .....

مکتوب ہفتاد و ہفتم - بہ منقورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہرزین راقصین علیحدہ بہت ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در سعد آفات ورود بخت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات قازہ مبارک باشد آنچه از فیوض برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زائد کہ اللہ سُبْحَانَهُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہرزین راقصین علیحدہ بہت ہر جگہ را خاصیت بید الیکل ارض حصۃً و لیساکیرھا حصۃً زمینے مناسبت بقنار دارہ و بقوہ ملائمت بہ بقاع

ہر خوش بسرے را حرکتے در گہت

حضرت پیر دستگیر مارضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات بزنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در انجام قائلن شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان بابہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہتہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال ہرزبان الہام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا قانز خواہد گشت و بعد از انتقال

ہمچنان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارف بقاہما بنجا محرز گردید و نیز  
 بزنگا شہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات و انوار خانہ کے خود و خانہ  
 کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآ آمدند حقایق آن  
 منازل و قری بر آن حضرت متکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے  
 کافر و قریہ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ  
 آن حضرت است رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار است  
 سجدات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ بقدریکہ  
 رسانید و خواہان فرید بر فرید با شید کین شکر تم لا زینہ تکم۔ دو ہزار  
 روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جمیہ و فقیر زاد ہا موافقت فرود  
 علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مکرر تحفہ اند فرستادہ بودند رسید  
 و سبب نوش وقتہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من السنیم و  
 التسطیح الجصین و البناء و الکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروجی و یسنم القبور ولا یسطح اے لایرج و  
 قال موسیٰ بن طلحہ و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک  
 و ابن حنبل و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی لیس  
 و مثله عن مالک فی الجلاب للجمهور ما روی البخاری فی صحیحہ  
 عن سفیان الثماری انہ رای قبر النبی علیہ السلام مصنوعاً و  
 البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبر

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ وَعَنِ الْمَشْعَبِيِّ  
 قَالَ رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أَحَدِ مَسْئِمَةٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيهَةِ أَنَّهُ جَعَلَ  
 قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَسْمَاءً اخْتَارَ التَّنْسِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيُّ وَابُو عَلِيٍّ ابْنُ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَالجَوْهَرِيُّ وَالغَزَالِيُّ وَالرُّوَيْحَانِيُّ وَالسُّخْرِيُّ وَذَكَرَ الْقَاضِي حَسَنُ  
 التَّفَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَخَالَفُوا الشَّافِعِيَّ دُخْمَةَ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ  
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي الْهَيْجَاجِ الْأَسَدِيِّ وَأَسْمُهُ حَيَّانٌ قَالَ قَالَ  
 لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثِيُّ عَلَى مَا بَعَثَنِي اللَّهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
 ادْعُ قَبْرًا مَشْرُوفًا إِلَّا سَوِيئَةً وَلَا تَمَثَّلَا أَنْ طَمَسَتْ قِيلَ لَهُ الْمُرَادُ بِهِ هَذِهِ  
 الْمَشْرُوفَةُ الْمَبْنِيَّةُ الَّتِي يُطْلَبُ بِهَا الْمَبَاهَاتُ انْتَهَى - وَقَالَ فِي الْبَحْرِ وَيُسَمَّى  
 قَدْرُ شِبْرٍ وَقِيلَ قَدْرٌ أَرْبَعُ أَصَابِعٍ. وَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا ادْعُ قَبْرًا مَشْرُوفًا إِلَّا سَوِيئَةً فَحَمُولٌ عَلَى مَا زَادَ عَلَى قَدْرِ  
 التَّنْسِيمِ الْمُنْتَهَى. وَقَالَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَادِي فِي شَرْحِ الْمَشْكُوتِ قَالَ الْعُلَمَاءُ  
 يُسْتَحَبُّ أَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرَ قَدْرَ شِبْرٍ وَيَكْرَهُ فَوْقَ ذَلِكَ وَيُسْتَحَبُّ الْبَهْمُ فِي  
 قَدْرِهِ خِلَافَ قِيلَ إِلَى الْأَرْضِ تَغْلِيظًا وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى اللَّفْظِ أَوَّلُ لَفْظِ  
 الْحَدِيثِ مِنَ الْبَنِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ الْهَيْجَاجِ هَذَا الْحَدِيثُ فَحَمُولٌ عَلَى مَا  
 كَانُوا يَفْعَلُونَ مِنْ تَعْلِيَةِ الْقُبُورِ بِالْبِنَاءِ الْحَسَنِ الْعَالِيِّ وَلَيْسَ مَرَادُنَا  
 ذَلِكَ فِي التَّنْسِيمِ الْقَبْرِ قَبْلَ قَدْرٍ مَا يَبْدُو مِنَ الْأَرْضِ وَتَمَيُّزِهَا وَاللَّهُ سَيِّمَانُهُ  
 عَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُبَارَكٌ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ  
 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِصَّ الْقَبْرُ

وَ ان یسئ علیہ قال فی الازهاو النہی عن تجصص القبر للکراہة و هو  
 یتناول التبناء بذاتک و تجصص و جهة و النہی فی التبناء للکراہة  
 ان کان فی ملکة و الحرمة فی المقبرة المسبلة و یجب الہدم و ان کان مسجداً  
 انتہی کلامہ۔ و ایضاً یکرہ تجصص القبر و البناء علیہ فی حریمہ و  
 خارجہ لغم ان حشی نیش او حفر سبع او ہدم سبل لم یکن البناء  
 و التجصص مکروہاً بل قد نظر اماماً و سيعلم من ہدم ما فی  
 المسبلة حرمة البناء فیہا اذا الاصل انه لا یہدم الا ما حرم وضعہ  
 کذا فی التحفة و ایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روى عن النبی صلی  
 اللہ علیہ و سلم انه نہی عن تجصص القبر و ان بنی علیہ و ان یکتب  
 علیہ و ان یعطأ ولو بنی علیہ ہدم ان كانت القبر مسبلة و ان  
 کان القبر ملک فلا کذا فی شرح الوجیز و کن الی و صی ان یسئ مسجداً  
 للمسلمین لم ینفذ ذلک حرام و ان کان فی ملکہ فہرہ مکروہ کما فی  
 السراج الوہاج و ایضاً یحرم البناء علیہ للزینة لما رویناہ و یکرہ  
 الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء و القبر موضع الفناء لا الدائم  
 فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقۃ بدونہ کذا فی البرہ  
 شرح مواہب الرحمن۔

مکتوب ہفتادونہم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریریں بر طلب و محبت  
 فقرا و مدح کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرضی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر ماست۔

والدہ مہربان من۔ بورد عنایت نامہ گرامی مسرور گردید۔ اوسبجانہ  
 ورد طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد۔ غزیری می فرماید خداوند  
 مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت  
 نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در ہناد آن مشفقہ کائن ہست و شفقت خاص بہ فقرا  
 معلوم می شود۔ خوش گفت

گردستان گردا و اگر کم رسد بورد  
 گرچہ بوسے ہم نباشد روی ایشان بس است  
 از غایت حسن ظن طلب نعلین این عاصی نموده بودند الآخر فوق الأدب والسنۃ  
 فرستادہ شد جائے آن ہست کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب را  
 نسبت بفرستیت بہ آن سرور دین و دنیا است علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا  
 ومن التسلیمات اکملہا بہر حال رضامندی ایشان منظور دالستہ این بے ادبی  
 نمودہ شد۔ دیگر بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی  
 انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواهد در آورد و اطلاع خواہند بخشید  
 این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود و اکثر فقرا  
 این وقت طریق دعوت و شیخ خلائق را منظور داشتہ ریاضتہاے شاقہ اختیار  
 کردہ اند و ہمیں نیت چلہا و خلوتہا می کشیند و جمعے دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعات  
 شرعیہ ہست دیدن خود کردہ خود ہارار داج دادہ اند و طریق مرصی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر ماست کہ جامع جمیع طرق ہست۔ الا این ہمزگواران امور سے را کہ موجب  
 امتیاز ہست نزد عوام کالا لغام قصداً بسپت دادہ اند و در دستہ احوال و اخلاص  
 قلبی کہ خلاصہ احوالات بہت مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معما کہ کسے



واقف شد بزرگ می فرمایند

بسی زلفت عقل زحیرت که این چه بوا بختی است

بیری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز

مکتوب مشتاقم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی

احبه یا ایها الذین امنوا اذ الیقینم فیة فاثبتوا و اذکر واللہ کثیرا

لعلکم یتقون. و اخرج ابن ابی عیاش عن کعب الاضبار قال ما من شغل

احب الی اللہ من قرأ الا القرآن والذکر لولا ذلک ما امر الناس

بالصلوة والقتال انه قد امر منین بالذکر عند القتال کترین

خبر خواهان به عرض والامی رساند که بعضی ادعیه ماثوره که از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

درین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات و متگاہ میر محمد عارف که از دعا گوایان

قدیمی است و متوجه ملازمت معالی ارسال داشته آمد لفقین که بمطالعه خاص خواهند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند منظر اشاره

است قال الشیخ العالم العارث الکامل الشہیر فی الحرمین الشریفین الشیخ

الشعرانی قد سنا اللہ بسیرة الاقدس فی کتابه المسمی باطین ادرما

انعم اللہ تعالیٰ به علی محبتی لولایة امور المسلمین و مشارکتی لهم فی

المهموم و الامراض لاسیما السلطان الاعظم و قد مرصت لمرصته

مترین و ضربت علی مفاصل رحلی مرات اخرها فی شهر رمضان سنة

احدی و ستین و سبعمائة لها سافر لقتال الروافض و مکتبت مرلیما من

اول رمضان الی اخره فلا شفی السلطان شفیت تم کلامه حضرت سلامت

برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است که مورد عنایات و الطاف پادشاهانه

رَدِّ قَاتِهِ شَابَ نِشَاءً فِي عِبَادَةِ اللَّهِ - وَاِسْلَام

مکتوب ہشتاد ویکم - بہ ملاحمد امین حافظ آبادی در تحریریں بر ارتباط معنوی

و طلب ترقی و بیان بعضی کمالات بہ طریق اجمال ذکر احوال بعضی

حامد او مصلیاً برادر طریق فضائل کمالات دستگاہ ملاحمد امین ازین

عاصی دور افتادہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول آوردہ مشتاق دانند از ان

ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعای سلامتی یاد نہ نمودہ اند مواعظ جز استغراق مطلقاً

حقیقی جل شانہ امر دیگر مباد بہر حال ارتباط معنویہ را در از دیاد و دارند کہ مدار کار

بر آن است و شب و روز خواہان ترقی بود *مِنِ اسْتَوَى يَوْمًا فَهُوَ مَغْبُورٌ شَنِيدُ*

باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نمودہ بہ سیر اسم الباطن کہ معبر بہ ولایت

علیاست برسند تا مرد و بازو سے طیران درست گردد و بعد از ان بحسن فضل خداوند

عرشانہ از جمیع صفات و شیون بر آمدہ بہ ذات بخت کہ معراست از نسبت اعتبارات

و وصل عریانی از لوازم آن مقام بہت مستبعد گردند - ع

این کار دولت بہت کنون تا کراد ہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقہ علیہ استفاد یافتہ ظاہر البشما معنی

ہم دارد لوازم ہم پر کمیاریا خواہند آورد و توجہات باطنیہ ممد و معاون خواہند

بود - دیگر از حقیقت الاحالات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بار

توجہات غائبانہ بہت و بیچ کس داخل طریق شدہ است یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت

است مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران است - دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ

محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند و کبشارات خاص مشرف

کند چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار خلت بهره تام گرفتند  
 بالجله کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر ہم آن قدر ترقی نمودند  
 کہ چہ نویسند بالجله کار سنین را درین مدت قلیلہ قطع کرد۔ و السلام۔

**مکتوب ہشتاد و دویم۔** بہ حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ کابلی در بیان

ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بہ آن حضرت  
 و طیر شدن غائبانہ بعضی یاران بہ بشارت عامیہ۔

برادر گرامی حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ از حقیقت صلوة بهره وافر

گرفته متوجہ فوق باشند کتابتہاے شامی رسند و در فرستادن جواب توفیق

می شود معذور خواہند داشت۔ درین روز بیان چهار کس از یاران این فقیر

حقیقت صلوة فرمودند و بعضی الحاق بحقیقت الحقائق ہم نشان دادند معاملہ

محبت درین آوان بہ نوع دیگر است۔ امیدواریم کہ آن برادر گرامی از راہ محبت

بہرہ ازین کمالات برداشتہ باشند ترقیات یاران این فقیر اظہر من الشمس گشتہ

یاران جاہلے دیگر حضرت ہا دارند زود تر برسند کہ ما منتظر شمایم کتابتہ کہ

مصحوب خواہد عوض ارسال داشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد وقت جواب نوشتن

کم شدہ۔ انچہ از ملاقات نمودن بہ شاہزادہ نوشتہ بودند مبارک است بعد از

استخارہ ملاقات بکنند و بہ سپران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقائق آگاہ

حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے کہ پیش شما

داخل طریقہ گشتہ اند بہ سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد اللہ از خلفائے شیخ آدم

کہ در وزیر آبادی باشند یہ فقیر متوسل شد و سہ چهار توجہ ازین عاصی گرفت

ذیل محظوظ رفت. بہ انوی خواجہ محمد شریف سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر  
 بہ شیخ عبدالعلیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ وزیر آبادی کہ از اعظم خلفاء  
 شیخ آدم است خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و ذیل محظوظ شد  
 و بہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردہ ام  
 شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا عظمی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے  
 برخاستہ است حضرت ایشان ہم از توجہ گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون  
 این کتابت مثل خواجہ محمد شریف و خال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت  
 کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاہ طرفہ شورے بہ میان محمد  
 باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است  
 و بحق بہ حقیقت الحقایق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت بعضی اسرار ہا دیگر فرمودند سلام  
 مکتوب ہشتاد و بیوم - نیز بہ مومی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ  
 درین طریقہ و ہجوم اہل طلب -

لہ الحمد علی نعمائہ - کمالات دستگاہ معارف آگاہ صوفی سعد اللہ بہ اعلا  
 مراتب کمال تکمیل برسند - مخفی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشت  
 بسیار متاثر گشت بہ صحبت یا حضرت ایشان داشت چون شاہجہان وفات یافت  
 بہ بہت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت - دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و بلخ غلودارند  
 چہ نویسند کہ از حیطہ نوشتن خارج بہت فقیر در خانہ عبدالرحمان سلطان سکونت  
 دارد از غایت اخلاص بچسبندہ بجانہ خود آوردہ بسیار خدمت گاری می نماید  
 حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند که شما ہمین جا اقامت نمایند و معا لجه مر لهن نموده به وطن  
بر دید ظاہر امانده شود اما متعین نیست۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارک الیہ در جواب مکتوب اد کہ از انکشاف  
حقیقت قرآنی و غیر آن نوشتہ بود۔

حامد و مصلیا۔ کمالات اکتساب ذوالمعارف العالیہ و الحالات القویہ  
صوفی سعد الدبجانیہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ و ربانند کتابت  
شما با کتابت فضائل پناہ شیخ عبدالباقی رسیدہ مہنامین ہر کدام معلوم گردید  
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن و غیر آن مندرج  
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقت قرآنی بس مقامی است عالی۔ مشارک آن وسعت  
بے پونی است کہ بذات غیب متعلق است حق سبحانہ بہرہ از ان کامل روزی گردانا  
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت است چون قاصد  
بر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالیٰ  
کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ شیخ عبدالباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملامت محمد حسن سیالکوٹی  
باسمہ سبحانہ۔ حامد و مصلیا۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرماید  
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد حسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلا کلمہ حق و ندا  
ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرصنیہ اوست بہ جهت تبلیغ بعضی  
اور دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود و معا خواہند نمود۔

و یک مکتوبی از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسب است  
 بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف تو اہمند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام  
**مکتوب ہشتاد و ہفتم**۔ بہ عاشور بیگ در تحریریں بردوام ذکر و  
 نکویش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید  
 کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدی کہ اگر بہ تکلف یاد ما سوا نماید بہ  
 یادش ننماید۔ این حالت مجبر بہ فناے قلب است دیگر مدتی است کہ از مشاہج  
 خبری نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات  
 غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقایق آگاہ صوفی سعید اللہ مغنم شمرده گاہ گاہ می  
 رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا  
 آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام

**مکتوب ہشتاد و ہفتم**۔ در جواب مکتوب او کہ اثر متصنن معارف بلند بودہ۔  
 بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت  
 فرستادہ بود نذر رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی نبیا  
 و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقیر و ولایت محمدی علی  
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی متابعت بہ انجمن و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ  
 یافتن از محبت و یافتن پر توے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تعوق  
 آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوستہ از کرم او تعالیٰ چہ عجیب  
 کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بجزایا ممتاز گرداند ان ربک واسع

المَغْفِرَةِ ما مول از دوستان دعا است - والسلام -

مکتوب ہشتاد و ہشتم - بہ شیخ محمد تھانیسری - در تعزیت -

لہ الحمد علی کل حال - جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ در معرض

قبول آرند - و درین درد مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار و داده است شریک

خود دانند و از کیفیت رواد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور مدد و معاون

نمودند تاخیر در مراسلات و ابوابہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روزگار

آن حدود از راہ غفلت نسبت و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما

کاین بہت مع انذار اداے حقوق کما حقہ مقصریم معذوری داشتہ باشد - والسلام

مکتوب ہشتاد و نهم - ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل حور

المحرم و مدح ہذہ الطریقۃ العلیہ -

نحمد اللہ حق حمدہ - ولضلی ولنسلم علی رسول وعبدہ وعلی

الہ وصحبہ رجوم العدی و بنجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت

بذکرہ و ذکر ہم جہاد الاقلام فی میادین الاعلام و تہدی سلاما الطفت

من لقاء الجیب و اطراف من منادۃ اللیب الی جناب و اسرطہ

عقد الریاسۃ و مطلع شمس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاص

عنہ عوالی الہم و یقدر الباع اعلی و استی قراب العظم الشالیع فی

العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحایز من بحور علوم المنقول

منہا و المعقول لالی الجواہر و جواہر الالی و الجائر قصبات السبق

فی علیہ معالی الايام و اللبالی علامۃ العلماء و الحج الذی لا ینتہی -

ولكل ليج ساحل الملاذ المهام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان  
 سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيان مشرفة للطالبين و  
 بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين وبعدها الداعي  
 على زبر المزبور طي المسطور المغثور اهداءً اَلسلام عليكم وَرَحْمَةُ اللهِ  
 وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الاوقات  
 الحالية الصافية والازمنة الرايقة الالفة الخوال التي قطعناها في  
 حى ميادين الانسباط ولم يشبع اخرون فضل ولم يكن مسبها الا في  
 سهول الوصال حيث كانت الادواح قبل الاشباح جنود مجندة  
 كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر وِلله  
 الحمد من ذلك الحبر وماضونا بعد المسافة بيننا سرا اترككم تسرى  
 ايننا فلتقى وماشاع وذاع وشغفت الاسماع ونشاط الطباع دَوَّع عليه  
 الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرام  
 الخلال المرضية ومنحتموه من قويم السير على سنن السيرة السنة  
 السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى  
 وثناء الاحيار عنوان صحيفة المرؤ من يوم القيمة كما ورد في الاخبار  
 فيحسن نشرها يستحب حرقها سترها مع صميمه الاعلام بالحب في الله  
 المأمور بتكره وتضويع لشهطه وهجاد راتكم بجوار ذلك المحرم الامين  
 وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام  
 بادابه والتزام زكوة لصابه محط لامنيات وغنتهى الرغبات وَ



مهبط التنزلات والبركات فمن ثمرة لم تنزل الا فتحة الى الوتر  
 عليه على له بعد نهل مشاقه ملناحة ولم ترح الارواح الى روح  
 مراحه تادين الى المولى سبحانه الكف الغرا عشة والابتهان في بلو  
 غاية المازب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية  
 النقشبندية الاحمدية التي اساس عمادها ومركز عمودها متا  
 الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت في الجملة مستجبه  
 يجلسه من سير سير السلك الصالح وافتق آثارهم من أهل العناية  
 فهي اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العدا  
 على جزيل عدوها وجليل مدردها مسلكا ونهاية واليق أهل الزم  
 والنسب بابناء الاوان لا نفرادها المزيد اختصاص وكما اختص  
 من اندراج النهاية في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غا  
 الغاية وقد صرح الخبر المروى وهو في التنويه يكفي خير الذكر الحق  
 كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وال  
 بال ثم مهمما كانت حاجبة تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا  
 يتعلق بخدمة الحرم الحرام وبيروانه الكرام فلا بد وان تشرقوا  
 بالاعلام بذلك والنبيه على ما هنالك لتنتشر بخدمة وتنظ  
 في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة تعرض على مولانا الشرف  
 عماد حرم الله تعالى المنيف الموريت رومالا لاصال بجنابه وط  
 للتوصل الى خطابه وكتابيه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا

و ثواب الدلالة على الخير محصلا و تقربوه منا السلام و رحمة الله وبركاته  
المكانة كما قيل لبعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق و السلام  
عليكم و رحمة الله وبركاته و على من حل بالنادى و اقام بذلك الوادى  
صلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم ادلا و اخرا -

**لتوب يوم** به حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریریں بر زیارت  
وضنہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در  
مہض قبول آرنڈ شد کہ تقریب زیارت روضنہائے متبرکہ کہ سیری باین دیار نہ کشید  
ند - ع انتظار از حد گذشت اجاب را -

اما ارتباطہ معنویہ مقننی آن است کہ گاہ گاہے محبان را یہ ملاقات فائز  
برکات خوش وقت می ساختہ باشند

بدان مقصد علیٰ تنو انیم رسید ہم مگر لطف شمای پیش نند گامے چند  
کیفہ شریفہ رسید لذات روحانی بخشید - و اسلام -

**توب لو دویم** نیز بہ مشار الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن است -  
باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا - بہ وصول ملاطفہ گرامی منہج و مسرور  
دید - خاطر بجایب شما ہمیشہ نگران می باشد اگر چه در نظامہ در بعضی احیان نسیان  
قع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت

مابرون را نگریم و قال را مادرون را بنگریم و حال را  
بیرزاد ہا سلام می رسانند مخدو فراد ہا یکمال برسند - و اسلام

مکتوب نود و دویم نیز بموی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجرودہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف دستعد سازاد و بجزمت من مازاغ بصوہ و ما طغی علیہ و علی آرا الصلوٰۃ و التسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علی مصداق السلام نامنی است و از ولایات ثلثہ صغری و ولایت کبری و ولایت علیا باشد بر واقع شدہ است چہ ولایت صغری تعلق بہ ظلال اسما و صفات دارد و ولایت کبری و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسما و صفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ در ان جا ظهور ذات بحت است علی الدوام۔ این است بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باغث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میا نجیورا از صعب در گلو بہم رسیدہ بود لہذا سبحانہ

والمنتہ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے است اشتیاق طرفین بجد کمال و بجز

صورت اتفاق نمی افتد فعل اللہ یحدث بعد ذلك أمراً۔ و ازین ہم عجب

آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہاے شما خوبت تو اتر می رسد ہر چند فقیر

است در ارسال جواب لیکن با وجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ بسبب

وصول تاچہ باشد فعل المحکم لا یخلو عن الحكمة از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ

بشمانه رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ اما لبت سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز  
 ون است و هو المطلب الاقصی والغایۃ ہست خوش گفت سہ  
 آسودہ شے باید خوش متیلے تابا تو حکایت کنم از ہر بلبلے  
 سلام علیکم و علی من لدیکم ۔

توبہ لود و چہارم ۔ نیز بمبشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید  
 ست بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد ۔

الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ کتابتے کہ آن فضائل مآب  
 لات انتساب بہ این ائمہ در دلیشان ارسال داشتہ بودند در این اوقات رسیدہ  
 ب خوش وقتی گردید لبت سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہ این دور از کار را  
 ہے بخاطر خود راہ نمی دہند و بچند کلمہ یا رشاد می فرمایند لیکن استماع واقع کہ درین  
 زبا از بعضی مقتدیان نسبت بخاندان شہابہ و قرع آمدہ است موجب بے حلاوتی  
 شتہ ۔ اما چون فعل جمیل مطلق است و ہر چہ از ان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید  
 الحقیقت عین خوبی و بیبودی است ۔ عاشقان معادق جلال و جمال را مساوی  
 یا بند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند ۔ خوش گفت سہ

ن از تورو سے نہ پیچم گرم ہیاناری کہ خوش بود ز غریبان محمل خواری  
 علنا اللہ سبحانہ و ایاکم من المحبین الصادقین والسلام  
 توبہ لود و چہارم ۔ نیز بمبشار الیہ در فضیلت قرب معنوی ۔

باسمہ سبحانہ بخندہ و تھلی و نسلم سلام سلامت انجام بہ جناب آن برادر  
 می معارفنا آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفہ اکثری رسند و بہ سبب

عدم علم به مترددین آن حدود در بواہا توقف واقع می شود. می داشته باشد که  
 خصوصیت شما نه از ان قبیل است که موقوف بر سمیات ظاہر باشد ارتباط و قرب  
 معنویہ بکثرت سبحانہ روز افزون است اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند این بجا  
 رانیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرهون  
 باوقایعها انومی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند. والسلام.

مکتوب خود و ششم. به خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب اور.  
 باہر سبحانہ کمالات دستگاہی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما

رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ  
 گردید حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد. والسلام

مکتوب خود و ہفتم. نیز بہ مشار الیہ در فضائل محبت فقر و خدمت انیال  
 و میان آنکہ برابر محبت پیچ بشارت نیست

حامد و مصلیٰ حقانی آگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف جمیع کمالات  
 خاصہ حضرت مجدد الف ثانی است بہرہ مند گردند. بختی کہ لفضیب وقت شما

خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند ہر کہ از جهان آباد می آید می آید آن قدر  
 شما انہما رضا مندی می نماید کہ از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف

الواحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند کہ چہ نویسند خوش وقتی فقرا با  
 ترقیات دارین است. آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ و تعالیٰ عنایت است

کہ در حق شما کردہ است و شمارا از جمیع یاران امتیاز دادہ برابر محبت شما پیچ بشارت  
 نیست. والسلام.

مکتوب لودوشتم - نیز به مشار الیه در فضیلت ارتباط معنوی -  
 لا الحمد - کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ بہ استقامت  
 باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ فی شہود و سبب امید واریہاے گردود - و مکاتیب  
 گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی فی شہود معذور محاشہ  
 باشند - عمدہ کار ارتباط معنوی است - بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است - درین  
 روز ہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاکہ  
 خواندہ شد تعقل اللہ سبحانہ منکم - والسلام -  
 مکتوب لودوشتم - نیز به مشار الیه در ذکر ترقیات یاران خولش و شہ  
 از خدمت و اخلاص میرزا دہا -

لا الحمد - برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ  
 فرستادہ بودند رسید لیت سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت  
 دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند - چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوة  
 مشرف گشتہ اند و ہزار کس بہ حقیقت الحقایق استعداد دارند پیران شیخ میر ہوم  
 آنچه حق خدمت بود بجا آورده اند - چنانچہ در بازار ہا پیادہ در رکاب فقیرنی رفتہ اند  
 پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضی مردم روزینہ کردندی خواہند کہ روزنہ منوہ  
 را از میر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد - والسلام -

مکتوب صدم - نیز بہ مولی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود -  
 حامداً و مصلياً - جناب حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند  
 کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابتے کہ بحضرت ایشان

فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجہ عبدالرشید مبارک است در وقت نوشتن  
از آن حضرت فاتحہ خواہد گرفت۔ النشاء اللہ تعالیٰ چند وقایع روشن کہ در مکتوب  
حضرت بیومر قوم بوز بعایت روشن است و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخط خاص ہوا  
محل منوہ فرستادہ خواہد شد النشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم۔ نیز بمشارئ الیہ در بیان فضل محبت۔

حامد و مصلیاً۔ تجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف بکمال جذبہ و سلوک متحقق  
گشتہ بہ معارفی کہ فرق این در کمال اند و از ولایت صغری فریت دارند داخل ولایت  
کبری اند و چون نمایند محبت شما امید است کہ دقیقہ از دقائق را فرو نہ گذارد فان المرء  
ممنوع من اہب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیر بودہ است برائے بعض  
مطلبہا متوجہ آن حدود است۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب صد و دویم۔ نیز بمشارئ الیہ در فضل محبت اہل اللہ و ماینا سب الذلک

لہ الحمد۔ امیدواریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آنا فانا  
ترقی باشد۔ محبتہ کہ حق تعالیٰ فیض شما گردانیدہ است باعث غیظہ است امیدوار  
باشند فان المرء مع من اہب بشارتے است دور استادگان را صحیفہ شریک  
لا عوصن باقی رسانید و نیاز نامہ کہ بحضرت ایشان مرسل بودہ بتظر مبارک  
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند لیس سبحانہ الحمد حضرت ایشان با صند  
کہ رودادہ بود و تا دیر ماندہ درین روز ہا روز بروز بہ تخفیف است چنانچہ آنحضرت  
عقل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ بر نوردار خواجہ عبدالرشید  
داخل طریقہ سازند لیس سبحانہ الحمد کہ در مسلک مریدان مسلک گشت۔ حامل رقم

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در صحبت بسر بردہ است  
و کسب بعضی کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرص بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف  
نیاشد جزوے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و سی و سوم**۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات  
است و تحریریں بر صحبت و ذکر بعضی اجبہ۔

لہ الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت  
محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات  
عظیمہ سر بلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضی مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے  
بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان  
بشارت عظیم بکنند موقوف بروقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ  
التماس نمودہ خواهد شد و فقیر ہم متوجہ خواهد بود حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیل  
اظهار رضا مندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق  
بعضی یاران خدمتگاریا و لوازم دوستیہا نمودہ اند در حق مشار الیہ بیش از پیش  
متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسماعیل ہم آنجا تشریف دارند  
اگر گاہ ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز  
ساز یاران مخصوص اند۔ والسلام علیکم۔

**مکتوب صد و چہارم**۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ وما  
یناسب ذالک۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را



به مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب که از کمال اخلاص و محبت  
ارسال داشته بودند رسیده خوش وقت ساخت. می باید که همبرین منوال از احوال  
ظاهر و باطن خوش می نوشته باشند که سبب توهمات غائبانه است. چون محبت شما  
با فقر اقوی است با طبع امیدواری عظیم است اطراء مع من احب حدیث نبوی  
است علی صاحبها الصلوة والسلام را بطه معنوی هر چند استوار بود از کمالات باطنی  
بزرگان زیاده از تصور نصیب وقت باشد. خوش گفت

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر  
سایه آن نفس کیش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانه از دید این نسبت واسطه خواهند که مدار کار برین است. والسلام  
**مکتوب صد و پنجم** - نیزه مشار الیه در عزای اہلیه او.

باسمه سبحانه. مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خبر ارتحال  
والده فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تا صفت و تالم روداد رحمہ اللہ سبحاناً  
رحمتہ واسعہ فاکہ مغفرت در حق آن مرحومہ خوانده متذکر توجه غائبانه کرده آمد  
ان رَبِّكَ وَاسِعُ الْغَفْرِهٖ اَن مَغْفُورَهٗ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس  
سره بوده امیدواریم کثیره در باره آن مغفوره متوقع است در روز منوره  
جای موجود بوده لیکن در سئله خالی از اشکال نیست اختیار دارند. والسلام.  
**مکتوب صد و ششم** - نیزه مشار الیه در بیان آنکه عنایتی که متمثل خلعت  
شود کتابت از اعطای نصبت است.

حامداً ومصلياً ومسلماً. الوارع عنایات حضرت خداوندی جللت عظمتہ  
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآل الامجاد علیہ وعلیہم الصلوة والسلام

کتابت شریف شمار سیده بسبب خوش وقتی گردید آنچه از وقایع نوشته بودند به وضوح انجامید و باعث مسرت محتویه گردید. می باید که همیمن منوال از احوال ظاهری و باطنی نوشته باشند و آنچه که اول کتابت مندرج بود لغایت مبارک است و امید بخش است. عنایتی که متمثل به خلعت شود کفایت است از آنکه نسبت خاصه خویش عطا نموده باشند و قلیح دیگر همه خوب در روشن بودند. چون حضرت ایشان را چند روز است که ضعف بدنی عارض شده است بنا بر آن در خدمت عالی گذرانیده نه شده است. انشاء الله تعالی و قتی که صحت کامل رود به حضور ایشان عرض داشت شما گذرانیده خواهد شد. والسلام.

**مکتوب صد و هفتم** - نیز به مشارالیه در ذکر توجه غائبانه که از حضرت ایشان در حق او به وقوع آمده و تخریص بروعدانی التوجه بودن و اشاره ترقیات یاران خویش.

الحمد. حقایق آگاه نجابت دستگاه خواجه محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجه خویش دانند و از دعوات غائبانه غافل نه شمرند شب جمعه گذشته در حضرت روضه مقدسه بجهت شما از حضرت ایشان درباره توجهی گرفته شد امید که آثار آن ظاهر گردد. گاهی به جانب شما غائبانه نظر کرده می شود شما را با خود خصوصیت خاصه می فهمد و بعضی کمالات بلند در حق شما متوجه می گردند که قبله توجه و هدانی است و پراکنده نه گشته. امید است که کار سنین به ساعات منفعتی گردد. چنانچه بعضی یاران که به فقیری نشستند حضرت ایشان فرمودند که کار سنین آنها در ساعات میسر شد سعادت آثار ملاحظه معارف به فتای قلب رسانیده است

و در اخلاص و قدویت بے نظیر امید که در حق مشارک الیه توجہات خاصہ در یخ

نہ دارید۔ و اسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ بہ خان سعادت نشان محشم خان در بیان آنکہ قول

حضرت علی نو کشف الغطاء ما از دوت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است

و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ سیرہ و افراز مقام

اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قران

ولایت محمدی ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نحمدہ و نصلی و نسلم بر محمد نامہ آن برادر مہربان کہ مشکل برود فور شفقت

و الطاف بود در رسیدن احوالات و واردات بودہ فرحت بر فرحت افزود

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متوقع کہ ہمیرن منوال این قسم اذواق و مواجید کہ شہتہاے ارباب کشف و شہود است

محبان و خیرخواہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلب

و المرء فی الجسد فی صلاح حکم العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات

حالتارومی دہند کہ بے اختیار تصدیق قول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کہ

لو کشف الغطاء ما از دوت یقیناً می شود۔ ومع ہذا فقدان نقد وقت است

و کلہما جس بیالک او خطر فی خیالک فاللہ سبحانہ و راع ذلک کمرکن

این حالت است۔ بغایت صیل و بس بلند است و در اصلان آن اقل قلیل لیکن

این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج است فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل

و براہین می گردد و در رنگ عوام از اثر بہ موثر پے می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گر گویم شرح این بے حد شود

کریمه رَبِّ اَرِنِي كَيْفَ تُخَيِّرُ الْمُؤْتَى. گویا نشان حال آن مقام است با وجود <sup>عده</sup>  
 این وارد طلب و راز الورا و نمودن و این مشهور داخل هو اساختن و تحت لا آوردن  
 از بلندی استعداد و علو همت مشعر است قطوبی لمن جمع بینهما باید دانست  
 که سر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰة و السلام هیچ ذره  
 از ذریعے شرک نه گذاشت که مسدود بگذازد نه ساخت. کریمه و مَا كَانَ مِنَ  
 الْمُشْرِكِينَ مؤید این معنی است. و تا تمام معامله نفی را قطع نماید و از مقام خلعت  
 حفظ و افر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر است علیه من الصلوٰة افضلها  
 و من التسلیمات اکملها بهره حاصل نه کند. از اینجا است که تجلی ذات بے تخلل صفات  
 و شیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰة و السلام گشت. و دیگران را به تبعیت  
 و درانت تزلزلے ازان ارزانی فرمودند و او علیه الصلوٰة و السلام در دنیا برویت  
 بصری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که شمره رویت  
 است لصبیب نه شد حتی که بعضی محققان صوفیه منع رویت قلبی نموده اند برویت  
 بصری خود چه رسد سبحانہ اللہ بعضی از متصوفه به ظهور شعبده با قائل رویت بصری  
 درین دار فانی شده و مخالف کتاب سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا  
 فاضلوا اصناعوا فاضاعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم که مجموع معامله نفی و اثبات  
 بے اقران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی علی نبینا و علی الصلوٰة و السلام صلوات  
 نه پذیرد و کمالات مقام خلعت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که حال  
 مقام محبوبیت است جمع نه شود بوسے از مقام اثبات به مشام جان نه رسد.

واجتماع این دو بکر محیطی تقریب شیخ کامل ممکن الحصول نه با لفظ طول صحبت  
در سوخ تام هر دو در کار اند الحمد لبثه که سوخ و فدویت تام در ان برادر  
جناب حضرت پیر دستگیر مفهوم می شود - والسلام  
مکتوب صد و نهم به سید نور محمد بنگالی در بشارت معیت و تصفیه عناصر  
و اشارت به بهیئت وحدانی.

باسمه سبحانه - حامداً ومصلياً - اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند که  
دیر و در مجلس سلوک در حق شما بسیار امید دار شدیم معیت خاص با خود یافته  
شد و چنان متخیل گشت که معامله که تعلق به عالم خلق داشته یعنی تصفیه و تنقیه  
عناصر راجع متوط بوده مقصود شده باشد و الغیب عند اللہ سبحانه الحال امیدار  
معامله که به بهیئت وحدانی تعلق دارد باشد و فقیر را بجانب خود متوجه شناسند  
و به دعای سلامتی خاتمه ممد و معاون بوند - والسلام -

مکتوب صد و دهم - نیز به بشارت الیه در بشارت مناسبت به لطیفه اخفی  
و لطیفه خاک در دید قصور اعمال -

الحمد - اما بعد - سیادت پناه برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند  
که این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواهان ترقیات شما می باشد - قبل ازین بچند  
گاه مناسبت شما به لطیفه اخفی که اعلیٰ ترین لطائف عالم امر است دریافته بود الحمد لبثه  
علیٰ ذلک و اسرار تاز کهیرای این لطیفه از نوشتن و گفتن خارج است ولایت محمد  
علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام تعلق به این لطیفه دارد و زیر قدم آنحضرت است علیه  
الصلوٰة والسلام - چنانچه شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندیج از انجا

تشفی نمایند و امروز در حلقه صبح مناسب است شما به لطیفه خاک متوجه شد و این لطیفه  
 راس در پیش لطافت عالم خلق است و معامله که به او مربوط است فوق جمیع لطافت  
 عالم امر و خلق است کما حق فی المکتوبات القدسیه فیراجع هنات .  
 هر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر  
 استقامت احوال و صدق طلب که تقدیر و کار شما است حصول این معنی جلی  
 استبعاد نیست فطوبی لکم و بشری و معامله که فوق جزو ارضی است به هیئت  
 و هدایای انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات  
 قدسی آیات حضرت جید و الفت ثانی مبین است پیش فرزند ارشدی محمد اعظم  
 آن مکتوب تکرار نمایند و بکنه آن برسند و السلام اولاً و آخراً .  
**مکتوب صد و یازدهم** - به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او -  
 باسمه سبحانه - مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیده خوش وقت  
 ساخت - از انوار و برکات روز عرفه که نوشته بودند معلوم شد و سبب لذات معنویه  
 گردید به همین آئین احوال را نویسان باشند که سبب توهمات غائبانه است و السلام -  
**مکتوب صد و دوازدهم** - نیز به مشاغل الیه در بیان فضائل محبت و اخلاص .  
 بسم الله و السلام علی رسول الله - اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند  
 یکی را فرهاد بیگ رسانید و قوه بن نیز رسید جزا کم الله سبحانه خیرا - محبت و  
 اخلاص که در نهاد شما از قدیم متمکن است از هر من الشمس است لهذا امتیاز خاص است  
 شما را فطوبی لکم امیدواریم عظیمه هم در عقبی و هم در دنیا در حق شما متوقع است  
 اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقه بنویسد در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کوتاه باید - و السلام

مکتوب صد و نیر دهم - نیز به مشاور الیه در فضائل محبت اهل اللہ -  
 باسمہ سبحانہ برادر قدیم بہ ترقیات دارین سر بلند باشند کہ امام سعادت  
 برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کرده باشند درین  
 محبت شمارا امتیاز تمام است و امیدواریم ہماے عظیمہ در حق شما متوقع بہت فضائل  
 و کمالات این محبت در دفتر ہائینجہ لہذا عنان قلم را ازان بازداشتہ - والسلام -  
 مکتوب صد و چہار دہم - نیز بمشار الیہ در جواب مکتوب کہ از وقایع  
 اعلیٰ نوشتہ بود -

حامداً و مصلياً و مسلماً جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف  
 ازین احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند احوال این فقرہ مقرون بخرمت المسؤل  
 منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتہ کہ مصحوب فرہاد بیگ مرسل  
 بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است  
 و آنچه از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریم عظیمہ گردیدہ دیگر  
 سابقاً مصحوب سعادت آثار خال بیگ یک غصہ متبرک کہ بہ استعمال حضرت الیشا  
 در آمدہ بود بہ بہت شما فرستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشد یا نہ و ظاہر این است  
 کہ نہ رسیدہ بہت دیگر نہ شکرانہ این قسم نعمت بجامی آوردند و عجب بہت کہ بیچ اشعار  
 ننمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساختہ - والسلام -

مکتوب صد و پانز دہم - نیز بہ مشاور الیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ  
 کہالات نبوت تعلق دارد و معاملہ بہیت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی بہت -  
 لہ الحمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تصفیہ نمودہ از

کمالاتِ مہیبت و حدائی انبساط و حظ وافر اخذ نمایند. عروج عناصر اربعہ بہ کمالاتِ نبوت تعلق دارد و معاملہ مہیبت و حدائی منوط بہ حقیقت کعبہ ربانی است و از گذشت آن حقیقت قرآنی است. پس از دوسے حقیقتِ صلوة است لشد سبحانہ الحمد کہ جمعہ از یاران فقیر بہ وصول این حقایق ثلثہ امتیاز دارند. امید کہ آن عزیز نیز بہ این خواص استسعاد یابند حقایق آگاہ میان ظہور اللہ و فتائل مآب میان عطاء اللہ می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد. باقی حقایق را از میان ظہور اللہ ربانی معلوم خواهند کرد. والسلام۔

مکتوب صد و شانزدهم - نیز بہ مشارالیه در بیان فتا و بقا بہ طریق اجمال الحمد للہ و سلام علی عباده الذین اصطفی. اللہ سبحانہ و تعالی آن برادر گرامی را بہ عنایات و واردات خاصہ ممتاز داشته شریک از فناے نفس کرامت فرماید. فناے نفس وقتے میسر گردد کہ سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے کہ خود را معدوم محض خالی از ہلہ صفات مثل جماد بے حس و حرکت یابد۔ این زمان اچھے دروے از وجود و صفات دیگر کہ از روے امانت بود ہمہ روے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے است از اسماء الہی جل شانہ و مبداء فیوض بہت می گردد و فنا و اتم حاصل روزگار اومی شود۔ و بعد از ان صفاتے ازین زائل شدہ بود عدمیت ذاتی لفییب وقت او بود بعناست الہی جل شانہ از کمالات کرم صفات وجود از ان طرف بہ سالک عظامی فرمایند و بہ آن بقامی بخشند و سالک متعلق بہ اخلاق اللہ می گردد این بہت بیان فتا و بقا کہ کمال مربوط بہ آن بہت۔ خوش گفت بہ



ہیچکس راتانہ گردا وفتا  
نسیت زہ در بارگاہ کبریا  
دیگرے می فرماید

ازست حجاب تو لفتین است  
شرط ہمہ رہروان ہمین است  
می بین و مگوے مذہب این است  
می باش و مباش شکل این است

دیگر کتابتے کہ فرستاده بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و  
واردات مرقوم بود به وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب  
الاقطاب حضرت ایشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آہنار اما خواہم نوشت  
از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل  
الحرم الشریف۔

الحمد لله الرفع اعلام الملة الفراء بنصب الائمة الاعلام و  
المحكم بحكام الشريعة الزهرا ما لعتہ وھن من الاحكام و جعل البيت  
المحرام مثابة للناس وامننا و وعد لمن و فاة حقوق المتوبة الحسنی و  
الصلوة و السلام علی عمدة الاولیاء و عماد الالاء و علی الہ المنورہ بقرہم  
فی التزیل فی قولہ غر من قائل قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی  
القربی و علی المشہود لفضلہم فی الادی الكالعبق و کلا وعد اللہ الحسنى  
و تبلیغ سلاما بشرح الخواطر و یسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر فتنطفت  
من فنون افنان ازھارہ و یجینی من عیون اعیان النوارہ متخوفا یا سنی  
التمیات العظام محفوقا بازا کی الاجلال و الاکرام الی حضرت مستقر

الغرض منبع الكرم ومطلع الجود وعروة عوالي اليهم حيث السنة المحمدية  
 مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذي القدر المعلى  
 والمجد الواقرا على المغرور بيطال جود العليم كل ناد وواد والمنو  
 بنوال فضله الجسيم الحاضر والباد فلم يزاها معان عليهم وغاويان و  
 والحوان اليهم مولا نا الغنى عن البيان اذ هو برهان ولا يقام الدليل  
 اسماها لم ترده معرفة وانما لذة ذكرناها

السيد السنن المنيف جاشي جوزة بلد الله الحرمه المكرم الورث  
 ابو السعادات واخو البركات ..... سلمه الله تعالى ولا زالت ربوع  
 الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواصف قهره  
 وامرة المشاهد ومعالم الهدى ببياناته وبناته واضحه المقاصد  
 ودواعي الغنى لبتهب رجومه طامة الموارد ولا يبرح علمه مرفوعا  
 ابدا ونباء مجده العالى العمار منصوبا يحفض الاعدا ما افتداهادو  
 بمنارة وغشى غاش داره وعشى عاش انى تارة تحرير سطور المسطور  
 لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلى ذبذو  
 بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاص العام والنشوت بمخاطبتكم  
 ومكاتبتكم وهو اصلتكم على ما يحب ويرضى ومخاللتكم مع طلب الوقت  
 على احوالكم الفارة واخباركم السارة جعلها الله كما يحب على ما يحب و  
 يرضى لاسيما وقد اتمتم ميزان المعدلة بذلت الجى المنيف المنعم  
 ركائب الانصاف بالوادى التورث وقتمم البلاد التلاد والعباد العباد

بالمصالح كما هو شأن السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه المحصينة  
 بوجودكم وحرس اقبته المنيفة بعمر جنودكم وجمعنا على احسن حال  
 واتم مسرة و با نعم بال داعم صيرة انه على ما ليشاء قد يروى بالاجابة  
 حدى وجد يروى والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته صلى الله على سيدنا  
 محمد وآله واصحابه اجمعين -

مکتوب صد و پیر دهم - به معارف آنگاه شیخ محمد باقر لاهوری در بیان  
 آنکه زوال علم حصولی عبارت از فناى قلب است و زوال علم حضوری معبر بقا  
 نفس و ما یناسب ذلك .

حق سبحانه و تعالی از رقیبت ماسوا بحر دکناد - زوال علم حصولی عبارت  
 از فناى قلب است چون عنایت حضرت ازلی و الهی العطا یا در رسد و بالآخر  
 از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری که بذات این کس متعلق است و  
 معبر به فناى نفس است حاصل روزگار خواهد گردید - و وجود و صفات تابع او  
 به اصل خود که مبداء تعین او است رجوع خواهد نمود - و این نتیجه تجلی صفات است چون  
 حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم که حقیقت انسان است و در تجلی صفات فنا  
 شده بود این زمان رو باخفا خواهد آورد و نماند و نشانی از عارف نخواهد ماند  
 این کار دولت است کنون تا کرا دهند و اسلام -

مکتوب صد و لو زدهم - نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی  
 غیر از هبل و غیر نیست و این هبل و غیر عین ادراک و معرفت است - و بیان آنکه  
 حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر است - و در تحریر این صحبت صوفیه علیه

و تعلق حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت نہ گامہ اہل طلب و بیان شمرہ

خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال سے

مصلحت دیدن آئست کہ یاران ہمہ کار بگذرانند و سر طرہ بازی گیرند

فصائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی

علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال اِنَّہُ مُجَنُّونٌ۔

از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فانیع البال گشتہ و قطع ہمہ آہنا

نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ دیگر فناء مطلبی باشند کہ هیچ چیز ازان بدست

نیاید و غیر از عجز و جہل حاصل روزگار نہ گردد عدم ادراک و نکارت دران متوطن

نفس ادراک و عین معرفت بہت کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

العجز عن ادراک الادلہ۔ چہ غیر از استہلاک و اضمحلال اذان حضرت غرہ اسمہ

نفسیہ نیست۔ نوش گفت سے

از حضرت ذات بہرہ استہلاک بہت استہلاک کے کہ از تصور پاک بہت

آہن فرقیست نامش ادراک بسبب آہنجا چہ محل دانش ادراک بہت

جمعے کہ برکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقتار اکمل استعداد دارند

بر دوام بہ این استہلاک و اضمحلال موصوف اند و نامے و نشانی لہ خود نہ گذارند

و عین و اثر را از خود بر باد دادہ متوجہ فوق اند و تا بہ کمال این الفطاع متحقق نہ گردد

از اسلام حقیقی بے بہرہ بہت ہر چند صورت اسلام را علمائے ظواہر دوست نمودہ اند

و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کار روح بہت مراعمال

را دلے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیرت اعتبار ساقط شمرہ مشام جان شان نہ رسید بہت

پس خدمت صوفیہ و التزام صحبت نشان از ضروریات دین بہت مخصوص این نوع  
اجتماع و صحبت شد فی التذکرہ امروز در حضرت سرہند طبرست بعد از ہزار سال  
بہ وجود آمد و امرار و معارف کتاب و سنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از  
سر لوظ ادا ت بخشیدہ طالبان کہ از اطراف و جوانب چون مور و ملخ می ریزند و بہرہ  
از ان معارف می برند۔ چنعے بہ کمالات و ولایت ثلثہ کہ ولایت صغری و ولایت کبری  
و ولایت علیا باشد متحقق اند و طائفہ بہ کمالات نبوت مشرف و گروہے بہ حقیقت کعبہ  
ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوة مستعد و احادی با شد کہ ازین کمالات  
ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ ..... فوق این کمالات اند و افاضتہ الغام در انجائے  
بہ فضل و احسان است و علم و عمل را در ان مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از  
گذشت این مقام مقامے بہت بس عالی ترقی در ان مقام بہ محبت صرف متعلق است  
تفضل و احسان دیگر بہت و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیہ در اینجا مویڈ بہت  
و معارف خلت ازین چہتمہ بوش زدہ است و دقایق محبوبیت ذاتی کہ لفضیب خاتم نبوت  
است علیہ الصلوٰۃ و السلام ازین مقام اتباع فرمودہ است حاصل جماعہ کہ ملتزم طریقہ  
احمدیہ معصومیہ اند۔

مکہ شود طائف ہندوستان

گر شود قصر این بوستان

اے خاطر اکثر بجانب شہ متعلق بہت و خواہان کمال و تکمیل شما با لجلہ نگرانی خاص نسبت  
شما واقع است۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میا نجیو شما را نیز می دهند  
و ملا محمد امین لفضیبے از استہلاک و صمحلال یافتہ است و از حضور خود بخود بہرہ برداشتہ  
امید بہت کہ بہمال آن متحقق گردد و اسلام بسببے کہ در استعمال حضرت قبلہ کونین

درآمدہ فرستادہ شد فراہند گرفت و مترصد ثمرات و ثنائی آن باشند۔ بجانب  
 قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظہ بیوسلار  
 مہدیایے کہ مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔  
 مکتوب صد و لستہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلياً۔ کمالات و لایات تلمذہ زینہائے عروج کمالات نبوت و  
 رسالت و محبت و خلعت و محبوبیت گشتہ لفییب وقت باد۔ محذومہ اصلاح آثار  
 محمد صادق کہ دستے در خانقاہ بسبر برد و بعضی خدمات شالیستہ بجا آورد برنج از  
 ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پختہ کارے متوجہ آن حدود است مشتاق  
 ملازمت است توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق دے مرغی دارند۔ و اسلام۔

مکتوب صد و لستہم و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب  
 متفاوت اند۔ قریبے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قریبے است کہ مربوط  
 بہ اصول آنها است و آن نیز برد و قسم است قریبے است کہ نامنی از کمالات نبوت است  
 داین فوق جمیع مراتب قرب است و در تخریص بر صحبت حضرت البیتان۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ حضرت و اہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و  
 معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب  
 متفاوت اند قریبے است کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و مبرہ است بہ ولایت  
 صغری۔ و قریبے کہ وابستہ بہ اصول صفات است برد و قسم است قسمی کہ ملحوظ دران  
 غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہولیت کہ غیب سے مقاصد  
 است بوسے بہ مشاہم جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبری است

کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والسلامات۔ و قسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول صفات  
 است لیکن ذات غر شانہ در پردہ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے  
 نشان ہوید می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است بعبیر ازین ولایت بہ ولایت  
 علیا کردہ اند کہ ولایت ملا علی است علی نبینا و علیہم التحیات والبرکات و چون  
 فیصل خداوندی جل شانہ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول  
 در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قرب ذات غر بہانہ خواهد گشت۔ و وصول  
 عریانی حاصل روزگار او می گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کلام  
 صاحب دولت باشد کہ جمیع این کمالات مشرف و مستعد گردد و زبان حال ادب این  
 ابیات گویا شود۔

کہ من بوی گل خود دارم امروز

ہم از در باز گردے باد نوروز

کہ من بامہوش خود شادم اکنون

مدہ پیش شب از سردم اکنون

کنون خوش می برد در جادہ خوابم

گر اول می ر بود از گریہ آبم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہ حصول آن ممتازند و من بعد پند  
 ما یدق صفاتہ وما کتمہ اخطی ادیبہ و اجمل امرہ ز این معارف ارجمند و

حضرت سر مہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعلیکم بصحبہ  
 ثم علیکم بصحبہ

گر ما نرسیدیم و تو شاید برسی

داویم ترا ز گنج مقصود نشان

مکتوب صد و نسبت و دویم۔ تیر بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف

و تحریریں بر احراز صحبت حضرت ایشان۔

لند سبحانه الحمد که خدمت حقایق آگاه حافظ محمد شریف درین سفر از راه  
 معنی که به حضرت ایشان دارند بهره از کمالات مرتبه نبوت به طریق تبعیت یافتند  
 و به این سعادت عظمی که منتها سے از کمالات اولیا است مشرف شدند و بود شرف ایشان  
 مقتضای شمرده کسب سعادات نمایند حافظ حیون صلی الله علیه و آله شامی نمودند از  
 حضرت حق سبحانه ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفه علیه از اهل  
 نعم خداوندی است جل شانہ المرء مع من احب لبتار تے است دور افتادگان  
 را. فضائل مآب ملامحمد امین هم بعضی فوائد حاصل نمودند و متوجه فوق اند سعادت  
 آثار اگر یکبار خود را به حضرت سر میهند رسانند و بیدار فائز الا نوار حضرت قبله  
 گاهی مشرف گردند. چه نعمتی است عظمی. ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار  
 نموده است. بالجمله هر بانی خاص در حق شما مفهوم کرده می شود اما اگر به صحبت برسید  
 و منظور نظر خاص گردید و از درجه تابعی بدرجه صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد  
 ای دل بکوی دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
 و السلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعت المصطفی علیه و علی آله  
 من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها.  
**مکتوب صد و لیسبت و سیووم** - نیز به شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر  
 تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را عین اعضاے  
 آن حضرت نوشته بود.

حامداً و مصلياً. مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیده نوش وقت ساختند  
 زادکم اللہ ذقاً و شوقاً. نوشته بودند که دائره اصول معلوم خوب شده. شاید



مثال ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بد آنند که سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خلیع معتبر  
 است۔ اجمال به حضرت ذات غر شانہ مناسبت است و تفصیل به اسما و صفات پس  
 هر که سلوکش از ابتدا به اجمال قرار گرفت طوبی الہ و بشری دائرہ ظلال به این مرتبت  
 که مشاطع نموده آید حال خلایع را مگر به این دولت مشرف سازند امید که از مراتب  
 اصول عبور نموده بذات بخت و اصل گردند و اصل در رنگ ظل در راه بگذارند و  
 آنچه از تکمین قلب و وسعت آن مندرج بود به وضوح انجام میدنیک و مبارک است  
 قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد که اگر زمین و سموات را در زاویہ آن بینند از  
 فراخی آن هیچ محسوس نہ کنند۔ امید که معلوم شان نیز شود این دید منجر استعداد تام  
 است۔ در آنچه در بعضی اوقات اعضاے خود را عین اعضاے فقیر می یا بند بگمایت  
 عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل که به اندک صحبت جمیع  
 کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر به جانب شمانگران می باشد از کیفیت اولیات  
 مشرودہ و اطلاع می بخشیده باشند که سبب توهمات غائبانہ است و فقیر را از توجه  
 غائبانہ غافل ندانند و اسلام۔ خدمت اعلم العلماء و والد شریف شما سلام فقیرانہ  
 قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحہ گرفته شد۔

مکتوب صدر و نسبت و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه سیر اسم  
 العلیم منوط به ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلاثہ است و تصفیہ  
 عنصر خاک که یکمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرموده و اصول بنیاد  
 بخت که معراست از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحافت گرامی

معاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن جواب تقصیری رود و محذور خواهند داشت  
 و العذ عند کرام الناس مقبول . و آنچه از سیر اسم العظیم نوشته بودید مبارک است  
 این سیر مشعر به ولایت علیا است . و از لوازم این مقام تصفیه عناصر ثلاثه است مساوی  
 عنصر خاک که تزکیه آن در کمالات نبوت متحقق است تصفیه عناصر ثلاثه در خود ملاحظه  
 خواهند نمود . اینها درین مقام ذات ملحوظ است در پرده صفت خصوصیات این  
 مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم الموعود مع من احب معنی خاص شمارا بخود  
 می فهمد . امید است که ازین راه به جمیع کمالات مستبعد گردید . چون ایام رمضان  
 است جواب حضرت ایشان میسر نه شد . بعضی واردات که در کتابت اخیر مندرج  
 بود از فناء لطائف و انکشاف عالم مثال و غیر آن و آنچه از احوال مسرستان  
 هم قوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنابران بسرعت نوشته شد .

مکتوب صد و نسبت و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریریں بر احوال ایمان  
 غیب بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس است و نسبت سایر فرق  
 در آفاق است و تمیز بر عدم خلط اول باثانی .

بسم الله الرحمن الرحيم - در مدارج قرب مرقی باشند و کتابت شما یک دیگر  
 بتعاقب میسند . عرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند بنظر اشرف  
 در آمد چون قاصد مستعجل بود جوایش بروقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی  
 خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است بهت بلند دارند  
 و هر چه مشهود و مکتوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند  
 ایمان غیب یا الضییب عوام است یا الضییب انحصار خواص متوسطان به مشهود و مشاهده

ملّت اند. سعی نمایند که دائرهٔ نفی به اثبات رسد و از مقام اثبات حیط وافر  
 نقد وقت گردد. از حصول نسبتها و انکشاف ارواح که قلمی بود به وضوح انجامید  
 بسیار عالی است. لیکن باید قبلهٔ توجه پراکنده نه گردد. دیگر بدانند که نسبت خاصه  
 حضرت ایشان از هر دو نسبت فوق است و هیچ کدام از اینها اساس ندارد و مباد  
 آن را به این نسبت خلط سازند هر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است  
 حضرت در وقت مطالعه مکتوب شما نیز اشارت نمودند که نسبت درین سفر لقیب  
 شما شده است فوق آن نسبتها است زهار حصول آن را از ارواح مشتاق نه فمند  
 چه کمال مشتاق طریق چه نقشبندیه و چه قادریه منحصر در دائرهٔ نفس است و خارج آن  
 قدم گاه ندارد. و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق به مادر او را نفس و  
 آفاق دارد ع. قیاس کن ز گلستان من بهار مرا.

این سیر به اقرابت تعلق دارد. ملاحظه این معنی خواهند نمود. احوال بعضی  
 یاران که در کتابت مندرج بود بجز عرض عالی رسانیده تحسین فرمودند. شجرها که  
 طلب داشتند بودند نقل آن ظاهرا پیش شما خواهد بود حاجت نیست.  
**مکتوب صد و سیست و ششم** نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از احوالات  
 بلند نوشته بود و اشاره به حصول آنها.

الحمد. برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات  
 خویش تصور نموده سلام عاقبت انجام مطالعه نمایند صحیفه شریفه که متضمن اذواق  
 و اشتیاق بوده. عبد الواحد کسار و اجماع سر که انگوری و سیب بهی رسانیدند  
 و محبت و معیت که به شما می فرمدا مورے که نوشته اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ حکم المرء مع من احب تو ان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی در آمد ہر بانی فرمودہ بدستخط خاص بوالش مع بشارت و اشارات قلبی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست بحتمل کہ رسیدہ یا نشد معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امیدوار یا شد کہ اصنافہ کمالات از راہ محبت فالٹن گردد و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد بہر کیفیت یکان باری متوجہ این حدود گردند و اسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ عبدالواحد کہار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ لکھنؤ نوشتہ است قوت کمال ہلوزنہ شد۔ و اسلام۔

مکتوب صد و پلست و ہفتتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن اسالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاد و آخر۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن اسالات بلند و معاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ کتابتے کہ بہ حضرت الشیخان مرسل بودہ بنظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور بر روی مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قبل من قبل بلا علیہ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت الشیخان تو اند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہر در دو سہ روز طلب از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان بہت کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ  
 بزودی بہ بلدہ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمود  
 متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنکہ کیفیت زودید خواهد نوشت۔  
**مکتوب حدود و نسبت ہشتم**۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف  
 معاملہ خلعت و مہربانی سید الکوین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ  
 محبوبیت و محبت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز است۔

لہ الحمد اولاد آخراً۔ برادر گرامی ذمائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این  
 عاصی را مشتاق لقا بہجت افزای خوش تصور فرمایند صحیفہ شریفہ کہ درین وقت  
 مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ  
 خوش وقت ساختند۔ آنکہ از انکشاف معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک مبارک  
 بہت حق سبحانہ بہرہ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی  
 سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ بہت  
 امید است کہ از کمالات محیط و مرکز حفظ و افر لصبیب گردد و محبت و محبوبیت تعلق بہ مرکز  
 دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز است محض و خصوصیت کہ لصبیب قرب شماست در حق  
 شما حصول لسنب مذکورہ مستور نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ  
 است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خوبی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ  
 است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اضتیاز دل  
 می خواهد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فہما و الابدعای خیر یاد نمایند  
 تانیاً آنکہ چون حضرت الیشان را از امر و زدر پائے مبارک در دے حادث گشتہ۔

بجست حصول جواب التماس نموده شد بلکه رفتن شاه جهان آباد بالفعل تا چند روز  
موقوف می نماید۔

مکتوب صد و لسیست و نهم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که مشتمل  
بر مهربانی حضرت سید الکوین علیه الصلوٰۃ والسلام بود۔

لله الحمد - امید که بهره از تحقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچه  
از مهربانی حضرت سید الکوین علیه علی آله من الصلوٰۃ افضلها ومن التسلیمات  
اکملها در باره خود که مشاهده نموده اند کتمیل این اشفاق و الطاف از راه تحقیقت  
او علیه الصلوٰۃ والسلام باشد۔

حشتم دارم که دهادشکم مرا حسن قبول آن که در ساخته است قطره بارانی را  
مکتوب صد و سی ام - نیز به شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت  
حقیقت صلوٰۃ به مشار الیه۔

محمد عارف و نعمت الله در ولایت و عبد الواحد که کتابت را مع هدایا  
مرسوله رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواهد داشت انشاء الله تعالی بعد از  
عید قربان ظاهرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزها کار بار صحبت نبوی  
دیگر است و کثرت از دعاهم بهم نیست۔ بس که کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان  
بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جمله لوازم است۔ دیر روز بعد از نماز ظهر  
بے خواست توجهی بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور کمال لطافت  
و وسعت تمجیل شد۔ و اعیب عند الله سبحانه۔

مکتوب صدوسی و یکم: نیز به شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و  
الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب و در تکرار بر استقامت  
و از دیار البطه معنویہ۔

لہ الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آنچه این عاصمی از روی ظن و تخمین خود مصحوب میا  
عطاء اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی نیز نگار  
فرمودند از اقتدای صلوة کہ مقام معبودیت صرف است ایضا نصیب در حق شمانشان  
داده و از الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب کہ از راه عارف قیوم  
است ہم اشارت نموده جائے کہ نوشتہ اند کہ با وجود بعضی ازین معاملات مشہود  
می گردید۔ تصریح بہ حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردند ہر چند از نظر  
آن عبارت معلوم است شکر خداوندی غرمانہ بجا آرند و در از دیار استقامت بجای  
کشند فان الاستقامة فوق الکرامة۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما  
فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلی از انہا بدست آند ہم ہزار معتنم می دانند  
و در حق شما چون محض از راه محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است  
بہ حصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در از دیار البطه معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع  
بقایا این مقامات بهره در گردند۔ بعضی از لوازمات کہ بہ الحاق بحقیقت الحقایق متعلق  
اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی است نمود  
توانست نوشت بنابر ضرورت این چند کلمہ نامر لولہ نوشتہ آمد۔ اما این قدر بیدانند  
کہ اگر درین روزہا میرے بہ این حد و نمایند بغایت بر محل است شاید تا بعد بر سات  
فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد۔

مکتوب صدوسی و دوم نیز به شیخ مذکور در جواب مکاتیب اد که از محبوبیت

مناسبت به حرف میم نوشته بود.

صحائف گرامی که به تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیده خوش وقت ساختند  
آنچه از معاملات باطن مرقوم بود به وضوح انجامید امید که معنی محبوبیت بر وجه کمال  
ظهور نماید و اسرارے که تعلق به آن مقام دارند مفصلاً جلوه فرمایند از قریب مجیب  
رابطه معنوی شما قوی افتاده است دقیقه از دقائق را فرو نخواستند گذاشتند - نوشته  
بودند که مناسبت حرف میم را که از مقلحات است به محبت تصور می کنند بلی همین است

چنانچه رباعی حضرت ایشان مرقوم به آن ناطق است  
مکتوب صدوسی و سیوم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب اد که از محبوبیت ذآ  
و حصول تعینات ثلثه و یافتن مناسبت به حرف میم به محبت و مرادیت نوشته بود

الحمد لله وسلام علی عباد الله الذین اصطفی صحیفه شریفه برادر طریق فضل

آب میان محمد باقر که متضمن اذواق و اشواق خاصه بود صلاح آثار رحیم داد رسانیده  
خوش وقت ساخت آنچه از حصول محبت محبوبیت ذآ تیه و بهره یافتن از محبوبیت حضرت  
که تعلق با خفی دارد نگارش یافته بود فرحت بر فرحت افزود - ع

با کربان کارها و شوار نسبت

چه عجب اگر او سبحانه از کمال فضل و احسان خویش بنده را به بعضی اسرار خاصه  
بنوازد و محرم بارگاه سازد - در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نسبت بلکه واقع  
اما مثل من عاصی را چه نسبت که ازین مابرا گفت و گو نماید ماللترا اب و در باب الارباب  
آن قدر در بحر عصیان فرورفته است که از شرم و خسارت که نفذ وقت دارد چه اظهار



نماید که چہ قسم ندامت و حسرت حاصل رزگار است اما مع ذلک حضرت قبلہ گاہی بعضے  
امر را غماضتہ یا وے در میان می آرند

لعل رحمة ربی حین یقسمہا قاتی علی حبیب العصیان فی لقم  
از حصول تعینات ثلاثہ و مناسبت بہ ہم مقطوعہ بحبہ بلکہ فہم کردن مرادیت  
کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو  
الفضل العظیم بمعاملہ محبوبیت صرف کہ تعلق با خفی دارد و کذا لک مناسبت حرف  
المیم منقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت ظهور نماید کہ از شائبہ شک مبرا باشد در عینہ  
بخدمت حضرت ایشان نخواہند نوشت جواب کتابتہاے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ  
مصحوب رحیم داد رسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔

مکتوب صدوسی و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ  
مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر مرۃ بعد اخری از انکشاف حروف مقطعہ  
می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من أحب در کتابت اخیر از معاملہ  
طاہر مقطوعہ مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم رساندند نمایند  
لیکن حصول جواب این قسم امر لازم الاستتار ہے حضور محال عقلی است این قدر  
ہست کہ عارضین شما در حضور یاران بہ سمع مبارک می شود و آثار لبثت بر ہرہ  
مبارک ہویدا می گردد و بہ خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدار می شویم  
دیگر اگر حلقہ یاران اہل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال  
نمایند و الا لا۔ ملاصیاء الدین مصاحب شاہنژادہ دوبار آمدہ است یا نہ۔

کالاخان افغان سرگرم است یا نه - دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند  
 دیگر فقیر را هم شوق بر لاهور درین روزها پیدا شده مصلحت شما چیست - حامل قلمیه  
 حقائق آگاه ملاموسی جوان صاحب حوال است مشتاق ملاقات شما می رسد باید که  
 از ملاقات زیاده از سابق محظوظ شود - والسلام

**مکتوب صدوسی و پنجم نیز به شیخ مذکور در میان آنکه نزول بعد صرت امر عظیم**  
 است و صاحب این نزول مناسبت تام به ارشاد دارد - و آنچه در مکتوبات واقع  
 است که گاه باشد کلمات جوار نافع آمدن اشاره به همین نزول است و بجواب آنچه  
 از مقطعات و محبوبیت نوشته بود -

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشره نوشته بودند - اما  
 از نزول بعد صرت بے مزاج اصناف گاه استعاره نه کرده اند - باید که ملاحظه  
 نموده قلمی نمایند - عدم صرت مقابل وجود صرت است علامت وصول بود و صرت  
 متحقق شدن نزول مذکور است چه مقرر است که هر قدر بلند تر رود همان قدر پایان تر  
 فرود آید اشاره این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شده جلے که فرمود  
 اند که گاه باشد که درین دقیق ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق همسایه آمد و فرماید  
 بالجمله فرود آمدن به نقطه عدم و متحقق شدن به ظلمت صرت معامله عظیم است چنانچه از حضرت  
 مجدد العت ثانی نقل کرده اند که در غسل خانه پادشاه تشریف فرموده بودند از ظلمت  
 جوار آن مجلس نزول را که متوقع بودند به حصول انجامید و آن نزول عبارت از لفظ  
 عدم صرت بوده صاحب این نزول را مناسبت تام به مقام ارشاد و تکمیل است  
 و کتابت درین روزها رسید از انکشاف حروف مقطعه و معامله محبوبیت صرت

نگاشته بودند به وضوح انجامید. اللهم زد حضرت ایشان هم چند کلمه در جواب  
 عرائین شاقلی فرموده اند و حق بوار به این اسرار عالی در باره شما ثابت نموده امید  
 است که دخول میر شود این قدر را هم که نوشته اند امر عظیم است و دو کلمه در رقعۀ شما  
 به دستخط خاص به حانظ محمود شریف خطیب بزرگاشته شده به عمل در آورده اطلاع  
 بخشید برادر رحیم دادخان افغان به میر محمد ابراهیم نوشته شده است ظاهراً متعلق  
 خود سازد. و آنچه در مشارالیه حقوق صفات یافته اند مطابق واقع است حضرت ایشان  
 فرمودند. و السلام. حاجی محمد شریف که مدارج شماست سلام می رساند جفاقی آگاه  
 شیخ عیسی بعضی فوائد اخذ نموده می رسد به شما ملاقی خواهد شد.

**مکتوب صدوسی و ششم نیز به شیخ مذکور در تحریرین بر صحبت**

بسم الله الرحمن الرحيم. له الحمد اولاد آنرا برادر طرفیت به جهت تشخيص  
 کردن امر تحمل سیر این حدود را لازم دانند. مبادا به همون قدر قناعت نموده تکامل  
 در زندگ منافی طلب است. امر در کفصیل این قسم امور و تشخيص این نوع محالاً  
 به سهولت میرسد فردا تا چه رود هد. هلك المستوفون سفیده باشند خوش گفت  
 لے دل بکوی دوست گذارے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
 دائره بشارت ملاحظت درین روزها و سعتی پیدا کرده ظاهراً به بعضی یاران شرفی  
 برسد. بالجمله مانند سابق از ضیق برآمده درین طور وقت اگر برسند کمال که معنی  
 محتمل بعین برسد. والسلام.

**مکتوب صدوسی و ششم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از آب خوردن**  
 تالاج و قهوه از یک چشمه نوشته بود.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لہ الحمد صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ  
اسرار و معارف عالیہ مشحون بودہ رسیدہ سبب مسرت بے اندازہ گردید۔  
اس وقت تو خوش گذشتا خوش کردی

آپ کے نوشتہ بودید کہ خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی  
است تا بلبل درین باب در کار است۔ ارتفاع توہم کلی از آثار آن است درین  
معاملہ اول ملاحظہ فرمائید از ان بہ امور دیگر مقید شوند تحقیقت سرگرمی رفقا را نیک  
معلوم نمایند کہ کدام یک سرگرم است کتابت شمایہ صبح مبارک رسانیدیم بہ خوش  
وقتی استماع نمودند۔

**مکتوب صدوی و ہشتم**۔ نیز بہ شرح مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول  
بے کیف و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آراء و تخریص  
بر ترویج طریقہ علیہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ معلوم شریفیت باشد کہ صحیفہ شما با صحائف سادات  
گرام در عین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختند کتابت شما سبب غبط جمع عظیم  
رودید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحد اللہ سبحانہ کہ خاطر خاطر حضرت ایشان در  
کمال انبساط ماند چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ مصدق امور مسطورہ نگارش  
فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راه بعضی یاران بر خاستہ  
بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیل ماجرا و صوت بہ حضور است۔ آپ کے از داردار  
بدیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن  
از شیب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ اگر فوق تعین جی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نولسیان باشند. بالجملة در ارسال و الفتن تکامل  
 نه و زند که سبب توهمات غائبانه می گردد. و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج  
 طریقه احمدیه معصومیه است. چه کتم از بس که غیرت در نهاد این عاصی ممکن است خودش  
 نمی آید که با وجود شیخ مادیگرے بروی زمین دم فقیری زند. اما چه توان کرد که جمیع  
 آرزوهای مسیر نسبت فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امیدوارم که این نسبت  
 کماحقه ظهور نماید سلف در ترویج دین متین چه مذلت ها که نه کشیده اند. باید که  
 ازین دل تنگ نه شوند قاصد صبر و اجید لافس قاطع است.

مکتوب صدوسی و نهم نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه سماع که در کلام شما با  
 واقع شود مخصوص بحاصله سمع نسبت و بیان آنکه نسبت خاصه احمدیه ناسخ جمیع نسبت  
 است و در تحریریں بر ترویج آن.

حادثاً و مصلیاً. اے عزیز درین چند روز ظهور اسرار مشافهه متخیل گشته خلیفه  
 مغلوب خود ساخته چنان معلوم شد که این قسم سماع مخصوص به حاصله سمع نیست بلکه  
 به کلیت واقع می شود. درین باب اگر تامل نمایند. شاید اگر چیزی ظاهر شود در اولین  
 بخدمت حضرت ثبت کنید. فقیر از بس که خواهان کمال و تکمیل شماست نمی خواهد که  
 دقیقه از دقائق فرود گذاشت گردد. خصوصیت خاص بخود لصبیب شامی داند. اما  
 از جهت بطور معامله ارشاد خاطر در یاد است امید که نورانیت ارشاد هدایت  
 شما محاط علی گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظهور فرمای  
 از بس که نسبت خاصه طریق احمدی غرابت دارد مردم از ان غافل اند همیشه غیرت  
 دامن گیر است این ناسخ نسبتهاے از منته سابقه است چنانکه ظهور محمدی صلی الله

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس بحاملان این نسبت واجب کہ انظار  
حق نمایند و کمر ہمت را چست بر بندند و بے پروائی و بے دماغی را یک سودا رندہ  
ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنینی عالم ہست تازکی زبید نہ آن را بار می باید کشید  
مکتوب صد و چہلم - نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحظت از سائر انواع  
محبوبیت مستثنی است و بیان آنکہ ابتدای معاملہ محبوبیت از یاد ان حضرت شدہ  
و ما یناسب ذلک .

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد مستغرق اسرار مقطعات مثبت سلسلہ  
علیہ حمایہ بدانند کہ میر در غلبات اسرار ملاحظت نظریہ شما افتادہ بجلالت فاخرہ  
و زمین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحظت از سائر انواع محبوبیت مستثنی است  
کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علی آرا الصلوٰۃ والسلامات درین روز ہا دو  
کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند - ابتدای معاملہ محبوبیت از یاد  
این ضعیف گشتہ - دو کس دیگر اصحاب این عالمی بؤید است سعادیافتند و دائرہ لغتین  
جی خیل و سعادت پیدا کردہ جماعتہ یابین دولت ممتاز اند - حاجی الحرمین الشریفین حاجی  
محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شما ہست عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق در علم  
محرّم در آمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب  
منودہ صحبت دارند -

مکتوب صد و چہلم و یکم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ  
فوق تعین جی و بیان برخی از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد  
در کمال علو و بلون مدار این طریقہ بر الوکاس و تحریریں بر آداب و ذکر شمران

و بیان بعضی عنایات که در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاهر شده و ذکر آن  
خاص حضرت عروۃ الوثقی و ما یناسب ذلك .

نحمدہ و نصلیٰ و کسبنا علیٰ اہل بیتہ علیہ السلام .  
مکثرین ملزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین بہ برادر  
ارشد فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجام می رسد  
که احوال فقرای این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہ سلامتکم  
و استقامتکم و ترقی درجاتکم درین روزها عجائب کار و بار است و اسرار عالیہ  
بمنصہ ظهور آمدہ - معاملہ کہ فوق تعین جی است و تا حال مسدود بود انفتاح یافتہ  
امیدوار است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند  
و احوال طالبان این جانی کہ از اطراف و اکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز ترقی  
است چنانچہ چندے از یاران فقیر بہ دلالت احمدیہ استسعاد یافته است و جماعہ بہ  
لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعین جی است مشرف گشته بہ کمالات مرکز آن  
تعین مباحی و مفتخرند و طائفہ بہ وصول حقیقت صلوة و حقیقت قرآن مجید و حقیقت تعین  
ربانی شادمان و خورسند اند با لجمہ معاملہ ارشاد در کمال علو است کار و بار سنین بہ  
ساعات قرار یافته است و حضرت ایشان بہ یاران فقیر بغایت مهربانند خوش گفت  
یک لحظہ عنایت تو اسے بندہ نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز  
چون فیوض و برکات این طریقہ علیہ و البستہ بہ العکاس و اصطہارغ است ناچار  
این قسم امور عالی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوندند بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک  
و تسلیک شان اعتباری است بہ العکاس و اصطہارغ کار سے نہ دارند - لہذا  
فتاویٰ تشیح از لوازم ضروریہ این سلسلہ علیہ آمدہ در رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد با او از مشراط و فرائض گشته چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ  
در مکتوب آداب المریدین به قلم محترم در آورده اند که مہما ممکن در جلے نہ الیستد کہ  
سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلای او پائند و بہ طرف خاصہ او  
استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول نماید و بہ کسی سخن نہ گوید  
بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جلے کہ اوست پا دراز نہ کند بزاق  
دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این دقت کہ وزیرش  
پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامہ خود  
کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر  
افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد  
کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نہائی۔ باید اندیشید ہر گاہ  
و سائل دنیاے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است و سائل وصول اللہ را بہ  
وجہ اتم خواہد بود بالجملہ الطریق کلہ ادب مثل مشہور است ہیج بے ادب بخدا  
نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی  
اللہ عنہ مہارت تمام است آنچه از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق  
رہمونی می نموده باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ  
عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات ازان حضرت بہ بعضی فقر اظاہر گشتہ۔ در ان شب  
حضرت میا بخوبیہ فقیر فرمودند کہ خلعت کمل از جانب آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
شد و کذا لک شب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظهور الوار حقیقت  
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاق و عنایات از آنجناب متعالی دہویدالودہ



حقائق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلوئے فقیر بودہ بجمالی مبارک مشرف  
گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شدیکے بہ حضرت  
ایشان دیکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدہ کابل عزیزے حضرت ایشان  
بجواب دید و آن حضرت اور انیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افات آمدہ آن  
نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت بہت ہر گاہ معاملات باطنیہ  
از راہ محبت و رابطہ مجذب گردند بہ امور ظاہر خود چہ رسد و آنچه نوشتہ بودند کہ  
در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرت ایشان التماس خواہند نمود فقیر  
بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ بہت۔ امید بہت کہ بندگان  
حضرت مورد جذبات قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید بہت و  
اکثر اوقات درین خدمت صرف بہت و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد  
**مکتوب صد و چہل و دوکم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہ دین**  
پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

حادثہ مصیبت مسلمانان

آسودہ شبے باید و خوش ہمتا بے

تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادر عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرض

آمد۔ سرگذشت این جائے تعلق بہ مشافہہ دارد و مجلاً آنکہ بادشاہ دین پناہ شب

شنبہ کہ شب سوم این ماہ باشد بہ منزل فقر آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچه

حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آن  
معاملہ بقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبداء یقین خود را

یافتہ وسعت در لطیفہ اخفی و مناسبت بآن و از حقوق صفات بہ صلی از مدتے ظاہر  
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد اعظم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقہ علیہ  
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلندست از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعتے در قلب  
نشان می دهد بادشاہ انظار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران است  
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امیدست کہ موافق خواہش مخلصان بنظر آید چون این سلسلہ  
آن برادرست اجر عظیم بہ شما عایدست۔ سیادت مآب میران سید فصیح اللہ از خبر نیات  
این حقایق اطلاع تام دارد۔ تفصیل را بہ مراسلات احوال کرده بہ اختصار اتفاق افساده  
و چند بار ذکر خبر شما بادشاہ دین پناہ نموده روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجیب  
سکرے دارد و انتفاع در صحبت او متحقق است۔ کتابت شمارا بہ شوق تمام مطالعہ  
نمودند و گفتند کہ بر صحبت بسیار ترغیب نموده اند فقیر بر اے جواب بجدست و عمدہ  
کرده اند امیدست کہ عنقریب بقبول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و  
مولوی میان ابوالقاسم بجنور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والد شیخ ہم شغل گرفتہ  
گفتہ آری خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن بہ سرہند ہم بسیار دارند کجا و رقان  
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابتہا و میران سید فصیح اللہ دست فقیر از محبت  
و دل سوزی مشارالیه خیلے مخلوط است۔

مکتوب صد و چہل و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت الشاہ  
کہ در حق وے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ  
برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل ریش  
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آورده زیاده از حد مشتاق صحبت خویش

دانند. دیر و زک روز شنبه بود داخل الارشاد حضرت سرمد گشته به سعادت قدس مبعوسی  
 حضرت حیو استسعاد یافت لبث سبحانه که نسبت به سابق خیلے در مرض آنحضرت  
 تخفیف راه یافته بحمت حصول جواب عارض مکرر عرض نموده شد فرمودند که پیش از  
 خود قوت تحریر نبوده. اما درین روزها که روزه قوت است بعد از چند روز به مشیت  
 سبحانه امیتر خواهد گشت دیگر عارضین شما هر وقت که در خدمت حضرت ایشان می  
 رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت میر شمار بسیار می فرمودند  
 خصوص امروز فقیر یک کتابت شمارا به آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند  
 به بعضی یاران رو آورده عنایتها در حق شما نمودند. بلکه آنچه نوشته اند گوینا القدر  
 نمودند صلاح آثار حافظ محمد شفیع به کمال طلب در سفر شاه جهان آباد همراه بود  
 چندان فرصت نه شده که صحبتها کثیره با او داشته شود. بخدمت شما می رسد  
 توجهات بلیقه را در حق او مرغی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند و السلام  
 مبلغ هفت روپیه مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواهان مصحح هدیه  
 نموده به فرستند.

مکتوب صد و چهل و چهارم - نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن شان  
 و تحمیل او - له الحمد

رواق منظر چشم من آستانه است کرم نهاد فرود آید که خانه خانه است  
 لمی بجانب شما توجه غایبانه نموده شد طرفه شانے و تحمیل ظاهر شد امید است که  
 دشت و صحراے آن حدود به وجود شریف منور گردد.

مکتوب صد و چهل و پنجم - نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بودہ  
اشارہ بہ اصول الذار حقیقت الفات و ذکر بشارت ملاحظت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شمارہ ما نیز آچہ  
نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سیدہ خود صد و چہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و  
معارف است حقیقت آن کما مینعی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن  
صد و چہ مملو بہ اسرارہ متشابہات و مقطعات باشد و ما ذالک علی اللہ بعزیز  
نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشا  
مرقوم است می کردند از الذار حقیقت الفات بر یا طن تافت بہین قسم این فقیر  
را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و  
اچہ از غلیبہ نسبت ملاحظت با خلعت مرصع بچو اہر غریبہ دریزہا سے یواقیت مندرج  
بود معلوم گردید بہرہ ملاحظت در حق شہاب زعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرم مد  
یعین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چهل و ششم - نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت  
جبریل و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

الذار اشاد و ہدایت بہ اندازہ قریب کمال شامل حال خاص و عام یاد  
صحافت گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیر سے در ارسال ابویہ بہ وقوع آمدہ  
باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشافلی شتی  
پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفی علی جنابکم ایضاً لیکن از  
راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند  
عہ نہیں پڑھا جا سکا

مایدون را انگریز و قال را مایدون را انگریز و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی ابنینا و علیه السلام و الحاق و اتحادیان

به شما معلوم نموده بود الا آن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید و غیر مکرر

است. اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت

است قال تعالی سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ. دیگر آنچه از لوائح جدیده رود بد

نویسایان باشند. والسلام.

**مکتوب صد و چهل و هفتم** - نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص

که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و

حاجز در جمیع حقایق -

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے نویسنش دانند.

سوائی که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهار الشکر

می نویسید بگوش لیشنوند. روزی این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگهان گونه غیبی

رو نمود. می بیند که یک کتابی منجمی خوش خطی که چیزهای بسیار در آنجا نوشته

اند بمن عنایت شد. چون از میان یک جار اکتشادم ابتدای صحیفه بسم الله الرحمن الرحیم

بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصائصی که در آخرت

بتو عطا فرموده اند و بعد از آن چون به افاقت آمدم متوجهم شد که این عطیات

که در آن کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف

ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم عنایت شده بود در جلد

ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود. دیگر آن که حقیقت خود را بر رخ یافت

میان مرتبه و خوب و عالم امکان و چنان متخیل شد که این حقیقت حاصل و خارج است  
در جمیع حقایق و الغیب عند اللہ سبحانہ آنچه شما از بعضی معاملات فقیری گفتید و نوشته

اید مقوی این است - والسلام -

مکتوب صد و هپل و هشتم - تیر به شیخ مذکور در بیان بعضی اسرار و معارف  
خاصه و یافتن مناسبت به صفت رحمت و شرح احوال بادشاه دین پناه -

حامداً و مصلیاً - ازین گرفتار ظاهر و باطن بجناب آن ارشاد پناهی سلام  
سلامت انجام برسد صحائف شریفه بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را به  
سید از دحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دهد معذوری داشته باشد بکم  
اللہ سبحانہ درین روزها به طفیل حضرت پیر دستگیر طرفه اسرار و معارف جلوه می دهند  
و مناسبت تام به صفت رحمت با خود می نمود امیدوار است که نصیب از حقیقت های  
بمشیت جستی که اختصاص به حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیب وافر حاصل شود گار گردد  
بمشیت سبحانہ متعاقب تفصیل بعضی معارف تازه خواهد نوشت با لعل فرصت  
مساعدت آن ندارد - دیگر بادشاه دین پناه بحدوث شما معترف اند و به خوش وقتی  
ذکور شامی نمایند و اظهار اخلاص می کنند چنانچه سه توله عطر الهیاً للمحیة بجناب شما  
هدیه فرستاده اند مصحوب رحیم داد افتخار فرستاده شد لیس سبحانہ الحمد که معامله  
باطنی ایشان در ترقی است معامله فنار انوب می نمود و از وسعت لطیف خیال  
می فرمایند - درین سفر آثار صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچه خیال راه پیا خود  
به صحیحیت سکوت می رسند و مدتی می نشینند لطفیل اللہ سبحانہ زمین حکای ویرانجانی  
که بند نموده بودند بیادشاه ظاهر ساخته خلاص گنازیده شد و حکم شد که چون از

حضرت سریند معاف شده از جمیع ممالک محروسه واگذارند۔

مکتوب صد و چهل و نهم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوب او کہ از الوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشیدہ ظهور الوار و برکات لیلۃ القدر

و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است اللهم زد

فزد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر واقعہ عالی کہ شب بخت و مفتاح

رمضان دیدہ۔

لہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعہ عالی کہ شب بخت و مفتاح

بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بخشیدہ از بزرگی آن

این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمت عظمی بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن

مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچه از سوانح جدیدہ کہ در عشرہ مبارکہ رود داده بود قلمی نمودہ

بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین و

ادنی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجیب و دلاد صنی من کاس

الکرام نصیب بہین استین آنچه رود ہداز خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ

سبب تو بہات غائبانہ است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و دوم - نیز بجای مذکورہ در تحریریں بر طلب حق جل شانہ۔

بامہ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند  
کتابت آن برادر مرثیہ بعد از خیر رسید و بر حقیقت سرگذشت اطلاق حاصل شد چون  
سلطان بیو بطوع و رغبت خود رخصت نموده اند بدارالارشاد بیامیند و چندے در  
طلب مطلب حقیقی باز لیسر بر بندہ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے

در دشریک غم ہجران باشند خوش گفت سہ  
سینال بلبل اگر یا منت سیر یاری بہت کہ مادد عاشق زاریم و کار مازارست  
مکتوب صد و پنجاه و سیوم - نیز بمشارالایہ در عفو زلات کہ از دے بطور  
آمدہ بود در تحریریں بر خدمت مخدوم زاد ہاد سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔  
وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو بہت علی الخصوص از مثل شمانی این قدر  
ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمت نہ خواہد بود فعل الحکید لا یخٹلوا عن الحکمۃ بشر  
در حق شما شفاعت اہل بیت و فرزندان مؤثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خورد  
و کلان فقیر زاد ہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ  
شمارند قل لا اسئدکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب۔  
لا الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ بہ استقامت باشند  
ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ و ضووح انجامید۔  
اوسبحانہ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کنادع یا کریم کار ہاد شوارست۔ والسلام



مکتوب صد و پنجاه و پنجم - به بنی عرب خاتم رومه در بیان آنکه لطافت  
خمسہ عالم امر سرار الہی اند و ہر کدام آہنا زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم  
علیہم الصلوٰۃ والسلامات -

مشفقہ مہربان من بعضہ معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوش ہوش  
استماع نمایند لطافت خمسہ عالم امر قلب روح دسر و خفی و خفی کہ موافق ہر کدام  
آہنا در صدر الشان مقرر است خزانہ سرار الہی اند غر شانہ و منظر کجلیات ذاتی  
وصفاتی و افعالی - دین ہر کدام آہنا زیر قدم نبی است از انبیاء اولوالعزم علی بنی  
و علیہم الصلوٰۃ والسلامات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح  
زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح است علیہما السلام و ستر زیر قدم حضرت موسی  
علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیا  
سید المرسلین علیہ و علی اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و چون  
این انبیاء و ادرسا انبیاء علیہم السلام شان خاص است انتساب این لطافت  
بہ این بزرگواران مقرر گشت تا کہ ام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ  
عالم امر ممتاز گردد و این کار دولت بہت کنون تا اگر ادہند - و اسلام -

مکتوب صد و پنجاه و ششم - ارسل الی محمد و م آدم التہوی  
فی جواب مکاتیبہ المشتملہ علی ترویج الطریقہ -

باسمہ سبحانہ - محمد و منا السلام علیکم المسئول منه سبحانہ  
سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنایکم المشتملہ علی  
ترویج ہذہ الطریقہ العلیہ کثیرا ما یصل و بسبب بعد المسافہ

یَبْعَ مَا تَقْصِرُونَ وَتَأْخِرُونَ فِي إِسْرَائِيلَ الْإِجْرَابَةَ فَالْمَرْجُوعُونَ إِخْلَاقَكُمْ أَنْ تَعْزُرُوا  
 مَعْرَافَ وَالْعِزْرَةَ عِنْدَ كَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ - ثُمَّ الْإِخْلَاقُ الصَّالِحُ السَّائِلُ الطَّرِيقَةَ  
 أَهْلَ اللَّهِ الشَّيْخِ النَّسِ إِقَامَ فِي صِحْبَتِنَا مَدَّةً وَحَصَلَ لَهُ تَرْقِيَاتٌ عَظِيمَةٌ  
 وَأَخَذَ حِطًّا وَأَفْرَاقَ طُوبَى لَهُ وَالْبَشْوَى - وَالسَّلَامُ -

مکتوب صد و پنجاه و هفتم - به خان سعادت نشان مختتم خان در کرمان  
 بر معیت و محبت واسطه و نکوشش جماعت که محبت و معیت واسطه را مفرمی داشتند  
 و ایامی که بر آن مرتب شود استدرجی الکار و توصیف جماعت که محبت و معیت  
 واسطه را عین محبت و معیت حضرت ایشان پیدا شده لوازم هر دو معین بجا آوردند  
 و بر بشارت عالیہ مشرف گشت و رفع سوگواری بعضی یاران و مایه ناسب ذالک -

مقبول فقرات باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عاقبت  
 انجام در معرض قبول آرند - فنائیل مآب مولانا محمد امین عنایت نامه مشتمل بر بشارت  
 معیت که ثمره محبت ذاتیه است می آرند بمطالعہ آن استسعاد خواهد یافت -  
 از دیار معیت بر بعضی یاران نه تصور سیهادار و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت  
 وسیله است که به سعادت آن به این دولت عظمی مہذب گشته اند چه معیت و محبت  
 به آن مقدمه معیت و محبت به آن حضرت است پس هر چند و بخواه متناہت بواسطه  
 فیض بیشتر تہرہ در گرد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم ہند - چون حضرت  
 حق سبحانہ شمارا به این عاصی معیت خاص کرامت فرموده است و شکر آن بجا آورده  
 در از دیار آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارت و معیت  
 آن حضرت از دیگران سابق باشند جماعت درین روزها بعد از حصول بشارت پیدا

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما یبغی بجای می آرند بلکه  
 محبت و معیت واسطه را مقرومانع وصول بمطلوب دانسته احوالی که به این معیت  
 مترتب شود استدراج می دانند یعنی دانند که این سوراوب منجر یکجا می شود برعم این  
 کوتاه اند ایشان حضرت ایشان در میان تسوید اب شیطانی و عنایات الهی جل شان  
 فرق نمی توانند کرد بلکه در عدالت می اندازند هدا هم الله سبحانه سواء الصراط  
 به این اعتقاد این جماعه این همه جماع شیطانی باشد گاهی حضرت ایشان بجهت  
 مزید استقامت بعضی نصائح بیاران می فرمودند مقصود از آن از زیاد استقامت  
 است نه نفی احوال مطلقا کما قال تعالی خطابا لجیبیه صلی الله علیه و سلمه  
 فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ اَمْرٌ بِاسْتِقَامَتِ اسْتِقْبَالَ مَنَاقِبِ  
 استقامت حال نیست از کوتاه اندیشی به ظن فاسد خود رسوخ و محبت واسطه را بر  
 از دیگران فهمیده اند بلکه این تبری از دلالت واسطه می دانند کَبُوتَ كَلِمَةً عَن  
 مِنْ اَقْوَاهِمُ اِنْ يَقُولُونَ اِلَّا كِبًا اجتناب از صحبت این قسم جماعه  
 ضرورت است قایات و صحبتهم و ایات و عجالستهم و ایات و درویتهم  
 صحبت داشتن به این جماعه مفاسد بسیار دارد و هرگاه به ادنی مسلمانان سوز  
 مجوز نیست فکیف که عاید به اهل حقوق گردد. اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آن  
 آن بودم که خصائص و مزایای طریق احمدی بر منصفه ظهور آید حضرت سبحانه از کم  
 فضل خویش متمنا می این عای عطا نمود بعضی امور که مربوط بودند از راه فقر  
 شده اند ازین سبب امیدوارم که در محبت و معیت حضرت ایشان ممتاز زیار  
 و چون راه معیت خاصه حضرت ایشان بغایت مشکل بوده جماعه که در محبت

حضرت بہ فقیر شرکت بہم سائیدند و رعیت خاصہ جایافتند و ہر چند لوازم این معیت  
را کمائی یعنی بجا آوردند در ان معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است بر این  
مدعی معاملہ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت  
میان محمد باقر کیے از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان بگویند  
و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبہم فنجیہم و من ابغضہم فنبغضہم  
الابغضہم مؤید این معنی است۔ آری از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت  
ببیند مہاجرت نمودن بہ او محض برائے ندامت او مستحسن است بعضی روایات فقہیہ  
آمدہ است کہ لا جاس بان ینہجر افعالہ فوق ثلاثہ ایام لذنب ارتکاب حتی  
یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار روی این حالت پیدا می گردد۔ اما این  
محبت بہر بے سراسر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمع  
محبت ذاتی را بہ حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطہ را مضرانکاشتند و گروہے  
این محبت را مقدمہ آن محبت دانستہ در راہ اقریب وصول محبت آن حضرت ہمیدہ لوازم  
ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم از ان معیت کہ اغناسے ذاتی بعالم دار و جہا برداشتند  
طائفہ اولی از راہ غیرت غیبطہ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعت را بہ امور ناشائستہ بسنہتا  
دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدر ارج است ضلوا فاصلوا  
صناعوا فاصناعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد کفایت ایشان معنی  
است و ما طالب بشارت نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارت آن دار سبے شک محبت  
حضرت ایشان معنی است اما راہ وصول بہ این محبت نادر است مگر از راہ خبرئی کہ کیے  
از خبرئیات آن کلی است فاذا الحق حقیقۃ احد بذالك الجزئی ذالک الکلی

بجواب آن بوصول ذالک الجزئی

اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ بنی بود لفتین کہ داخل مضار می بود و لیسین فلیس  
 سمین واسطہ است کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رساند چہ ذات حضرت ایشان  
 لصبیے از بے چونی دارد کرایا را سے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون  
 این دور از کار خود را در محبت سگان آن در گاہ راسخ دید بہ نیت روح ضعیفان این  
 طریقہ علیہ راہ نشست و عاقبت بیاران احدات نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران  
 بر اے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت ایشان ہرگز تحسین احوال جلسا را این حقیر نمی  
 فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یار اے کہ از اتحاد واسطہ بے لصبیے اند سالہا است کہ  
 در خالقہ افتادہ اند نہ از محبت و معیت خبرے دارند و نہ از احوال و مقامات اثر  
 اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نیست در آنچه مرضی آن حضرت بتا شد بہ طریق ادب  
 مرضی این عالمی نہ خواهد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی در نہ سخن بسیار است  
 بر اے دفع سو وطن بعضے یاران این ہمہ تپول نمود۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و پنجاہ و ہشتم**۔ بہ خان سعادت نشان محترم خان در تحریر  
 بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم ہوا از اقصا بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران  
 و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت است و رجوع و  
 بہبوط بدنیہ و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 قال الامام فخر الدين الرازي في تفسير هذه الاية ان الذين يدعون  
 الله فریقان احدهما ان يكون دعائهم مقصوداً على طلب الدنيا والثاني

الذين يجمعون في الدعائين طلب الدنيا وطلب الآخرة وقد كان  
في التقسيم قسم ثالث وهو من يكون دعائه مقصودا على طلب الآخرة  
واختلفوا في ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالأكثر على انه  
غير مشروع وذلك لان الانسان خلق محتاجا ضعيفا لا طاقة له  
بالام الدنيا ولا بمشاق الآخرة فالاولى له ان يستعبد به من كل  
شور الدنيا والآخرة روى اتصال في تفسيره عن النبي ان النبي  
صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعودده وقد انهكه المرض فقال  
ما كنت تدعو الله قال كنت اقول اللهم ما كنت تعافيني في الآخرة  
فجلبني في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا  
تطبق ذلك الا قلت ربنا ايتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة و  
تتأعد اب التار قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم له فشفى  
واعلم انه سبحانه لو سلط الالم على عرق واحد على البدن اذ على  
منبت شعر واحد ليشوش الانسان فصار محروما بسببه عن طاعة الله  
وعن الاشتغال بذكر الله فمن الذي يستغنى عن امداد رحمة الله في  
نبلاء عقبه فتبث ان الاعتقاد في الدعاء على طلب الآخرة غير جائز ثم كلامه  
وما جاء في الحديث الصحيح لاحد الا على اثنين رجل اتاه الله الكفا  
وقام به اثناء الليل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق  
به اثناء الليل والنهار مؤيد كلام الرازي - اين تحقيق موافق كمالات انبياء  
است عليهم الصلوة والتسليمات بعد از قرن صحابه حضرت مجيد دالفت ثانی از را

در امت و تبعیت باین کمال مہتد شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرت را مذموم دانستند  
 بہ طلب دنیا خود چہ رسد دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت  
 است در جوع و مہبوط نمودن بدنیا و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است نشان بلندی  
 در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود چختہ کند شیشہ ما  
 ہم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثری حال اولی شرفیت و عزیز است و نزد  
 اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع گریگویم شرح این بجد شود۔

این کمال علی وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود و ظهور خواهد نمود و نسبت  
 حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیت سبحانہ جلوه خواهد کرد اللہم ثبتنا علی محبتہ  
 و حبیبنا عن مخالفتہم بد لہ ظاہر او باطننا متمنا و مقصد خیر خواہان و موافقا  
 آن است کہ پرتو سے از مقام دران خان عالیشان ظہور نماید و ظاہر و باطن ایشان  
 زد گیرد۔ ع با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بان عالیجناب عطا شود و در دست  
 و آخرت مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین آمین  
 یارب این آرزوے من چہ خوش است تو برین آرزو مرا برسان  
 خیریت دارین آن مشفق چون بد نظر است و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن  
 طولانی می گردد معذوری داشتہ باشند امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در دست  
 ممکن الحصول و وقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزو ہا دعا ہا اختیار  
 دست رفتہ است دے خواست از صمیم القلب سر بر می زند قابلیت و استعداد

آن جناب که در حضور حضرت غزوة الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشخص شده علاوه بر این  
آرزو باد امیدهاست باجمله سه

خط مبر و لب لعل و رخ زیبا داری آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری  
زیاده ازین اطالت موجب ملال خاطر عاظمی گردد. والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم  
در باره حقایق آگاه بلا ابوالقاسم چه نوسید که مشمول عنایات و الطاف است  
فقیر زاد ہانورد و کلان با جمہم سلام می رسانند. انوی میان عبداللطیف نیز برادر  
دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرات می نماید

مکتوب صد و پنجاه و نهم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دیدن تصور اعمال و بیان آنکہ  
در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل  
ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب اعتراض شیخ را بہبود خود دانند و از اغماص و گذشت

اوہر اسان بود و ما یناسب

محققیت

حامداً و مصلیاً. لے عزیز آنچه نوشته بودید موافق حال این عاصی بوده فی الواقع  
باین عیوب این دور از کار متصف بہت غایۃ مافی الباب چون جمع می نمایند کہ  
باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بتایران گامے کلمات غضب امیر تر بیان آورده می  
شود اگر چنین نکنند مبادا داخل زمرہ مداہنان گردد و شیخے کہ موافق مرصی مرید از زندگی  
نماید فردا از عہدہ جواب چگونه خواهد برآمد. آری حقوقے کہ عاید باین جانب است  
بہ مقتضای سے تخلقوا باخلاق اللہ عفو و صغیر امی شاید. اما در حقوق الہی غشائے  
ادام و منہای شرعیہ گذشت نمودن و سکوت و زیدن جائز نیست. عزیزے فرمود  
آن روز کہ در میان صوفیان بقارنہ گذرد آن را خیر نہ دانند. و بقار صوفیہ عبارت



از کن مکن هست علی الخصوص ظلم و تعدی و امضا و غضب و عدم تحمل ایذاء خلق از  
 اعظم صفات ذمیه است. در و لیشان را اجتناب ازین قسم امور از اهم مهم است  
 اصل مخاطب چنانکه بدین صفات موصوف اند و کسی که ازین صفات محفوظ  
 است از بخت خارج است الاعلی سبیل الاحتیاط و المبالغه چنانچه گفته اند  
 هر چند که مطمئن گردد هرگز صفات خود نه گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاهر شده و بیشتر هم امید است که به جمعیت قاطر  
 هر گرم کار باشند و به استقامت زندگانی نمایند فانها فوق الکرامه طالب  
 صادق را باید که در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بهبود  
 و تربیت داند و از اغماص نمودن و در گذشت کردن هر اسان یا شرر و بر لغافل  
 بی پروائی شیخ حمل نماید با جمله جلال و جمال را مساوی انکار و بلکه از جلال حظ  
 گیرد و نه آن که فرار نماید و هذاحال المحب الصادق و ابوالهوسان از حیطه اعتبار  
 خارج اند عده مهم اولی من وجود هم.

مکتوب سرد و شصت و شصتم - نیز به مشارالیه در ذکر اجر لغریت و تحریر بر تقلید  
 حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور.

باسمه سبحانه هوالحی الذی لایموت - وما اصابکم من مصیبه

فما کسبت ایدیکم -

من از تو روی نه بچشم گرم بی ازاری که خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری  
 مکتوب مرغوب رسید غرار این مصیبت عظیم نموده بودند جز اکم الله سبحانه  
 خیرا - فی الحدیث من عصابا باقله مثل اجره - رسیدن شفقت نامه

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر باے پریشان گشت دیگر خاطر  
برایے این همه که پیش آمده بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروف  
امید که مقهوری اعدای وقت لقیب باد بزودی خیر فتح و نصرت بزرگوارند. دیگر  
در کلی و جزئی و حقیر و فقیر راه تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ از  
دست نباید داد. و کلیه که ایشان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود <sup>و بعد القاد</sup> و حفظ  
ملکوت و صد و شصت و یکم. به سلطان وقت در بیان آنچه فتاے لطیفه  
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبه و سکوت بر عبادت نافذ و  
ذکر خصائص طریقه بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشره بر ارباب غزله و بیان آنکه  
استیلاے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکه مقصود از سیر  
و سلوک امرے جز شریعت نیست. و آنچه از بعض اولیا امورے که بظاهر شریعت  
مخالفت اند صادر شده محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک  
نحمدہ و نصلی و نسلم۔ انما یخشی اللہ من عباده العلماء۔ اھقر  
خیر خواهان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروف می دارد که چون سالک بر قدم اول راه  
که عبارت از فتاے قلب است مشرف می شود اشوع از انوار قدم پیوستہ بر قلب او  
متجلی می باشد. اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغی لکن تجلی را کہ کنایہ  
از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواهد نمود. و اگر علم اجمالی لقیب و تحت اوست  
بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است مخطوط خواهد بود بعد از ان بہ بعض فصل درین  
ہنگام بہ تجلی صفات استسعاد خواهد یافت. و سینه او بہ انوار قدس منشرح خواهد  
گردید بعد ازین امر او اندو حال خالی نیست. اما بہ عروج و العزله عن الخلق

لِاجْلِ الْأَعْرَاضِ عَنِ الْأَغْيَارِ أَوْ الْهَبْوَطِ وَالرَّجُوعِ إِلَى الْخَلْقِ لِاجْلِ التَّكْمِيلِ  
 وَالْإِرْشَادِ فَالْأَوَّلُ مِنْ أَهْلِ الْعَزَلَةِ وَالْخَلْوَةِ وَالثَّانِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَشْوَةِ  
 وَالْجَلْوَةِ. عَدَمُ اخْتِلَاطٍ وَفَرَارٍ أَنْ يَخْلُقَ مَنَاسِبَ حَالِ طَائِفَةٍ أَوْ لِئِسْتِ  
 وَآمِيحَتِهِ يُوَدُّونَ  
 مَلَائِكُمْ حَالِ طَائِفَةٍ ثَانِي. حَالَتِ طَائِفَةٌ أَدْنَى ضَعِيفٌ بَسِطٌ وَحَالَتِ طَائِفَةٌ ثَانِي قَوِي  
 لِعَدَمِ حِجَابِهِمْ عَنِ شَهُودِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ لِبَشْتِهِ الْعَالَمِ وَالْإِخْتِلَاطِ بِهِمْ فَلَا يُقَاسُ  
 بِحَالِ أَحَدٍ هَا عَلَى الْآخَرِ دَرَايَةٌ كَرَمِيَّةٌ أَوْ مَنْ كَانَ هَيْبَتًا فَاحْشِيْنَةً وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا  
 يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَوَيْلًا أَسْأَرَهُ بِهَرْدٍ وَفَرِيقٍ بَسِطٌ. دَايِنٌ هَرْدٌ وَتَحَلِّيٌّ كَمَا مَذْكَورٌ مَشْدُنْدٌ  
 بِهَلِيفَةٍ قَلْبٌ رُوحٌ تَعْلُقُ دَارِنًا وَمَعَالِمُهُ لَطِيفَةٌ خَفِيٌّ مَرْبُوطٌ بِهَلِيفَةٍ ذَاتِ بَسِطٍ وَهَلِيفَةٌ هَرْدٌ  
 مَشِيُونٌ وَاعْتِبَارَاتٌ مَنَاسِبَةٌ دَارِدٌ وَهَلِيفَةٌ خَفِيٌّ بِهَلِيفَةٍ سَلْبِيَّةٍ تَمْتَرِيَّةٍ. دَاعِدَاةٌ  
 لَطَائِفٌ لَطِيفَةٌ خَفِيٌّ اسْتِ لِكُونِهِ تَحْتِ قَدَمِ بَنِيْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنْ  
 الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا كَمَا أَنَّ الْقَلْبَ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا أَدَمَ  
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالرُّوحَ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلٍ وَسَيِّدِنَا نُوحٍ  
 عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ وَالسَّرَّ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ وَالْحَفِيٌّ تَحْتِ قَدَمِ سَيِّدِنَا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. لَيْسَ سَجَانَةُ الْحَمْدِ كَمَا  
 أَنْخَضَرَتْ عَلَى قَدْرِ اسْتِقْدَادِهِ وَرُوحِيَّةِ السَّبِيلِ الْأَجْمَالِ وَالْإِنْعِكَاسِ حَيْثُ فَرَاكَرْتَهُ أَنْدُ جِنَانِيَّةٍ  
 بَشَارَتِ قَلْبِ دَلُوقِ صِفَاتِ بِهَلِيفَةٍ وَمَنَاسِبَتِ بِهَلِيفَةٍ خَفِيٌّ دَرَقَدَمِ مَحْتَرَمِ حَضْرَتِ  
 الْيَشَانَ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ دَرَامِدُهُ دَاذْ مَحْسُوسٌ مَشْدُنْدٌ تَدَمُّمِ أَنْخَضَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
 السَّلَامُ بِبِشْرِ الْيَشَانَ أَحْقَرُ أَظْهَرَ مَكْنُودُهُ يُوَدُّونَ. وَالْيَشَانَ دَرِينِ دَرِيَّةِ اسْتِيلَاةِ حَضْرَتِ دَرَامَاةِ  
 غَفَلَتِ كَمَا زَقُوتِ لَسْبِتِ مَشْعُرِ بَسِطِ بَارِهَامِي فَرَمُودُنْدُ. بِالْحَمْدِ الْيَشَانَ أَحْقَرُ دَرَاكِيَّةٍ لَازِمَةٌ خَيْرٌ خَوَالِدِ

است خود را مقصر نہ دانستہ و خواہان بیش از بیش بہت بر اسے دو مطلب کیے آن کہ  
 حق سبحانہ شمارا داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول  
 بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا  
 و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا من اعظم عنایاتہ تعالیٰ  
 اگر نظر بہ این مطلب دویمی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ و سکوت می پردازد  
 باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشی دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔  
 و طالب ترقیات باشند و لمحہ بے این فکر سیر نہ برند و بہت را بران گمارند کہ از صورت  
 شریعت گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیا علیہم  
 الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت و ولایت ملا را علی ہرت علی نبینا و  
 علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشتہ آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش بہت  
 بعد از ان حقایق ثلثہ کہ عبارت از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ  
 باشد منکشف می گردند و فوق آہما معاملہ خلعت و اسرار محبوبیت جلود می فرمایند و بعضی  
 از محبوبان اسرار لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند در میان می آرند و صورت  
 شریعت و حقیقت آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود  
 حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفت اجمالی تفصیلی  
 گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچه  
 از بعضی اولیا اللہ بعضی امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صا در شدہ اند کہ سبب  
 التوحید الوجودی و غیرہا بر ابتدا و وسط حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقت  
 شریعت اصل مخالفت نیست و ہذا مواہب اللہی ذکر ہا قد اختصہا اللہ

سبحانه بالامام الرقابی المجدد الف تانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیاتم بر  
 عرض حال خود معلوم فرمایند کہ مطلب اہم با ازین آشنائی کہ بخدمت شماست و چیزی  
 است یکے خود را اگر دانیدن حاجت حاجتمندے کماورد فضلہ فی الحدیث  
 النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج کتب  
 و لوہین اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت و مخالفت سلاطین محال است حمد اللہ  
 سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد  
 ما میتت فلہ اجر مائتہ شہیدین اہل غرلت اگر ہزار سال ریاضت و مجاہدہ پیش کشند  
 بہ عشر عشر آن امر جلیل القدر بنی رسند۔ کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از  
 نقوس متبرکہ است و سالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب خصائصی کہ حضرت مجدد الف  
 ثانی بہ آن ممتازند از اکثر خطے وافر گرفتہ و مصداق ابن معنی آنکہ ہر گاہ مشار الیہ بہ مقامے  
 ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانستن خود اعتماد نہ دانستہ موی الیہ را  
 بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارت حصول  
 مقامے کہ در تخیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و  
 تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیر می نمایم بر ملازمت کو  
 می افتد و ہذا یدل علی کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم۔ بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقات  
 سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است۔

حقائق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند  
 و از یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای ظہر الغیب مدد معاون باشند خصوصیتے کہ شماست

امید که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد و فطوبی لکم و بشری و جواب مفصل به مشیئة سبحانه  
 متعاقب خواهد نوشت. دیگر انوی میان عبد اللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه  
 پیش بادشاه دین پناه در میان آمد و شمارا ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این همه  
 خواهش ملاقات نه نمودید به نیت ارتقاء بدعت و ترویج سنت می توان سلطان دید  
 الحیر فیما صنع الله سبحانه من بعد اگر ایامی از طرف بادشاه واقع شود و شوق  
 دیدن شما ظاهر نمایند بلاوقت امثال نمایند والسلام علیکم وعلی من لدیکم.  
**مکتوب ضد و شخصیت و سوکیم** نیز به انوند مذکور در بیان استغناء از فقراء  
 زیباست.

ارشاد آبی کمالات دستگاری انوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام  
 قبول فرمایند صحیفه شریفه رسید خوش وقت ساخت بهین منوال یاد و شادی فرمود  
 باشند که سبب توجهات غائبانه است. فضائل پناها بادشاه اسلام بارها شمارا یاد کرده  
 اند عجب که شما اقدام این معنی نه کردید الحیر فیما صنع الله سبحانه خوب شد از فقراء استغناء  
 زیباست به مشیئة سبحانه زیاده تر فخلص شما خواهد شد. فقرار البظاهر و باطن متوجه خود دانند  
 و مشتاق لعل بحبت اقرای خویش تصور فرمایند و از احوال ظاهرو باطن خویش اطلاع  
 می داده باشند. محذوما بختا و در خان بما نوشتند بود که بادشاه تیار بخدمت شما فرستاده  
 مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشته شده. شنیده شد که شما قبول آن نه کردید الفتح  
 لا یرد کلیه مشلح عظام است. خوش هر چه بخاطر شمار سیده مبارک است. والسلام.  
**مکتوب ضد و شخصیت و چهارم** به سلطان وقت در ذکر جماعه مبتدعه و  
 تحریر بر تادیب و تنبیه آنها و ما یناسب ذلک

التماس فقیران کہ امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار  
 این معنی نمی کرده باشند۔ پس بہت کہ در علم ایشان یا شد و الا بما فقرے بے بصاعت  
 خراپے عظیم مترتب خواهد شد۔ دیدوز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعت دہل نوازان ہجوم  
 نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند یہ ہزار حیل از ہر خود ساقط کردیم۔ نوع  
 علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعت مامون شویم۔ ہر وقت کہ برون می برآئیم انواع  
 ایذا ہا می رسانند۔ یا چنڈے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فولاد خان فرمایند کہ چند کس را  
 از آہنا مجبوس نماید یا جلا وطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر یا شد بعد از برخواستن فقیر این  
 امر را بہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ  
 یا جمع از فقر شکستہ می باشند۔ برآمدن مشکل شدہ بہت اعانت از جناب ایشان  
 می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست بہین قسم جماعت و مقصدیان آنجاے گریختہ از لاہور  
 برآمدہ بہت دیار وے رفتن ندارد و قصد دارد کہ کھنور آمدہ بعضے امور ابلاغ  
 نماید ہرچہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاستعان  
 بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ  
 فی ہذہ الايام مشغولون باہم الامور وھی امر الرعیۃ والعدالۃ فیہم  
 حمد اللہ ثم الحمد للہ و هذا کان غایۃ مرادنا من الفقار مجلس السکوت  
 فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم  
 و تخلصونا بمزید فضلکم و عنایتکم فانکم لہا اهل و انک لعلی خلق عظیم  
 والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و بركاتہ۔

# مکتوب صد و شصت و هشتم - به حقایق آگاہ مخدوم آدم تہوی در ذکر او و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مخدوم استماع اخبار  
استقامت شہابین طریقہ علیہ دسرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذات معنویہ می گردیدم  
اللہ سبحانہ ترقیاً و استقامتہ۔ بعضی یاران رشید شہا کہ ملاقات کردند از مطالبہ احوال  
الذات سے مخلوط شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازی کی توفیق آتا  
شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز مخلوط شدیم۔ لیکن کہ  
بیش از بیست بجال مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثری  
نولیند و ما ہم مشتاق دیدار شمائیم۔ لیکن گذشتن آن مقام و بہ ہم زدن معاملہ طلبہ  
مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر مدار آن بقعہ گویا وابستہ بہ بود شریف بہر حال  
ہر گاہ ملاقات صورتی مقدر بہت میسر خواهد شد بمبشیتہ سبحانہ عمدہ کار ارتباط معنی  
است و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مختشم خان در ذکر واقعہ  
کہ در باب فتح و نصرت خان مشار الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابتہا در حلقہ روضہ مجد دالفت ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد حقہ  
سر بہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش زانوہائے فقیر حمیدہ اند۔ در آن وقت معلوم  
شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امید داری در حق ایشان  
پیدا گشتہ خاطر اجابت برائے فتح و نصرت شہا متوجہ و نگران بہت دہان روز باز  
در دین خانہ بنظر درآمد کہ شخصے بر سر شہا ایستادہ بہ مورچہ لگس رانی می کند۔ راندن لگس  
بہ مورچہ لگس



گوئی اشارہ بہ مقہوری اعدائے کفرہ فخرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدہ این دو  
واقعہ رُودادہ - و اسلام -

مکتوب صد شخصت و ہشتم - بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت  
فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبری است .

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادَةِ الذِّیْنَ اصْطَفٰی - اللّٰهُ  
تَعَالٰی اَزْ نَفْسِ حَاضِرِنَا مَی وَ نَشَا نَہْ نَہْ کَظَارِدِہٖ نَوَعٌ کَہْ عِیْنِ وَاثَرِہٖ بِالْکُلِّ زَاوِلٌ کَرْدُو - اِیْن  
زَمَانِ فَنَا مَہْ اَتَمَّ حَالٍ اَمَدَہْ وَ مَطْمَئِنَہْ بِہٖ اِسْلَامِ حَقِیْقَتِی مَشْرُفٌ شُوْدَ غَمَّتَا مَہْ مَرَاتِبِ فَنَا اِیْن  
مَقَامِ عَالِی مَہْ کَہْ بِہٖ دِلَاوِیْتِ کِبْرِی مَرْبُوطِ مَہْ - ہر چند در ولایت صغری نخوے از فنا  
کامن است اما حقیقت آن در نیجا صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال  
میسر است حضرت حق سبحانہ و تعالی ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ  
مُجِیْبٌ - مَحْدُو مَا قَبْلَہٗ اِیْن کِتَابِتِ بِدَسْتِ سَمِیْدِ نُوْرِ مُحَمَّدٍ کَہْ یَکَہٗ اَزْ صُوفِیَانِ اَسْت  
فَرَسَادَہٗ شَدَہٗ مَہْ و حَضْرَتِ اِیْشَانَہٗ ہِم دَر جَوَابِ کِتَابِتِ شَمَا مَکْتُوْبَہٗ نِکَا رَشِہٗ زَمُوْرُ  
اِنْدِ بِلِیْشِ مَشَارُ اِلَیْہِہٗ اَسْت اَلشَّارُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَسِیْدَہٗ بَا شَدِّہٗ سَالِکِہٗ کِتَابِتِ اَزْ شَمَا رَسِیْدَہٗ  
بُوْد - و شَانہَا کَہْ اَرْسَالِہٗ دَا شَتَّہٗ بُوْد نِز رَسِیْدَہٗ - و اِسْلَام -

مکتوب صد شخصت و نهم - در بیان عنایت الطاف کہ از حضرت  
ایشان رضی اللہ تعالی عنہ در حق آنحضرت و یاران دیگر بہ وقوع آمدہ و ذکر بعضی  
تصرفات کہ ازان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمقتدای حضرت ایشان مقرون گشتہ .

لِہٖ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا - چوں اظہار لغیم منعم حقیقی غر شانہ موجب از یاد است  
لہذا کمینہ در ولایتان احمدی اظہاری نماید و تحدیث لغیمتہا کہ از حضرت شیخ خود با

و بیاران دیگر به وقوع آمده بیان می کنند مقدمه باید دانست که احوالی یاران را بر  
 احوال پُر احتلال خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمد و جماعه که از احوال آنها  
 در بخاند کور خواهد شد سه کرده اند طائفه اند که هم این عنیفت به امر پیر دستگیر خود به آنها  
 صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشادت عالی گرفته و گروهی اند  
 از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقیر مستفصاً  
 نموده است و بان حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچه مهربانها فرموده اند یا این کمینه در میان  
 آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضی از ان اهل سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و  
 و به جازتها مقید سر بلند اند اما آن جماعه که به این مسکین نشستند خاست دارند از آنچه  
 حقایق آگاه صوفی پابنده که دائره دلایت ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالات نبوت  
 استسعاد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقت کعبه ربانی حقایق خاص بهم رساننده بان  
 مقام عالی فرین گشته متوجه فوق است و از ان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین  
 که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناصبت  
 خاص به فقیر بهم رسانیده مجلاً از احوال مشار الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا منقح  
 کرده می نویسد چون میر مشار الیه را شوق شده که به این فقیر صحبت دارد اولاً استیذان  
 از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکین گردید و با وجود که مومی الیه علم به احوال خود کمتر داشت  
 اما از کثرت نشستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه بیشتر به  
 دلایت گیری شد و تقید تام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه در  
 شب و روز مکرر متوجه حالش می گشتم تا بجای رسید که دائره اصول و اصول اصول عروج  
 نموده بذات بخت واصل گشت و به وصول بمرتبه کمالات نبوت مباحی گردید بعد از ان

باز قسریانے عظیم نسیت بہ مولیٰ الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ یہ تو سے از الواحیہ حقیقت قرآنی برپائش  
 تافت در فتنہ رفتہ فتنای و بقایے بہ آن مرتبہا وصل نمود بعد از ان بحقیقت کعبہ ربانی  
 تحقق و تزیین پیدا کرد باز حضرت ایشان مہربانیا نمودہ متوجہ جانش گشتند تا آنکہ معاملہ  
 میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبستے پیدا شد و فقیر  
 چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این مخیف گشت کہ افاضہ  
 کمالات مشار الیہ بعض تفصیل است و مشار الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض  
 حضرت ایشان رسانیدہ شد از غایت تفصیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن  
 مقام اشارت فرمودند بعد از ان از دقایق و نازکیہاے فنا کہ بحقیقت لایین کر اللہ  
 الا اللہ منوط است بہرہ در شد۔ و حضرت ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت  
 شد۔ بعد از ان در توجہات دیگر عنایات دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار  
 ترین ظاہری شود این است احوال میر کہ بہ طریق اجمال نوشتہ۔ و از ان جماعہ بہت صلاح  
 آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدت قلیلہ با اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمرے کسے فرمودہ باشد  
 بدست آورد۔ سابقاً در بابے از او اش نوشتہ شدہ است۔ اما چیز ہاے کہ بعد از ان  
 حصول آن مہا ہی گشتہ نوشتہ ہی شود بعد از حصول فنا و بقا در اندک مدت بولایت  
 کبریٰ میسر شد از انجا بولایت علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہات کثیرہ  
 کہ متضمن قسریانے عالیہ بودہ نسیت بشار الیہ بہ وقوع آمد و حضرت ایشان نیز  
 مہربانیا خواہد نمودند تا آنکہ تصفیہ خرابیے ارضی بدر کش گشت و معاملہ کمالات نبوت  
 کشید و درین میان نشست و نماست بسیار و ارقع شد۔ چون لسمع عالی حضرت  
 ایشان رسید توجہ نمودہ کہ حصول کمالات نبوت بشارت دادند بعد از ان کبار اش

بمخرج فوقانی افتاد تا آنکه به وصول حقیقت کعبه ربانی با خلعت عالی در آن مقام مستسعد  
 گردید باز سرش به فوق افتاد و کشتن شہای عظیم نموده شد تا بعد از چند گاہ حقیقت  
 قرآنی ملحق گشت. اینجا بعضی یاران خاص باوے مشارکت داشتند. اما در مادرار  
 این امتیاز تمام پیدا کرد و از مشارکت ماند با جمله بعد اللتی اللتی از مقام عظیم  
 ایشان که پیشتر کسی به آن مبشر نہ گشته بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقام  
 تفصیل است و علوے این مقام از مکاتبات قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام  
 اختصاص به انبیاء اولیاء العزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوق او مقام محبت است  
 ترقی در آن مقام به علم و عمل نیست افاضہ کمالات به تفصیل صرف و البتہ بہت مشار  
 الیہ ازین مقام حفظ وافر گرفته متوجہ فوق گشت و این عاوسی بموجب توجہ تلمذ حضرت  
 پیر دستگیر خود اکثر بمومی الیہ می نشست تا آنکہ بکمال عنایت خویش بہرہ از مقام محبت  
 در حق وے نشان دادند. بعد از وے از کمالات خاصہ ولایت محمدی علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام منفتح گشت باز از حقیقت مقام کلامی لا بد کہ الا اللہ و از دقائق فنا کہ بدان  
 مقام مربوط است بہرہ وافر گرفت. بعد از آن بعض عنایت الہی خرمثانہ از حقیقت  
 صلوٰۃ کہ پیش ازین کسی از یاران بہ آن مبشر نہ گشته بود مبشر گشت این بہت نتیجہ  
 است و اش کہ بہ طریق اجمال نوشتہ آمد. والسلام  
 مکتوب صد و ہفتاد و ہم. در ذکر احوال گاہ حافظ محمد حسن دہلوی  
 در بیان لقرنات کہ از آن حضرت در حق حافظ بہ وقت آمدہ و ذکر سرشت سیرہ شادانہ  
 و ماہی سبب ذلک.

پارہ از احوال حافظ محمد حسن سابق از مشہ مشہ شدہ است آنچه بعد از آن بہ حصول آن

مباحی گشته تفصیل نوشته می آید چون مشارالیه را مناسبتی خاص به فقیر بود اکثر اوقات  
 یازم می نشستیم و حافظ آثار توجہات و تصرفات که نسبت بوسے به وقوع می آمد اظهار می نمود  
 و می گفت که در وقت توجہ مرا کشان کشان می برند با جمله چیزهای بلند بعد از نشستن  
 ظاہری گردد تا آنکه در عشره رمضان المبارک چنان وانمود که الآن عروج غنا هر درک  
 می نمایم چنانچه سابقاً عروج لطائف خمسہ عالم امری نمودم و چون به عرض حضرت ایشان  
 رسانیده شد تقدیر نمودند که غنا هر در صد روز باند و کجھول ولایت علیا اشاره  
 نمودند هر چند که آداب آن حضرت نیست که بکسی تصرف این ولایت نمایند بعد از  
 چند گاه به او نشست و خاست واقع شد تا آنکه بحضرت فضل الہی جل شانہ معاملہ  
 حافظ بہ جزای ازنی کشید و حافظ خود تزیین و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین  
 ضمن قسریک عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید آنچه  
 در تخمین وطن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید  
 بہ وصول کمالات نبوت سرفرازش ساختند معلوم نیست کہ تا حال از یاران مغل و غیر  
 یہ این سرعت صاحب این مقام گشته باشد اللہم ادرقہ الاستقامۃ والسلام  
 مکتوب صد و ہفتاد و یکم در بیان آنکہ جماعت از اصحاب حضرت ایشان کہ  
 بکمالات ولایت متحقق اند و فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت  
 طائفہ از اصحاب حضرت قبلہ کونین کہ بکمالات وراثت متحقق اند و ہم  
 فریقین فریق منہم عرجو امن مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولايت  
 الثلث حتی شرفوا بکمالات النبوة بطریق التبعية۔ و اناس منہم دان  
 لهم مراتب الاصول ولم يتخلفوا عنها رأساً لکنهم بطریق المعية

اللتی حصلت لهم بحضرة الشيخ قد فازوا بتلك الكمالات العالیة و  
 بعضی از آنها بلند تر از ان مقام رفته اند و یارانی که بمرتبہ ولایت رسیدہ اند  
 در بہ فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان بعد و محیضی - والسلام -  
 مکتوب صد و ہفتاد و دویم - در ذکر بعضی احوال یاران کہ حضرت ایشان  
 بہ آن حضرت در میان آورده اند -

در حق حافظ ضیاعنایات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہر چند بے مناسبتی  
 در باطنش ہر ایت کردہ بود اما در اندک مدت مرفع گشت و خیلے مناسبتی بہم رسانیدہ  
 و در ولایت کبری بسیار ترقی نمودہ - و ملا و مسکی را فرمودند کہ در باطن اولسبت عالی  
 مشہود گردید و از حصول فناے نفس بلکہ وصول در ولایت کبری اشارہ نمودند و تعریف  
 غیبت و نامرادی ادب بسیار کردند سعی طبع در حق مشار الیہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی  
 حضرت قبلہ گاہی مہربانی نمودند و بہ وصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجہ  
 فوق ہست - و حافظ محسن را بوصول فنا و بقا و دخول در ولایت کبری بشتر ساختند  
 و فرمودند کہ ہمگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ ہست گویا اظہار تعجب  
 کردند از لائق صفات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت  
 مجدد الف ثانی برای مشار الیہ خلعت گرفتیم و رخصت مقید بہ اعداد مخصوصہ تر  
 کردند - و در حق شرف الدین افاضت نمودند کہ دائرہ اصول بتمام قطع کرد و داخل کمالات  
 نبوت گردید و سابق از راہ محبت نیز بشتر ساخته بودند - و در بارہ خان بیگ نیز فرمودند  
 کہ وجودش مثل قطوہ ہومی رود گویا اشارہ بہ فناے نفس بہت و حصول فناے قلب  
 و مقدمات فناے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد ہر آپل

عنایت خاصہ نمودند۔ روز سے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ یاز  
 روز سے از آثار بقا بہرہ در باب مشار الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ  
 نور صفت شدہ بہت رشتہ از کمالات ولایت کبری تیر رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از  
 مدت قلیلہ تصریح بہ دخول ولایت کبری نمودند۔ و چون وقت رخصت بمواجہہ روضہ  
 مقدسہ توجہ کردند افاضت فرمودند کہ سے را متخلع بہ خلعت خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد  
 شریف لاہوری را فرمودند کہ از راہ معیت در کم چیز سے کوتاہی داد و از ہمین راہ  
 بہ کمالات نبوت واصل بہت۔ و در بارہ اخوند ملا محسن سیالکوٹی درین مدت کہ در  
 ایام عرس آمدہ بود بحصول کمالات نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پشوری درین  
 سفر کہ آمدہ بود شب رخصت، او فرمودند کہ حضرت مجید الدلت ثانی قدس سرہ عنایات عظیمہ  
 نمودند و خلعت خاصہ مرحمت فرمودند و بحصول بہرہ از کمالات نبوت نیز درین نوبت ہر  
 بلند گردید۔ و در بارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبے بہ حقیقت کعبہ پیدا کردہ بہت و بہ طریق  
 انعکاس از ان حقیقت بہرہ در گشتہ بہت و بہ حصول حقیقت قرآن مجید در حق میر شرف الدین  
 حسین نواز ش فرمودند۔ و چون ایام وداع نظام الدین نزدیک رسید بہ اشارت فنا اورا دادند  
 و از حضرت مجدد الدلت ثانی قدس سرہ دستار لای مرحمت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و  
 تعریف بلندی استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و فی سبب از حقیقت کعبہ ربانی در حق دادند  
 نشان دادند۔ و صوفی بعد اللہ بعد از آمدن بہمان آباد نیلے ترقی نمود۔ جدا از اندک ت بحصول  
 ولایت علیا بشر گردانیدند۔ و بحصول کمالات نبوت جامعیت تمام در حق صوفی پایند عنایت نمودند چند گاہ  
 چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبے بہ کعبہ ربانی مفہوم گردید درین میان شبے بعد از  
 نماز عشا کہ بسط عظیم رود داد و عنایت خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی بشر شد و چنان

تمخیل گشت که مناسبت مذکورہ دراز دیادست بلکه تحقیقی بہ انوار کعبہ نیز تمخیل شد و صوفی ہم معلوم این معنی کہ در شاہد کہ بالوزنظیم از انوارات کعبہ کہ تحقیقت آن فوق حقائق باین زمین آسمانی را مملو ساخت خود را در آن مستغرق دید و چون بہ صبح حضور ایشان رسانیدم تصدیق نمودند و اسلام مکتوب صد و ہفتاد و سیوم۔ بہ مخدوم زادہ عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان کہ از مناسبت بہ ولایت محمدی نوشتہ بودند۔

حامد و مصلیاً فرزندى نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود از مطالعہ آن خطہا یافت عبا کریمان کار ہا دشوار نیست بکار خود مگر ہم باشند مشتاق دانند۔ مکتوب صد و ہفتاد و چہارم نیز مخدوم زادہ در تخلص بر تعلیم علوم ظاہری و صحبت طالبان حق جل ثنا بسم اللہ و اسلام علی رسول اللہ اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندى نور چشمی رسیدہ بہ بخش خاطر ایشان گردید الحمد للہ کہ اوقات بحبیب استقامت می گذرد و ترقیات باطنی لحد وقت بہت شکر آن بجا آرد و بر تعلیم علوم ظاہری تفتید از دست نہ دہند نوشتہ بودند کہ بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چہ بہتر صحبت داشتن بہ طالبان حق سبحانہ از عظیم عبادات بہت۔ و اسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و پنجم۔ نیز بہ مخدوم زادہ در نصیحت۔

باسمہ سبحانہ حامد و مصلیاً اسلام عاقبت انجام بدان نور چشم برسد۔ چہ نویسید کہ چہ قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواہان استقامت شما بہت بر خواندن سبق مفید باشند و اوقات را بگذرد فکر معیور دارند۔ کتابت شما کہ از تقاضای ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را بہ طالبان حق مشغول دارند۔ و اسلام۔ مکتوب صد و ہفتاد و ششم۔ بہ فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف



کہ از تعیناتِ ثلثہ و تفرقہ در وصولِ قدمی و وصولِ نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہ، لورچہما حقائق آگاہا، مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف

ارجمند بوده بمطالعہ درآمد و سبب لذاتِ معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعیناتِ

ثلثہ و تفرقہ در میان وصولِ قدمی و وصولِ نظری کہ تعلق بہ اورا از تعینِ حسی دارد از لوازمِ

روزگار است حالِ خالی را این نوع حدتِ بصر مگر عطا فرماید با کریمان کار ہاد شوار نسبت

شکر آن بجا آرد و طالبِ یادتی بوند این شکر تم کما زینہ ذکم لفض قاطع است و اسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم تیر با این فقیر در بیان آنکہ در غیبتِ احوالی کہ قابل

اظہار باشد ظاہر باید نمود باقی را بکھنور حوالہ باید کرد و در تحریر لفظی لسان و مابینا سبب ذالک

باسمہ سبحانہ حامداً و مصدقاً۔ اما بعد سلام عاقبت انجام بہ آن فرزند سعادتمند

برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوال شما است حق سبحانہ و تعلق کسبِ مصنیاتِ خود

کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقتِ صوری آنچه از احوال و مقامات تازه رود و

باشد آنچه قابلِ اظہار باشد می نوشتہ باشند باقی را بکھنور حوالہ نمایند حق تعالی آن

لورچہما را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ است شکر آن بجا آرد و طالبِ فرید بوند۔ و

طالبانِ حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را لظہب عین سازند و ہمیشہ بجزان

دانند و متصف بوند۔ و اسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازتِ تعلیمِ طریقہ

و ذکر شرایط آن۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد نمودہ می آید کہ چون فضائل

کمالات دستگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدارالارشاد حضرت سمر ہند

رسید بزیارت روضہ منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہ مبارکہ  
چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نموده دازمرا یا دخواص این طریقہ علیہ حظ و افریافت  
و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب ادگشت و محبت شیوخ و استقامت غرا از اطوار و اصناع  
اولیخ و ہوید ادگشت بنا بر این عاصی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ  
احمد مصومیہ امانت بدعت نامرغنیہ و احیاء سنت سنیہ جازت تعلیم این طریقہ و مبدیہ بمشار الیہ  
داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشرعیہ المصطفویہ علی السلام و التحیہ و الثبات علی محمد الشیخ  
و اسلام علی من اتبع الهدی و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی  
المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذلویہ و ستر عیوبہ و العبد المذکور و ان لم یکن اہلاً لهذا الامر الخطیر لکن  
قد ورد رب مبلغ ادعی من سماع لغوذ باللذ من شرور الفسناد من سیئات اعمالنا و لا حول  
و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بہ معارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصورِ عمل۔  
باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً۔ اما بعد ازین عاصی مصر علی الحصیان سلام و التحیہ  
آن برادر عزیز برسد۔ طرفہ چیزے بہت مردم از چین کس توقعات کثیرہ دارند و با اعتقاد خود  
اوراد داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند حال آنکہ زکر نیز بر لیش خود گرفتار نمی دانم کہ بدوستان  
ویاران چہ نویسیم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس و دید قصور  
اعمال می نمایند۔ و اگر تسر و اخفا اختیار نموده آید تبلیس و تزویر نقد وقت اوست  
محمد نیست تا بگویم راز ہمہ نفسیت تا بنا لحم زار  
لغوذ باللذ من شرور الفسناد من سیئات اعمالنا۔ و اسلام۔  
مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ نیز بہ حافظ در تحریریں بر مراعات حقوق خلق سے

حسب حالے نہ نوشتی و نشد ایامے چند  
 بحرے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند  
 اگر چه انقطاع و غزلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جملہ ضروریات  
 است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است نازکی کے راست آید پارمی باید کشید  
 ہر تقدیر باد وجود کمال فراخت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کلمہ یاد می فرمودہ باشند  
 کہ دل نگرانی است خاص جناب شہادین آوان بندگان فل سبحانی فرمان بدستخط خاص عطر از  
 کمال شفقت مصحح خوب پناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ واضح و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام  
 مکتوب صد ہشتاد و یکم۔ بسمیر عبد اللہ در تحریریں بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف۔  
 باسمہ سبحانہ۔ اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بودند و گرفتار  
 معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعائی آمدہ باشند امر در فردا است کہ چشم دارمی شود آن زمانے  
 غیر از حسرت و ندامت چیزیے بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشا و از توفیق در آنچه  
 از طلب صادق در ہمارا آن محب لفظی مشہودی گردد مجملے بہ طریق رمز و اشارہ لفظیے نمودہ آمد  
 معذور خواہند داشت چند گاہ درین قرب جواریں بر دند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ  
 حضرت دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک قامت حط و اقرار ازین طریق  
 عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ بہر حال بہر جا باشند بیاران طریق و مجاہدان  
 این سلسلہ علیہ مشور بودند و از صحبت مخالف طریق مجنب باشند۔ خوش گفت۔  
 یا عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین وان ہر کہ نسبت عاشق با او مشور قرین  
 مکتوب صد ہشتاد و دویم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ  
 حالتے کہ در نوم رود بدلتبایت اصل است و بیان آنکہ معاملہ خلعت فوق مواملہ تفصیل است

و خلعت کے از خوب حب بہت .

حامداً ومصلياً . اما بعد سلام و تحیة بہ آن فضائل و کمالات دستگاہ برسد مکتوب  
مغوب کہ محتوی براذواق باطنی بود مسبب لذات معنویہ گشت حالتی کہ در نوم رو دہد بغایت  
آیل بہت و براکثر نسبتاً تفوق دارد و آنست کہ در بعض اوقات رومی دہد امید بہت کہ از  
وازم برکات خلعت باشد و اذلت علی اللہ بحر فی زمانہ خلعت فوق تعفیل بہت ترقی در آن  
تقام و اہستہ بحبت بہت چہ خلعت کے از شعب حب بہت فی الحب ثالث اعتباراً المحبۃ  
المختصۃ بالکام علی بنیاد و علیہ الصلوٰۃ والسلام و الا اعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی  
خلیل علیہ و علی الہ الصلوٰۃ والسلام و الاعتبار الثالث المحبوبة الخاصة بالمحبیب علیہ  
و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات المکملہ ارزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایماناً و شجراً

من هذه الکمالات . و السلام

مکتوب صد ہشتاد و بیستم فضائل نامی حامداً و مصلياً کہ در ہر بیان آنکہ ہذا این کار طوں صحبت بہت  
لہ الحمد اما بعد شوح اللہ صدر کم و رزق انفسکم و این جہد کم بحرمة سید البشر <sup>طاهر</sup>  
من رزق البصر و علی الہ من الصلوٰۃ افضلہ و او من السیلمات کملہا . ہذا این کار طوں صحبت بہت  
بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ بہت . خوش گفت

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را سحت گیر

بعیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود بہت ملاقات اشار الیہ عنیمت شمرند و  
فضائل ماب محمد سلیم مراتب انفراد و فدویت شامیش از بیش ظاہر ساخت . و السلام .

مکتوب صد ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محترم خان در بیان اسرار خروج و نزول  
بطریق اجمال و تحقیق آنچه در مکتوبات واقع بہت کہ چون نظریہ ادلی بمطامیر حمیدہ اقتدا عنایت خروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بان کلمه طیبیه است که حضرت مجدد الف ثانی بان بشراند که دنیا  
 ترا بحکم آخرت ادیم مهربانایماے از افشای اسرار نزول که تا حال سر بسته اند و بگفته در میان  
 آورده باشند از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه ازان بطریق اجمال در میان آورده  
 می شود بگویند پوش مسمرع باد بهر چند خیالات این دور از بکار قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و محن  
 دلی چون شمه مرابرواشت از خاک سزد گر بگذرا نم سر بر افلاک  
 و بپندار معلوم آن محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی  
 بمطالع هر جمیله افتد باعث خروج می گردد اما درین وقت محافطت از نظره ثانیه ضرور دنا گزیر است  
 که الا دلی لك والثانية عليك واقع شده و الا ینا در عرض داشت دل مکتوبات جلد اول واقع  
 است علی الخصوص در کسوت نسار بلکه در اجزای آنها آن قدر مفاد این طائفه گشتم که چون  
 عرض نمایم نتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن  
 این است که چون عروج دزدل در حق عارف متعسر گردد بے علاقه صورتی نمی تواند از تعلق نمود پس در  
 اگر وقت نظر ثانیه ثالثه ماشاء اللہ تعالی بر خصت شرعیه قرین شوند و از محذور بر آیند هر آنکه  
 نظره اولی خواهد گرفت باعث عروج جات بے نهایت خواهد گردید هذا هو السور فی کثرة الانکسار  
 و اتخاذ السور ای اهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه در همین  
 عشرت تعسر عروج دزدل و هنگام اتمام سیر و سلوک که با استعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متو  
 گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا به غیر متحقق می شوند بسبب کمال  
 اتحاد فیما بین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رسانند و موجب ترقی  
 بے اندازه می شود و هر چند تشبیه اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چند آنکه اسباب نزول  
 و جدید همان قدر عروج و نزول پیش از پیش ع گری بگویم شرح آن بے حد شود۔

این کمال راجح بان کلمه طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بان مبشر اند که دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوی این خیر خواه آن است که بر توه این کمال در حق آنجناب علی وجه کمال بمنصه ظهور آید ع با کریمان کارها دشوار نیست. استقامت بر اطوار شریعه از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی عنقاد مغرب. اما در باره شما امیدها دارد زیاده برین طاقت اظهار نه. خوش گفت به

فریاد حافظ این همه آخربه مرز نیست هم قصه غریب و حدیث عجیب هست  
**مکتوب صد و هشتاد و پنجم** به سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوب او که مشتمل بر واقعه عالی بوده و بیان آنکه قدوم اهل اللہ از نعمت های عظیمه است.

باسمه سبحانه بیجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانه برسد. اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند ما را هم صد چند ان مشتاق دانند واقعه عالی که اندراج یافته بود مطاع آن خوش وقت ساخت عذر خواهی که از بابت آن عزیزم قوم بود به وضوح انجامید از اخلاص شما همین قسم چشم داشت داریم بخاطر هیچ عارض نیارند که صفادر صفاست. دیگر جناب ارشاد پناهی میان محمد باقریان حدود تشریف می آرند توقع که در جمیع امور مدد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را مغتنم دانسته در منزل خویش جای اقامت ایشان معین سازند و در حلقه مشغولی سرگرم باشند و توجه هم بگیرند قدوم اهل اللہ را از نعمت های عظیم دانسته بجان دل خدمت نمایند در روشن نمودن حصول مطالب شما توجه نموده می آید امید باشد که لعل الله  
**محدث بعد ذلک امراً** والسلام.

**مکتوب صد و هشتاد و هشتم** نیز به سلطان در بیان آنکه استعمال آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیره و مثمر برکات عظیمه است و ذکر فیوضه که در شب عرس حضرت

غزوة الوثقی ظاہر شد و بر رخ از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاء عاجلاً خاطر ذمیر البغایت نگران می باشد  
امید که بزودی خبر عافیت برنگارند که موجب جمعیت خاطر با گردد مصحوب عبد المؤمن کفیش  
حضرت مجدد الفتن ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برای آن جناب فرستاده شده در آب طعام  
قطره ازان می چکانده باشد که مثر برکات است دیگر انشبه که عرض حضرت پیر دستگیر است طرفه  
فیوض و برکات است و چون واسطه انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید که حفظ وافر  
بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشاره که در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شده معلوم شد  
مهربانان این خود کمال تمنای و آرزوی این گرفتار است لیکن عوائل و عیال که این مسکن  
بان مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانه قادر است که بمن همت علیار شما این مطلب  
اقصی و مقصد سنی بحصول انجامد و باین سعادت عظمی سر بلند گرداند۔ خوش گفت سه پسر  
مر کشید و طنابم به گردن اندازید  
کشان کشان چو سگانم بکوس یار بر نه  
**مکتوب و ہفتاد و ہفتم** بہکالات و سنگاہ شیخ محمد باقر لاری در باب مکتوب او  
کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استعارہ و ناولیہ نموده۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصدقاً و مسلماً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال کرم خویش معالمت  
کہ جناب شریف متعلق است بانصرام رسانید با برار و تازہ ایست کہ بہ نفر خاک بنواہ است مستند  
کناد و سابقاً مکتوب عالی متضمن بشارت مصحوب ملا محمد امین مرسل کشتہ است ظاہراً سیرہ  
با شد دیگر محبت و خصوصیت کہ نسبت بشما واقع است بکثر کسی خواهد بود و خبر ارتحال حافظ  
چو کہ گماشتہ بودند بلصنوح انجامید اناللہ و انا الیہ راجعون و جو الیشان رحمتہ بود در  
لوامی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نموده یا صوفیہ نظام ختم قرآن مجید کرده شد و آن

حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیده باشند دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشته است و جوان مستعد ظاہری گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارک الیہ بسیار نموده است ظاہر ہمیشہ شما بر سدا توہمات خالصہ در بارہ او دین نداشتند و السلام  
مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم - بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت محبت -

احقر در ولایتان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین حی رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بود و رسید و عرصہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چندانکہ بدستخط فاعل جواب کتابت شما کہ متضمن ابشارت است نوشته آمد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید لہذا سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی نصیب شماست چون از کمال کرم و عدلہ توجہ غائبانہ نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد - والسلام -

مکتوب صد و ہشتاد و نہم - بہ سلطان عبدالرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ نضایا  
بسم اللہ الرحمن الرحیم - عنایات و الطاہرات الہی غرثانہ اشاہل حال باد -  
احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ مصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بان اشفاق پناہ می رسد حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصالیص و فرایات طریقہ علیہ احمدیہ استسعاد کرامت فرمودہ استقامت تام بر او ضار و شرعیہ عنایات نماید - پسند خاطر خاطر فسادن حقایق آگاہی میان شاہ محمد مسبب خویش وقتہا گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشارک الیہ خیر خواہی آخرت است لہذا سبحانہ الحمد کہ آثار گرجی صحبت او مہربان گردید - امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم تمام ارادان صورت پذیر گیرد  
با کرم بیان کار ہاد مشوار نسیت



دستگیر مہیا و لوازم مہربانہا درین مصائب کہ بہ میرا بخیو از ایشان بہ وقوع آمد بسبب

ترفع درجات دارین خواهد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نودم۔ خواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان

لہ الحمد۔ کتابتہا ہے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند

رسید و در جواب توقف رفت معذور خواهند داشت۔ درد عظم و ماتم کہ لظیف این

مہجوران گردیدہ عذر ہے بہت۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ

سربہ صحرائی زدیم اما چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ہ

ز فرقت تو نہ مردم چہ لاف مہرزخم کہ خاک بر سر من باد و بر محبت من

والسلام

تمام باشند

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۱ھ

دکتاب خانہ بلخ المقابلہ از کتابی کہ در مدرسہ محمدی مدراس بلخ نقل کردہ (شد)

